دسمبر ۱۹۹۱ء

ماہنامہ

میثاق

لاہور

مدیر مسئول
ڈاکٹر اسرار احمد

جاں نثارانِ محمدؐ ـــــ نبی اکرمؐ کی ایک امتیازی شان
امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے خطاب سے اقتباس

اشاریہ میثاق ـــــــ جنوری ۱۹۸۸ء تا دسمبر ۱۹۹۱ء

یکے از مطبوعات
تنظیم اسلامی

ہم مغرب سے مقابلہ کرتے ہیں
....اور اُن ہی کی سرزمین پر!

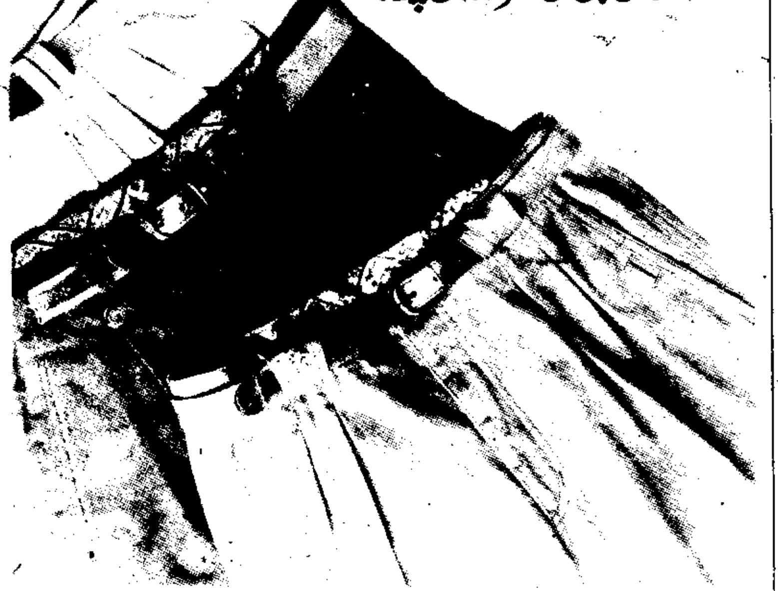

ہم اپنے گارمنٹس، بیڈلنن اور ٹیکسٹائل کی دیگر مصنوعات مغربی ممالک، اسکینڈی نیوین ممالک، شمالی امریکہ، روس اور مشرقِ وسطیٰ کے ملکوں کو برآمد کرتے ہیں اور ہماری برآمدات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن بیرونی منڈیوں میں اپنی ساکھ برقرار رکھنے کے لئے ہمیں انتھک محنت کرکے اپنی فنی مہارت اور معلومات میں مستقل اضافہ کرتے رہنا پڑتا ہے۔ ایسی محنت جو ہمیں ترک کردم نہیں لینے دیتی ایسی محنت جو ہماری کارکردگی کے معیار کو اور بلند کرتی ہے۔ ایسی محنت جو کوالٹی، ڈیزائن اور پابندیٔ وقت کے سلسلے میں کرم فرماؤں کے مطالبات اطمینان بخش طریقے پر پورا کرنے کا ہمیں اہل بناتی ہے۔

Made in Pakistan
Registered Trade Mark

Jawad®

جہاں شرط مہارت
وہاں جیت ہماری

معیاری گارمنٹس تیار کرنے اور برآمد کرنے والے

ایسوسی ایٹڈ انڈسٹریز (گارمنٹس) پاکستان (پرائیویٹ) لمیٹڈ

IV/C/3-A ناظم آباد، کراچی - 18 - پاکستان - فون 610220-616018-628209
کیبل "JAWADSONS" ٹیلیکس 24555 JAWAD PK فیکس 610522 (92-21)

وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا (القرآن)

ترجمہ: اور اپنے اوپر اللہ کے فضل کو اور اس کے اُس میثاق کو یاد رکھو جو اُس نے تم سے لیا جبکہ تم نے اقرار کیا کہ ہم نے مانا اور اطاعت کی۔

ماہنامہ

میثاق

لاہور

مدیر مسئول
ڈاکٹر اسرار احمد

جلد:	۴۰
شمارہ:	۱۲
جمادی الاخری	۱۴۱۲ھ
دسمبر	۱۹۹۱ء
فی شمارہ	۵/-
سالانہ زرتعاون	۵۰/-

سالانہ زرتعاون برائے بیرونی ممالک

سعودی عرب، کویت، مسقط، بحرین، قطر، متحدہ عرب امارات	۲۵ سعودی ریال
ایران، ترکی، اومان، عراق، بنگلہ دیش، الجزائر، مصر، انڈیا	۶۔ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ، سکنڈے نیوین ممالک، جاپان وغیرہ۔	۹۔ امریکی ڈالر
شمالی وجنوبی امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ وغیرہ۔	۱۲۔ امریکی ڈالر

ترسیل زر: مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور
یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ۔ ماڈل ٹاؤن فیروز پور روڈ۔ لاہور (پاکستان)

ادارۂ تحریر

شیخ جمیل الرحمٰن
حافظ عاکف سعید
حافظ خالد محمود خضر

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور رجسٹرڈ

مقامِ اشاعت: ۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور ۵۴۷۰۰۔ فون: ۸۵۶۰۰۳-۸۵۶۰۰۴

یکے از مطبوعاتِ تنظیمِ اسلامی، مرکزی دفتر: ۶۷۔ اے، علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

پبلشر: لطف الرحمٰن خان، طابع: رشید احمد چودھری، مطبع: مکتبہ جدید پریس (پرائیویٹ) لمیٹڈ

مشمولات

☆ عرض احوال ۳

عاکف سعید

☆ تذکرہ و تبصرہ ۵

سود کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کا تاریخ ساز فیصلہ

امیر تنظیم اسلامی کے خطاب جمعہ کا پریس ریلیز

☆ الہدیٰ (قسط ۷۷) ۷

انقلاب نبویؐ کا اساسی منہاج۔ سورۃ الجمعہ کی روشنی میں (۴)

ڈاکٹر اسرار احمد

☆ کتابیات ۱۵

اخروی زندگی پر گناہوں کے اثرات

زیر طبع کتاب "کبائر" کے باب اول کی فصل خامس (۳)

ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور

☆ جاں نثاران محمدؐ ۲۹

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی شانوں میں سے ایک شان

ڈاکٹر اسرار احمد

☆ رفتار کار ۳۴

○ گوجرانوالہ کا جلسہ خلافت

○ راولپنڈی میں خلافت کانفرنس

○ ابو ظبی میں منعقد ہونے والی تربیت گاہیں

☆ اشاریہ میثاق ۴۹

جنوری ۸۸ سے دسمبر ۹۱ء تک شائع ہونے والے تمام مضامین کی مکمل فہرست

مرتب: خالد محمود خضر

☆ خواتین کی سہ روزہ تربیت گاہ ۷۵

مرتبہ: امت الہادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض احوال

نومبر کا مہینہ اس اعتبار سے منفرد و ممتاز تھا کہ اس ایک ماہ میں تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام خلافت کانفرنس کے عنوان سے دو جلسہ ہائے عام منعقد ہوئے۔ ایک راولپنڈی میں اور دوسرا گوجرانوالہ میں۔ دونوں جگہ حسب اعلان امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد ہی مرکزی مقرر تھے۔ دونوں جلسوں میں مشابہت کے بعض دوسرے پہلو بھی سامنے آئے۔ دونوں جگہ حاضری قریباً یکساں یعنی ایک ہزار سے کچھ متجاوز تھی۔ عہد نامہ تعاون پر کرنے والوں کی تعداد بھی قریباً ایک سی تھی۔ راولپنڈی کے جلسے میں ۱۰۶ افراد فارم پر کر کے تحریک خلافت کے معاونین کی صف میں شامل ہوئے جبکہ گوجرانوالہ کے جلسے میں ایسے باہمت افراد کی تعداد ۱۰۹ء تھی۔ جلسے کے ساتھ پریس کانفرنس بھی دونوں ہی جگہوں پر منعقد کی گئی۔ راولپنڈی کی پریس کانفرنس کی مکمل رپورٹنگ "ندا" کے تازہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے، جبکہ دونوں جلسوں کی کسی قدر مفصل رپورٹیں "میثاق" کے زیر نظر شمارے میں شامل ہیں۔

خلافت کے نام سے تنظیم اسلامی نے جس تحریک کا آغاز کیا اور اس حوالے سے عوامی رابطے کا کام شروع کیا ہے، الحمدللہ کہ اس میں بتدریج تیزی آ رہی ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں جمعہ ۶ دسمبر کو مسجد دارالسلام میں نماز جمعہ سے قبل ایک اجتماع عام منعقد کیا جا رہا ہے جس میں امیر تنظیم اسلامی عہد حاضر میں نظام خلافت کے سیاسی و معاشی ڈھانچے پر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔ اس اجتماع کی تیاری بھی ایک چھوٹے جلسے کے انداز میں کی جا رہی ہے۔۔۔ یوں بھی خلافت کانفرنس کے نام سے تنظیم اسلامی جو جلسے منعقد کر رہی ہے ان کے لئے معین طور پر جمعے کے روز دس بجے صبح کا وقت مخصوص کیا گیا ہے۔ راولپنڈی اور گوجرانوالہ میں جلسے انہی اوقات میں منعقد ہوئے۔ رات کا وقت اب اس پہلو سے بھی غیر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سردی بتدریج شدت پکڑ رہی ہے۔ لے دے کر یہی جمعہ کی صبح کا وقت اجتماعات عام کے لئے باقی بچتا ہے جو اگرچہ بعض حضرات کے خیال میں اس اعتبار سے غیر موزوں ہے کہ اس میں حاضری کی کچھ زیادہ توقع نہیں کی جا سکتی، لیکن ہمارے سامنے اس کے سوا اور کوئی Option ہے بھی نہیں!

توقع ہے کہ تحریک خلافت کے نقطہ نگاہ سے ماہ دسمبر بھی بہت بھرپور گزرے گا۔ ٭

دسمبر کو کراچی میں منعقد ہونے والا جلسہ عام تو اگرچہ وہاں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے باعث ملتوی کردیا گیا ہے، تاہم امیر تنظیم اسلامی وسط دسمبر میں کراچی کا تین روزہ دورہ کریں گے اور خیال ہے کہ وہاں مختلف مساجد میں تحریک خلافت کے اجتماعات عام منعقد کئے جائیں گے۔ ۲۰ دسمبر کو پشاور کا جلسہ ان شاء اللہ طے شدہ پروگرام کے مطابق ہوگا۔ جلسہ پشاور سے قبل امیر تنظیم ڈیرہ اسماعیل خان، بنوں اور کوہاٹ کا بھی مختصر دورہ کریں گے اور وہاں حسب موقع خلافت کے موضوع پر اجتماعات عام سے خطاب فرمائیں گے۔ ماہ دسمبر کے پروگراموں کا مکمل شیڈول سرورق کے اندرونی صفحے پر شائع کردیا گیا ہے۔

* * * *

زیر نظر شمارہ اس اعتبار سے خصوصی اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں "جو عمر سے ہم نے بھرپایا سب سامنے لائے دیتے ہیں" کے مصداق جنوری ۱۹۸۸ء سے دسمبر ۹۱ء تک میثاق میں شائع ہونے والے تمام مضامین کا مکمل اور جامع اشاریہ (Index) شائع کیا گیا ہے جس کی اہمیت و افادیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ "میثاق" کی اب تک یہ روایت رہی ہے کہ اس میں سال بہ سال اشاریہ شائع نہیں ہوتا بلکہ کئی سالوں کا یکجا اشارہ شائع کیا جاتا ہے۔ قبل ازیں ۱۹۷۲ء تا ۱۹۸۲ء دس سالوں کے شماروں کا یکجا اشاریہ شائع ہوا تھا۔ پھر جنوری ۱۹۸۲ء تا دسمبر ۱۹۸۷ء پانچ سالوں کا اشاریہ تیار کرکے دسمبر ۸۷ء کے شمارے میں شائع کیا گیا اور اب زیر نظر شمارے میں جنوری ۸۸ء تا دسمبر ۹۱ء کا اشاریہ شائع کرکے پچھلے سالوں کا قرض چکا دیا گیا ہے۔ ارادہ یہ ہے کہ آئندہ سے ہر سال دسمبر کے شمارے میں سال بھر کے دوران شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ مرتب کرکے شائع کیا جائے گا کہ یہی طریقہ بالعموم مروج و معروف بھی ہے اور مناسب و موزوں بھی!

تنظیم اسلامی کے مشاورتی نظام کے مطابق رفقاء کی آراء سے استفادہ کی خاطر

چارہ روزہ **توسیعی مشاورت** ان شاء اللہ العزیز

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی پاکستان میں ۳۰ دسمبر ۹۱ء تا ۲ جنوری ۹۲ء

منعقد ہوگی۔ تمام رفقاء کے لئے اظہار خیال کا موقع ہوگا۔

سود کے بارے میں

وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ تاریخ ساز ہے!

امیر تنظیم اسلامی کے ۱۵ نومبر کے خطاب جمعہ کا پریس ریلیز

لاہور۔۱۵ر نومبر: امیر تنظیم اسلامی پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد نے سود کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر اہل وطن کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس واقعے پر پوری ملت اسلامیہ کو تہنیت پیش کرنے کو جی چاہتا ہے۔ وہ جامع القرآن ماڈل ٹاؤن میں اجتماع جمعہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میرا وجدانی خیال یہ ہے جس کا میں نے بارہا اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں پاکستان کے لئے کوئی خاص کردار ضرور موجود ہے جس کے شواہد میں علاوہ دیگر عوامل کے میں نے اس کے معجزانہ قیام کو بھی ہمیشہ شامل کیا۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ سود کی حرمت پر وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے جرأتمندانہ فیصلے پر میرے اس یقین و اعتماد میں اضافہ ہوا ہے کہ عالمی خلافت اسلامیہ کا نقطہ آغاز بھی ان شاء اللہ پاکستان ہی بنے گا جس کا قیام ہمارے ایمان اور اسلام کا تقاضا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ اسلام کے سیاسی نظام کے لئے خلافت مسلمین کا نام انہوں نے اختیار کیا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ اصطلاحات کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اسلام میں انسانی حاکمیت کا کوئی تصور موجود نہیں! حاکمیت تو بس اللہ ہی کی ہے۔ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اللہ کی حاکمیت کے نظام کو قائم و نافذ کریں۔ یعنی ملکی نظام اور قانون دونوں پر قرآن و سنت کی غیر مشروط بالادستی تسلیم کرتے ہوئے باہم مشورے سے امور حکومت سرانجام دیں۔ اسی کا نام خلافت ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر عملدر آمد میں شاید اس مدت سے زیادہ وقت لگے گا جس کی مہلت حکومت کو دی گئی ہے۔ کیونکہ حکومت بھی اپیل میں جا کر کم از کم اس مدت میں توسیع کی درخواست تو کر ہی سکتی ہے، تاہم خوشی اس بات کی ہے کہ ایک عمل شروع ہوگیا جس پر مرحوم جنرل ضیاء الحق خود ہی ایک وقتی قدغن لگا گئے تھے۔ مالی

امور پر وفاقی شرعی عدالت کا اختیار دس سال کی پابندی کے بعد از خود بحال ہوگیا' لیکن عائلی قوانین تاحال عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں جو ہماری بدبختی کا طوق بن کر پچھلے تیس سال سے ہمارے گلے میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جسٹس ریٹائرڈ گل محمد نے اپنے ایک کتابچے میں درست لکھا ہے کہ دستور میں محض ایک چھوٹی سی ترمیم نفاذ شریعت کی راہ میں حائل ہر رکاوٹ دور کر سکتی ہے اور یہی بات میں بھی ایک عرصے سے کہتا آ رہا ہوں کہ وفاقی شرعی عدالت کے ہاتھ ہتھکڑیوں سے اور پیر بیڑیوں سے آزاد کر دئے جاتے تو کسی نفاذ شریعت ایکٹ کی بھی ضرورت نہیں تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے حکمرانوں کے پیش نظر موجودہ نظام کو بدلنا کبھی تھا نہ اب ہے' کیونکہ یہ نظام ان کے مفادات کا محافظ ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ ہمارے ہاں پہلے اقتدار کی کشاکش کا منظر تھا جو اب اقتدار کا کھیل بن کر رہ گیا ہے جس کا حصہ بن کر مذہبی جماعتیں بھی اسلام کے حق میں کوئی مفید نتیجہ حاصل نہیں کر سکی ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنے تحریر کردہ منشور خلافت کی تشریح کی جس میں یہ نکتہ بھی شامل ہے کہ ملک کو چھوٹے صوبوں میں تقسیم کیا جائے گا جن کی حد بندی آبادی کی تہذیب و ثقافت اور زبان کی بنیاد پر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ دور جدید میں کلچر کو بڑی اہمیت حاصل ہوگئی ہے جس کے تحفظ میں اسلام ہرگز مانع نہیں' ہاں مختلف علاقوں کے کلچر سے ان باتوں کو نکالنا ہوگا جو خلاف اسلام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زبان اور کلچر کے اعتبار سے اگر چھوٹے صوبے تشکیل دئے جائیں تو مظلوم بہاریوں کو پاکستان لانے کا وہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے جسے نہ ضیاء الحق مرحوم حل کر سکے اور نہ اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت میں اس مسئلے کو حل کرنے کی ہمت ہے جس نے بہاریوں کے نام پر ووٹ حاصل کئے۔

تنظیم اسلامی سے اخراج

لاہور۔ ۲۷ نومبر ۱۹۹۱ء تنظیم اسلامی پاکستان کی طے شدہ پالیسی ہے کہ وہ قومی و صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے علاوہ بلدیاتی انتخابات میں نہ تو بحیثیت تنظیم حصہ لے گی اور نہ ہی اس میں شامل لوگوں کو اس بات کی اجازت ہوگی کہ وہ ان انتخابات میں حصہ لیں۔ محمد مسعود عمر نے جو کہ شاد باغ کے رہنے والے ہیں' تنظیم اسلامی کی پالیسی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کردیا ہے۔ لہٰذا انہیں تنظیم اسلامی کی طے شدہ پالیسی کی خلاف ورزی کی بناء پر تنظیم اسلامی سے خارج کردیا گیا ہے

الھُدیٰ قسط: ۷۷

مباحث جہاد فی سبیل اللہ
درس ۴

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی طریق کار یا انقلابِ نبویؐ کا اساسی منہاج سورۃ الجمعہ کی روشنی میں

(۴)

قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس حدیث شریف کا ابھی ذکر ہوا تھا اس میں اس پیشگی تنبیہہ کے بعد کہ **"یَا اَھلَ القرآنِ لا تتوسّدُوا القرآن"** (اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ اور ذہنی سہارا نہ بنالینا) آپ نے بڑی جامعیت کے ساتھ ان اساسات کو واضح فرمایا' کہ جن پر قرآن حکیم کے ساتھ امت مسلمہ کے صحیح تعلق کا دارومدار ہے' اور جن کی بجا آوری کی امت کو فکر کرنی چاہیے۔ فرمایا: **"وَاتلُوہ حَقَّ تلاوتِہٖ فی آناءِ اللیل و النّھار"** (اس کی تلاوت کیا کرو جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے' رات کے اوقات میں بھی اور دن کے اوقات میں بھی)........... "وَ تغنّوہ" اور اسے خوش الحانی سے پڑھا کرو! ....اس لئے کہ ہر انسان کو کسی نہ کسی درجے میں حسنِ سماعت سے بھی حصہ ملتا ہے۔ بندۂ مومن کے لئے اپنی فطرت کے اس تقاضے کو پورا کرنے کی اعلیٰ ترین صورت یہ ہے کہ اچھی سے اچھی آواز میں اور بہتر سے بہتر انداز میں قرآن مجید کو پڑھے اور اس سے حظ حاصل کرے۔

آگے فرمایا: "وَ افشُوہُ" اسے پھیلاؤ' اسے عام کرو! .... حضرت مسیح علیہ السلام نے بڑی پیاری بات فرمائی تھی کہ چراغ جلا کر اسے کہیں نیچے نہیں رکھا کرتے بلکہ بلند مقام پر

رکھتے ہیں تاکہ اس کی روشنی عام ہو .... یہ نورِ ہدایت ' قرآن حکیم نوع انسانی کی رہنمائی کے لئے نازل ہوا ہے۔ جس کا نقشہ کھینچا گیا اس شعر میں۔

اندھیری شب ہے جدا اپنے قافلے سے ہے تُو
ترے لئے ہے میرا شعلۂ نوا قندیل

بھٹکتے ہوئے قافلۂ انسانیت کے لئے قندیلِ ہدایت یہی قرآن ہے۔ اس کو پھیلانے اور عام کرنے کی حضورؐ نے تائید فرمائی۔ اسی کی جانب اشارہ فرمایا آپؐ نے اپنے آخری خطبے میں: **"فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ"**(کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہیے کہ اس پیغام کو پہنچائیں ان تک جو یہاں موجود نہیں) اور اس بات کو منطقی انتہا تک آپ نے پہنچا دیا اپنے اس قول مبارک کے ذریعے کہ: **"بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً"**(پہنچاؤ میری جانب سے' خواہ ایک ہی آیت ہو)........ چراغ سے چراغ اسی طور سے روشن ہوگا اس ضمن میں آپؐ کا یہ ارشاد بھی نہایت اہم ہے: **"خيركم من تعلّم القرآنَ وَ عَلّمَهُ"** حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں اور متفق علیہ روایت ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے۔ "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے" جو قرآن کے پڑھنے پڑھانے کو اپنی زندگی کا مشن بنالے۔

حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں: **"وَ تَدَبَّرُوا فِيهِ لعلّكم تُفْلِحُون"** کہ اس پر غور و فکر کرو' اس کے مفاہیم و معنی کی گہرائیوں میں اترنے کی کوشش کرو تاکہ تم فلاح اور کامیابی سے ہمکنار ہوسکو! .... اسی سلسلے میں ایک اور حدیث بھی جس کے راوی حضرت علیؓ ہیں' انتہائی توجہ کے لائق ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **"وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ"** کہ یہ کتاب وہ ہے جس کے عجائب کبھی ختم نہیں ہونگے ۔ **"وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ"** اہل علم اس سے کبھی سیری محسوس نہیں کریں گے۔ **"وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ"** کہ بار بار کے پڑھنے کے باوجود اس سے طبیعت اکتائے گی نہیں ' اس پر پرانے پن کا کوئی احساس کبھی پیدا نہ ہونے پائے گا۔.............. یہ ہے اللہ کی کتاب ' جس کے حقوق کی ادائیگی کی ہم سب کو فکر ہونی چاہیے۔

اس موضوع پر اللہ کے فضل و کرم سے میں نے کسی زمانے میں مسجد خضریٰ لاہور میں

دو تقریریں کی تھیں جو اب ایک کتابچے کی شکل میں موجود ہیں جس کا عنوان ہے "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" یہ کتابچہ یوں سمجھئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف ہی کی وضاحت پر مشتمل ہے کہ: "اے مسلمانو، حاملِ قرآن ہونے کے اعتبار سے پہچانو کہ تمہاری ذمہ داریاں کیا ہیں، تمہارے فرائض کیا ہیں!............ اس کو مانو جیساکہ ماننے کا حق ہے، اسے پڑھو جیساکہ پڑھنے کا حق ہے، اس کو سمجھو جیسا کہ سمجھنے کا حق ہے، اس پر عمل کرو جیساکہ عمل کرنے کا حق ہے، اور آخری ذمہ داری یہ کہ اس کو پھیلاؤ، اس کی تبلیغ و تبیین کرو جیساکہ اس کی تبلیغ کا حق ہے۔" چہار دانگ عالم کو اس کے نور سے منور کرنے کے لئے اپنی بہترین صلاحیتیں خرچ کرنا اور کھپانا ہر مسلمان پر اس کتاب عزیز کا وہ حق ہے جسے ہم فراموش کئے ہوئے ہیں۔ حضورؐ کی بعثت چونکہ "اِلَی کَافَّۃِ النَّاسِ" تھی یعنی آپ تا قیام قیامت پوری نوع انسانی کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں، لہٰذا حضورؐ نے تبلیغ و تعلیم قرآن کے ذریعے ایک مخصوص خطہ زمین میں ایک انقلاب عظیم برپا فرما دیا اور وہاں بسنے والی قوم کو وہ نسخۂ کیمیا قرآن مجید عطا فرما کر آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ اب امت کا فرض منصبی یہ قرار پایا کہ اس چراغ کو لے کر نکلے اور اس کے نور سے روئے ارضی کو منور کردے۔

وقتِ فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

ذہن میں رکھئے کہ صحابہ کرامؓ کو اپنے اس فرض منصبی کا پورا شعور حاصل تھا۔ چنانچہ ان کے ایک ہاتھ میں اگر قرآن تھا تو دوسرے میں تلوار!............ حقیقت یہ ہے کہ ایک مرد مومن کی شخصیت کا جو ہیولا انسان کے تصور میں ابھرتا ہے اس میں لازماً یہ بات شامل ہوتی ہے کہ اس کے ایک ہاتھ میں قرآن ہے اور دوسرے میں تلوار۔ ایک طرف قرآن کو دوسروں تک پہنچانا، اس کے نور ہدایت کو عام کرنا اور دوسری جانب اللہ کے دین کے غلبے کے لئے اللہ اور اس کے دین کے دشمنوں سے جہاد اور قتال، یہ تھا صحابہ کرام کی زندگیوں کا نقشہ!

قرآن حکیم کے ساتھ ہمارا طرز عمل

یہ ہے وہ کام کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم امت کے سپرد فرما کر گئے تھے۔ اس سلسلے میں

پیشگی تنبیہہ سورۃ الجمعہ میں کردی گئی کہ دیکھنا کہیں اس کے برعکس تمہارا طرز عمل یہود کا سا نہ ہوجائے' جنہوں نے اللہ کی کتاب کے ساتھ وفاداری نہیں کی تو اللہ نے انہیں اس گدھے کے مشابہ قرار دیا جس پر کتابوں کا بوجھ لدا ہو۔ **"بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○"** نہایت بری مثال ہے اس قوم کی جس نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہ بات دوسری ہے کہ حضورؐ کا قولِ مبارک ہمارے حق میں پورا ہوا ہے کہ **"لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِىْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ"** اور ہم بعینہٖ یہود کے نقش قدم پر چل رہے ہیں' چنانچہ قرآن کے ساتھ ہمارا تعلق بس اتنا رہ گیا ہے کہ ۔

بآیاتش ترا کارے جز ایں نیست
کہ از یاسینِ اُو آساں بمیری

قرآن ہمارے نزدیک محض ایصالِ ثواب یا حصولِ ثواب کا ایک ذریعہ ہے یا موت کو آسان کرنے کا ایک نسخہ کہ مرتے ہوئے کہ سورۂ یاسین سنا دی جائے تاکہ اس کی جان آسانی سے نکل جائے۔ ہماری عملی زندگی کا قرآن حکیم سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ یہ ہماری رہنما کتاب ہے' نہ یہ ہماری امام ہے' نہ یہ قول فیصل ہے کہ ہمارے تمام فیصلے اسی پر مبنی ہوں' نہ اس پر ہماری زندگی کا نظام استوار ہے' تو گویا بعینہٖ وہ بات کہ جو یہود کو نشانِ عبرت کے طور پر پیش کرکے ہمیں "تنبیہا" کہی گئی تھی ہماری بدبختی اور بدقسمتی کہ ہم پر صادق آرہی ہے اور ہم اس وقت اپنی موجودہ صورت حال سے اس کا ایک مکمل نمونہ پیش کررہے ہیں۔

اگلی آیات میں یہ حقیقت کھولی گئی ہے کہ کسی مسلمان امت میں زوال اور گمراہی کا پیدا ہوجانا کن اسباب سے ہوتا ہے! بڑی جامعیت کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کیا گیا آیت نمبر۶ میں: **"قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○"** "کہ اے نبیؐ' کہئے اے یہودیو' اگر تمہیں یہ زعم ہے' اگر تمہیں یہ خیالِ خام لاحق ہوگیا ہے کہ تم اللہ کے بڑے دوست ہو' اس کے چہیتے اور محبوب ہو لوگوں کو چھوڑ کر' تو اگر تم سچے ہو تو موت کی تمنا کرو! دوست سے ملاقات کی آرزو ہر شخص کو ہوتی ہے' اس سے دوری تو انسان پر شاق گزرتی ہے۔

عملی اضمحلال کا اصل سبب

یہاں اشارہ ہوا اس بات کی طرف کہ کسی مسلمان امت میں عملی گمراہی اور اضمحلال کا اصل سبب یہ ہوتا ہے کہ ان کے ذہنوں میں بالعموم یہ خیال خام راسخ ہوجاتا ہے کہ ہم بخشے بخشائے ' ہم اللہ کے چہیتے ہیں: "نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ" ہم اللہ کے برگزیدہ بندوں کی اولاد اور اس کے پسندیدہ بندوں کے ساتھ نسبت اور تعلق رکھنے والے لوگ ہیں ' جہنم کی آگ ہمارے لئے نہیں کسی اور کے لئے ہے۔ اس زعم اور بے بنیاد خیال کی وجہ سے اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں تساہل اور عملی زوال شروع ہوجاتا ہے ۔ پھر انسان اپنی نجات کے معاملے کو عمل کی بجائے ان تعلقوں اور نسبتوں پر موقوف سمجھنا شروع کردیتا ہے ۔ چنانچہ اس معاملے میں جھنجھوڑنے کے لئے ایک بڑی ہی عملی مثال سامنے لائی گئی کہ اگر تمہیں فی الواقع یہ خیال ہے کہ تمہیں خدا سے محبت ہے تو اس سے جلد سے جلد ملاقات کا جذبہ اور شوق تمہارے دل میں موجزن ہونا چاہیے۔ وہ جس کا نقشہ کھینچا علامہ اقبال نے ان الفاظ میں۔

نشانِ مردِ مومن باتو گویم چوں مرگ آید تبسّم برلب اوست

اپنے گریبان میں جھانکو ' کیا واقعی یہ کیفیت ہے ! کیا واقعہ یہ زندگی تم پر اسی طرح بھاری گزر رہی ہے جیسے کہ حضورؐ نے نقشہ کھینچا تھا کہ: "اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ" یہ دنیا ایک بندہ مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے گلستان۔یا معاملہ اس کے برعکس ہے اور دنیا سے محبت کی کیفیت وہ ہے جو سورۃ البقرہ میں یہود کی بیان ہوئی : "وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ" کہ ان میں سے ہر ایک کی بڑی خواہش ہے کہ زندگی طویل ہوجائے' ایک ہزار برس تک وہ اس دنیا میں جی سکیں اور یہاں کا لطف اٹھاسکیں' ان کی اصل کیفیات باطنی تو یہ ہیں ' دعویٰ کررہے ہیں خدا کی محبت کا اور خدا کے محبوب ہونے کا!.......... یہ ہے وہ Practical ٹیسٹ جو ان کے سامنے رکھ دیا گیا کہ اس پر اپنے آپ کو پرکھو۔

آیت کے اگلے ٹکڑے میں ارشاد ہوتا ہے: "وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ" اور یہ ہرگز ہرگز کبھی تمنا نہیں کرسکتے موت کی ' بسبب اس کمائی کے جو ان کے ہاتھوں نے

اپنے آگے بھیجی ہوئی ہے۔ سورۃ القیامہ میں ہم پڑھ آئے ہیں "بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِہٖ بَصِیْرَۃٌ" کہ انسان کو خوب معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہاں کھڑا ہے' کتنے پانی میں ہے وَلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَہٗ ○ خواہ وہ کتنی ہی معذرتیں اور کتنے ہی بہانے تراش لے اور خواہ وہ اپنی استدلالی قوت سے اعتراض کرنے والوں کی زبانیں بند کرادے' لیکن اس سب کے باوجود اس کا ضمیر اسے بتارہا ہوتا ہے کہ تم حقیقت میں کیا ہو...... ! چنانچہ صاف فرما دیا کہ یہ یہود اگرچہ خود کو اللہ کا لاڈلا اور چہیتا قرار دیتے ہیں' لیکن جو کچھ یہ اپنے ہاتھوں سے آگے بھیج چکے ہیں' جو کمائی انہوں نے کی ہے' آخرت کے نقطہ نگاہ سے اس کے پیش نظر یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کرسکتے۔ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ ○ اور اللہ ظالموں سے بخوبی باخبر ہے۔

اگلی آیت میں یہ مضمون اپنی منطقی انتہا کو پہنچ رہا ہے۔ فرمایا: "قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ" کہ اے نبیؐ ان سے کہہ دیجئے کہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو' جس سے فرار اختیار کرنا چاہتے ہو' وہ تم سے ملاقات کرکے رہی گی۔ کتنا ہی بھاگو' کتنا ہی اس سے پہلو بچانے کی کوشش کرو' وہ سامنے آن کھڑی ہوگی۔ "ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ" پھر تمہیں لوٹا دیا جائے گا اس ہستی کی طرف کہ جو کھلے اور چھپے سب کا جاننے والا ہے "فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○" پھر وہ تمہیں جتلا دے گا جو کچھ کہ تم کرتے رہے تھے۔

اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ ان آیات میں خطاب اگرچہ یہود سے ہے' لیکن جیسا کہ عرض کیا گیا تھا ان سورتوں میں اصل تخاطب امت مسلمہ سے ہے' ساری بات مسلمانوں سے ہو رہی ہے۔

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

اصل میں امتِ مسلمہ کو گویا پیشگی طور پر متنبہ کیا جارہا ہے کہ تمہارے اندر اگر عملی اضمحلال آئے گا' اپنے دینی مطالبات اور تقاضوں کو پورا کرنے سے تم اگر پہلو تہی کرو گے تو اس کا اصل سبب یہ ہوگا کہ تمہیں یہ زعم لاحق ہوجائے گا کہ ہم اللہ کے چہیتے ہیں' ہم اس کے محبوبوں کی اولاد میں سے ہیں یا ہم اس کے محبوبوں اور اس کے مقربینِ بارگاہ کے دامن سے وابستہ لوگوں میں سے ہیں۔ یہ زعم ہے جو تمہیں عمل سے دور کرتا چلا

جائے گا اور اس کا ایک نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم دنیا پرستی میں غرق ہوتے چلے جاؤ گے۔ دنیا ہی تمہارا مطلوب و مقصود بنتی چلی جائے گی اور دوسرے یہ کہ موت کا خوف رفتہ رفتہ تم پر مسلط ہو جائے گا۔

ایک چونکا دینے والی حدیث

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ اے مسلمانو' ایک وقت آئے گا کہ دنیا کی قومیں تم پر ایک دوسرے کو ایسے دعوت دیں گی جیسے دعوت کا اہتمام کرنے والا کوئی شخص دستر خوان کے چنے جانے کے بعد مہمانوں سے کہتا ہے کہ آیئے تشریف لائے ' کھانا تناول فرمایئے۔ اس پر صحابہ کرامؓ نے حیران ہو کر پوچھا کہ حضورؐ کیا اس زمانے میں ہماری تعداد بہت کم رہ جائے گی؟ حضورؐ نے فرمایا' نہیں! "بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ" تعداد تو تمہاری بہت ہوگی ' نوّے کروڑ ایک ارب اور نامعلوم کتنی! لیکن تمہاری حیثیت جھاگ سے زیادہ نہ ہوگی کہ جیسے کسی جگہ اگر سیلاب آجائے تو سیلاب میں پانی کے ریلے کے اوپر کچھ جھاڑ جھنکار ہوتا ہے' کچھ جھاگ ہوتا ہے' "وَلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ" اس سے زائد تمہاری حیثیت نہیں ہوگی ' دنیا میں تمہاری اہمیت اس سے بڑھ کر نہ رہے گی۔ صحابہ کرامؓ نے پھر سوال کیا کہ حضورؐ ایسا کیوں ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا تمہارے اندر ایک بیماری پیدا ہو جائے گی جس کا نام "وھن" ہے۔ سوال کیا گیا: "مَا الْوَھْنُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" کہ حضورؐ وہ وھن کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "حُبُّ الدُّنْیَا وَ کَرَاھِیَۃُ الْمَوْتِ" دنیا کی محبت اور موت سے نفرت ...... یہ بیماری جب تم میں پیدا ہو جائے گی جب دنیا تمہاری محبت کا مرکز بن جائے گی اور موت سے تم دور بھاگنے لگو گے تو بہت بڑی تعداد میں ہونے کا باوجود تم اقوام عالم کے لئے لقمہ تر بن جاؤ گے .... لیکن ظاہر بات ہے کہ کوئی اپنی درازیٔ عمر کے باعث اللہ کی پکڑ سے بہر حال بچ نہیں سکے گا' اسے بالآخر اپنے رب کی طرف لوٹنا ہی ہوگا اور وہاں اس کا حساب چکا دیا جائے گا۔

یہاں اس سورۂ مبارکہ کا دوسرا حصہ مکمل ہوا جو چار آیات پر مشتمل ہے۔ ان میں ذکر اگرچہ سابقہ امت مسلمہ یہود کا ہے' لیکن اصلاً یہ ایک آئینہ ہے کہ جس میں نئی امت مسلمہ کو آئندہ کی ایک تصویر کی دکھائی جا رہی ہے کہ جیسے وہ حامل کتاب بنائے گئے تھے

اسی طرح تم بھی حامل قرآن بنائے جا رہے ہو، جیسے وہ وارثِ کتاب بنے تھے ویسے ہی تم بھی وارثِ کتاب بنائے گئے ہو، دیکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کی کتاب کے ساتھ جو معاملہ انہوں نے کیا تھا تم بھی قرآن کے ساتھ وہی سلوک کرنے لگو!! یہ ہے درحقیقت اس سورۂ مبارکہ کے پہلے حصے اور دوسرے حصے کے مضامین کے مابین ربط و تعلق۔ چونکہ انقلاب محمدیؐ کا آلہ قرآن حکیم ہے اور حضورؐ کی بعثت قیامت تک آنے والی پوری نوعِ انسانی کے لئے ہے، لہٰذا جس عمل کو حضورؐ نے جاری رکھا "**يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ**" اور جس کی بنیاد پر ایک ہمہ گیر انقلاب جزیرہ نمائے عرب میں برپا کر دیا، اسی عمل کو جاری رکھنا اور آگے چلانا امت کی ذمہ داری ہے۔

اس کے لئے اساسی منہاج وہی ہو گا جو حضور اکرمؐ نے اختیار کیا، جس میں مرکز و محور کی حیثیت قرآن حکیم کو حاصل تھی۔ یہاں سورۃ الجمعہ کا پہلا رکوع ختم ہوا۔

بقیہ : رفتارِ کار

۱۱ پر تھا۔ انہوں نے نہایت اچھے طریقے سے درس دیا۔ اور جو معاشرتی برائیاں ہمارے اندر سرائت کر چکی ہیں ان کا ذکر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کیا ہے اسے تفصیل سے بیان کیا۔ یہ پروگرام تو ۳۰ منٹ کا تھا لیکن مقررہ وقت سے کافی بڑھ گیا۔ اس کے بعد ۵ منٹ کا وقفہ تھا اور اس دن کا آخری پروگرام سعید احمد کا تھا جس کا عنوان تہجد کی اہمیت اور فضیلت تھا۔ یہ پروگرام بھی اچھا تھا۔

مغرب کے بعد ہمارے پروگراموں میں مقامی حضرات کی حاضری تقریباً ۱۵ تھی۔ رات تقریباً ۱۰ بجے اس دن پروگرام ختم ہوئے۔ فیملی والے حضرات کے علاوہ عام رفقاء کا قیام مسجد میں تھا۔
۹۱-۹-۲۷ کو رفقاء کو ۳۰-۳ بجے نماز تہجد کے لئے بیدار کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد سورۃ توبہ کی آیات نمبر ۱۱۱ ۱۱۲ کا اجتماعی مطالعہ کیا گیا۔ اور یہ پروگرام اشراق کی نماز تک جاری رہا نماز کی ادائیگی کے بعد ناشتہ اور آرام کا وقفہ تھا۔ ۳۰-۸ بجے عبد العظیم کا پروگرام تھا جس کا عنوان "قرآن مجید کے حقوق مسلمانوں پر" اس رفیق نے بھی اچھے طریقے سے تیاری کی تھی، حالانکہ یہ ان کا پہلا پروگرام تھا۔ دوسرے مقرر آصف رضوی تھے ان کا عنوان تھا "فرائض دینی کا جامع تصور" یہ ان کا تیسرا پروگرام تھا۔ انہوں نے اچھے طریقے سے اپنا پروگرام پیش کیا۔ تیسرے مقرر تھے انور عباسی اور ان کا عنوان تھا "سیرت النبیؐ" انہوں نے بھی کافی محنت کی تھی۔ تقریباً ۰۰-۱۰ بجے صبیح حسن انجم نے دعا کی جو انہوں نے اپنے مالک حقیقی کے حضور کی اور ہم سب رفقاء اس دعا میں شامل تھے کے ساتھ دو روزہ ... کا اختتام ہوا۔

اُخروی زندگی پر گناہوں کے اثرات

زیرِ طبع کتاب 'کبائر' کے باب اوّل کی فصل خامس (۴)

مؤلف : ابو عبد الرحمٰن شبیر بن نور

ر : دوزخ

قیامت کے روز اپنے اپنے گناہوں کی پاداش میں جہنّم میں گرنے والوں کی تعداد کتنی ہوگی اس کا اندازہ مندرجہ ذیل حدیث سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اَوَّلُ مَنْ یُدْعٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اٰدَمُ فَتَرَاءٰی ذُرِّیَّتُہٗ فَیُقَالُ "ھٰذَا اَبُوْکُمْ اٰدَمُ" فَیَقُوْلُ : "لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ" فَیَقُوْلُ : "اَخْرِجْ بَعْثَ جَھَنَّمَ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ" فَیَقُوْلُ "یَا رَبِّ کَمْ اُخْرِجُ" فَیَقُوْلُ : "اَخْرِجْ مِنْ کُلِّ مِائَۃٍ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ"[۱]

"قیامت کے روز سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو بلایا جائے گا آپ کی ساری اولاد آپ کے سامنے کر دی جائے گی۔ اور اعلان ہوگا : یہ تمہارے جدّ امجد آدم ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے : "میں حاضر ہوں اے پروردگار اور ساری بھلائیاں تیرے اختیار میں ہیں" اللہ تعالیٰ حکم دیں گے : "اپنی اولاد میں سے جہنّم کا ایندھن علیحدہ کر دو" حضرت آدم دریافت کریں گے : "کس تناسب سے لوگوں کو چھانٹوں" ؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : "ہر سو میں سے ننانوے آدمیوں کو علیحدہ کر دو"

واقعہ یہ ہے کہ اس روز جہنّم میں جانے والوں کی عظیم اکثریت ہوگی۔ اور جو آدمی اس روز جہنّم کی آنچ سے محفوظ ہو گیا وہ بلاشبہ انتہائی خوش قسمت انسان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

---

[۱] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب الحشر۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ، وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ، وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝[1]

"آخر کار ہر شخص کو مرنا ہے اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو۔ کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں آتشِ دوزخ سے بچا دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا ـــــ رہی یہ دنیا تو یہ محض ایک ظاہر فریب چیز ہے۔"

البتہ جن لوگوں کو جہنم میں جھونک دیا گیا ان سے زیادہ بدقسمت و بدنصیب اور کون ہو گا۔ یہ جہنم بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔ ہر عظیم القدر و جلیل المرتبت نبی و رسول بھی اللہ تعالیٰ سے اِس کی پناہ مانگتا رہا۔ قرآنِ حکیم اور سُنّتِ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اگر کھلی آنکھوں سے مطالعہ کیا جائے تو دوزخ کی دہشت اور سختی کا جو منظر سامنے آتا ہے وہ بہت ہی ہولناک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝[2]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اُس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے، جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو بھی حکم انہیں دیا جاتا ہے اسے بجا لاتے ہیں۔"

مزید فرمایا:

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ۔[3]

---

[1] سورت آلِ عمران، آیت ۱۸۵۔

[2] سورت التحریم، آیت ۶۔ [3] سورت النساء، آیت ۵۶۔

"اور جب اُن کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے، تاکہ وہ خوب عذاب کا مزہ چکھیں۔"

قرآن کریم میں ایک جگہ اس طرح کا منظر بیان ہوا ہے:

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝[1]

"یہ مجرم لوگ درحقیقت غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور اُن کی عقل ماری گئی ہے۔ جس روز یہ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے، اس روز اُن سے کہا جائے گا کہ اب چکھو جہنّم کی لپٹ کا مزا۔"

مزید فرمایا:

اِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝[2]

"وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپٹ ہو گی جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی، پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی ہر اس شخص کو جس نے حق سے منہ موڑا اور پیٹھ پھیری اور مال جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا۔"

ان آیات کے علاوہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث سے بھی جہنّم کی ہولناکی اور وہاں کی سزا کی شدّت سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ[3]

"تمہاری یہ آگ جسے ابنِ آدم جلاتا ہے تپش کے اعتبار سے جہنّم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔"

مزید فرمایا گیا:

اِنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ

---

[1] سورت القمر، آیت ۴۷-۴۸۔ [2] سورت المعارج آیت ۱۵-۱۸۔

[3] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ النّار۔ صحیح مسلم، کتاب صفۃ الجنّۃ، باب فی شدّۃ حرّ نار جہنّم۔

عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا. وَوَاللهِ لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ ۔[1]

"پتھر کو جہنم کے سرے سے نیچے پھینکا جاتا ہے اور وہ ستر سال تک سفر کرتا رہتا ہے اس کے باوجود وہ تہہ تک نہیں پہنچ پاتا۔ قسم بخدا اتنے بڑے جہنم کو ضرور بھرا جائے گا۔ کیا تمہیں کوئی تعجب ہو رہا ہے؟" (یعنی ایسی کوئی تعجب کی بات نہیں)

یہ ہے اُس جہنم کا حال جس میں کبائر و معاصی کے مرتکب افراد رہیں گے اور وہ سب کے سب ایک ہی مقام پر نہ ہوں گے، بلکہ اپنے اپنے گناہوں کے لحاظ سے مختلف قسم کی سزاؤں میں گرفتار ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ ۔[2]

"صورتِ حال اس طرح ہوگی کہ کسی کو آگ ٹخنوں تک اپنی لپیٹ میں لے رہی ہوگی۔ اور کسی کو گھٹنے گھٹنے تک پہنچ رہی ہوگی اور کسی کی کمر کمر تک آگ ہوگی۔ اور کوئی گلے گلے تک آگ میں ہوگا۔"

اگرچہ ہر آدمی کی سزا اپنے گناہوں کے اعتبار سے مختلف ہوگی اس کے باوجود ہر آدمی یہ سمجھ رہا ہوگا کہ جس قدر وہ تکلیف میں ہے کوئی دوسرا نہیں، حتیٰ کہ سب سے کم عذاب میں مبتلا انسان بھی اپنے آپ کو سب سے زیادہ بدنصیب اور سب سے زیادہ پریشان حال سمجھ رہا ہوگا۔ اس کی کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی:

اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا ۔[3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزہد۔ ابتدا، کتاب سے چودھویں حدیث۔

[2] صحیح مسلم، کتاب صفۃ الجنۃ، باب فی شدۃ نار جہنم۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اہون اہل النار عذابا۔

"آگ والوں میں سب سے کم اس آدمی کا عذاب ہوگا جس کے دو جوتے اور دو تسمے آگ کے ہوں گے۔ ان کی وجہ سے اُس کا دماغ اس طرح کھول رہا ہوگا جیسے ہنڈیا کھولتی ہے۔ اس کے خیال میں سب سے زیادہ سخت عذاب اسی کو مل رہا ہوگا، حالانکہ وہ سب سے کم عذاب میں ہوگا۔"

اس مقام پر ہمیں ذرا سا رُک کر اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ سب سے چھوٹے مجرم کی سزا جب اتنی سخت ہوگی تو دھڑلے سے صبح و شام اللہ تعالیٰ کے احکام کی کھلی خلاف ورزی کرنے والوں کو کیسی سزا ملے گی؟؟ اعاذنا اللہ من ذلک۔

جہنّم کی سزا کس قدر ہوش بھلا دینے والی ہے شاید ہمیں اس کا اس دنیا میں تصوّر بھی نہیں ہوتا۔ اگر دل کا دریچہ کھول کر صرف مندرجہ ذیل حدیث پر غور کرلیں تو بات بڑی حد تک سمجھ میں آسکتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُؤتىٰ بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ، يَا بْنَ آدَمَ ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللهِ يَا رَبِّ[1]

"روزِ قیامت ایک ایسے دوزخی کو لایا جائے گا جسے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں اور آسائشیں میسر تھیں۔ پھر دوزخ میں ایک غوطہ دینے کے بعد پوچھا جائے گا: اے آدم زادے! کیا کبھی زندگی میں کوئی نعمت یا آسائش دیکھی تھی؟ یا تیرے قریب سے بھی نعمت کا گزر ہوا تھا؟ وہ جواب دیگا: اے پروردگار تیری ذات کی قسم، میں نے کبھی کوئی نعمت یا سہولت دیکھی ہی نہیں۔"

اس ہولناک عذاب سے بچنے کی ایک ہی امکانی صورت ہے کہ انسان دیدہ دانستہ کبائر سے پرہیز کرے اور صغائر کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کے ساتھ ساتھ اس کی رحمت کا امیدوار رہے ——— اہل اللہ اور اہلِ تقویٰ اسی صراطِ مستقیم پر گامزن رہے ہیں۔ اور ہمارے لیے بھی یہی سلامتی کی راہ ہے۔

---

[1] صحیح مسلم کتاب المنافقین، باب صبغ انعم اہل الدنیا فی النّار۔

حقیقتِ شفاعت

لاعلمی اور نادانی کی وجہ سے ہمارے ہاں یہ تصوّر عام پایا جاتا ہے کہ ہر مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بخش دیا جائے گا اور اسے ذرا بھی سزا نہیں ملے گی خواہ وہ کیسی کیسی بداعمالیاں کرتا رہے حقیقت یہ ہے کہ آپ شفاعت ضرور کریں گے، لیکن کس کے حق میں کس وقت شفاعت کی اجازت ملتی ہے، یہ تفصیل طلب بات ہے اور مندرجہ ذیل احادیث میں اس کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ شفاعت صرف اہلِ توحید کے حق میں ہوگی ــــ اور کسی قسم کا مُشرک اس کا مستحق نہ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَومَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا[۱]

"ہر نبی کے لیے ایک دُعا کی لازمی قبولیت کا وعدہ ہے اور ہر نبی اپنی یہ مخصوص دعا اسی دنیا میں مانگ چکا، جبکہ میں نے اپنی اس مخصوص دعا کو امت کی شفاعت کی غرض سے قیامت تک کے لیے محفوظ کر لیا ہے۔ چنانچہ میری شفاعت اِن شاء اللہ ہر اس اُمّتی کو فائدہ دے گی جو اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت شرک میں مبتلا نہ تھا"

تقریباً تقریباً اپنے گناہوں کی سزا بھگت لینے کے بعد گناہ گاروں کے حق میں شفاعت کی اجازت ملے گی۔ اس وقت تک گناہ گاروں پر کیا کچھ بیت چکا ہوگا اور اُن کا حلیہ کیسا بن چکا ہوگا اس ضمن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

۱ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب لکل نبی دعوۃ۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اختباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ الشفاعۃ لامتہ۔

اَمَّا اَھْلُ النَّارِ الَّذِیْنَ ھُمْ اَھْلُھَا فَاِنَّھُمْ لَا یَمُوْتُوْنَ فِیْھَا وَلَا یَحْیَوْنَ ، وَلٰکِنْ نَاسٌ اَصَابَتْھُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِھِمْ ۔ اَوْ قَالَ بِخَطَایَاھُمْ ۔ فَاَمَاتَھُمْ اِمَاتَۃً حَتّٰی اِذَا کَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَۃِ فَجِیئَ بِھِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰی اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ قِیْلَ : یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ اَفِیْضُوْا عَلَیْھِمْ فَیَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّۃِ تَکُوْنُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ ۔[1]

"جو لوگ مستقل جہنمی ہیں وہ نہ تو وہاں مر سکیں گے اور نہ ہی (صحیح معنوں میں) زندہ ہوں گے۔ البتہ جن لوگوں کو آگ کی سزا اُن کے گناہوں اور غلطیوں کی پاداش میں ملے گی انہیں موت آجائے گی۔ بالآخر جب وہ لوگ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے تو اُن کے حق میں شفاعت کی اجازت مل جائے گی تب انہیں مختلف جماعتوں کی شکل میں لا کر جنت کی نہروں پر پھیلا دیا جائے کا حکم ہوگا: اے جنّت والو ان پر پانی ڈالو۔ اس پانی کے اثر سے وہ لوگ اس تیزی سے اُگ آئیں گے جس طرح سیلاب سے اکٹھی ہونے والی مٹی میں دانہ اُگ آتا ہے۔"

اور یہاں یہ حقیقت بھی پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ حساب کتاب ختم ہونے کے بعد بڑے بڑے گناہوں کے مرتکب مسلمانوں کے حق میں شفاعت شروع ہوگی۔ گویا کہ جب تک تمام انسانوں کا حساب ختم نہیں ہوجاتا (جو کہ دنیاوی حساب کے اعتبار سے پچاس ہزار سال کے برابر دن میں ہوگا) اُس وقت تک جہنم میں پہنچنے والوں کے حق میں "رحم کی اپیل" قابلِ سماعت بھی نہ ہوگی۔ حدیث میں ہے کہ جب جنتی و پرہیزگار لوگ جنت میں پہنچ جائیں گے اور اپنے شناسا ساتھیوں کو اپنے ساتھ جنت میں نہ پائیں گے تو اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے: "اے مولیٰ ہمارے ساتھی ہمارے ساتھ ہی نماز روزہ ادا کرتے تھے اور دوسرے نیک کاموں میں بھی ہمارے ساتھ شریک ہوتے تھے اب وہ نظر نہیں آرہے" تو اللہ تعالیٰ ان کی

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ واخراج الموحدین من النّار۔

شفاعت قبول فرما کر اُن گناہ گاروں کی بخشش فرمادیں گے[1]۔

شفاعت کی برکت سے گناہ گار لوگ جہنم سے یک بارگی ہی باہر نہیں آجائیں گے، بلکہ ٹولیوں کی شکل میں باہر نکلیں گے۔ اور ہر دو ٹولیوں کے درمیان کتنا وقفہ ہوگا اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف جماعتوں کے حق میں قبولِ شفاعت اور اُن کی جہنم سے برآمدگی کی تفصیل یُوں بیان فرمائی ہے:

فَأُوتِي فَاَقُولُ: اَنَا لَهَا فَاَنْطَلِقُ فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي فَاَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ الْآنَ يُلْهِمُنِيهِ اللّٰهُ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُولُ: يَا رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي، فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ اَوْ شَعِيرَةٍ مِنْ اِيمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنْهَا، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَرْجِعُ اِلٰى رَبِّي فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُولُ: اُمَّتِي اُمَّتِي فَيُقَالُ لِي: اِنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنْهَا، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَعُودُ اِلٰى رَبِّي فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ

---

[1] ملاحظہ ہو: صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب وجوہ یومئذٍ ناضرۃ۔
صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب معرفۃ طریق الرویۃ۔

تُعْطَهُ واشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فاقولُ : يَارَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي ، فَيُقالُ لِي : انْطَلِقْ فمن كانَ فِي قَلْبِهِ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِن مِثْقالِ حَبَّةٍ من خَرْدَلٍ مِنْ اِيمانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النّارِ، فَانْطَلِقُ فَافْعَلُ ثُمَّ اَرْجِعُ اِلٰى رَبِّي فِي الرَّابِعَةِ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المحامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ ساجِدًا فيقالُ لِي : يا محمدُ ارْفَعْ رأْسَكَ وقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وسَلْ تُعْطَ واشْفَعْ تُشَفَّعْ فاقولُ: يا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قالَ : لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قالَ : لَيْسَ ذاكَ لَكَ وَلٰكِنْ وعِزَّتِي وكِبْرِيائِي وَعَظَمَتِي وجِبْرِيائِي لَاُخْرِجَنَّ مِنها مَنْ قالَ : لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ[۱]

بالآخر شفاعت کے طلبگار حضرات میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: ہاں یہ میرا کام ہے اور میں کرسکتا ہوں۔ چنانچہ میں جاکر دربارِ خداوندی میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی۔ مَیں اللہ کے حضور پیش ہو کر ایسی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو اِس وقت میرے بس میں نہیں۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے اس کا الہام ہوگا۔ اس کے بعد میں سجدے میں گر جاؤں گا۔ مجھے کہا جائے گا: "اے محمدؐ، سر اٹھایئے اور بات کہیے سُنی جائے گی، مانگیے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجیے شفاعت قبول ہوگی" مَیں عرض کروں گا: "اے ربّ! میری اُمت . . . . میری اُمت . . . ." اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "جس کے دل میں گندم یا جَو کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے آپ جہنّم سے نکال لائیں" چنانچہ جن لوگوں کے دِل میں جَو یا گندم کے دانے کے برابر ایمان ہوگا انہیں میں جہنّم سے نکال لاؤں گا۔

---

[۱] صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الربّ تعالیٰ یوم القیامۃ مع الانبیاء وغیرہم۔
صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنیٰ اہل الجنۃ منزلۃً فیہا۔

میں دوبارہ اپنے رب کے حضور پیش ہو کر اسی طرح کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: "اے محمدؐ سر اٹھایئے اور بات کہیے بات سنی جائے گی، مانگیے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجیے شفاعت قبول ہو گی"۔ میں عرض کروں گا: "اُمَّتِی اُمَّتِی (میری امت میری امت)"۔ حکم ہو گا: "جایئے اور جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لایئے"۔ چنانچہ جن کے دل میں رائی کے دانے جتنا ایمان ہو گا میں انہیں جہنم سے نکال لاؤں گا۔ تیسری مرتبہ پھر اپنے رب کے حضور پیش ہو جاؤں گا۔ پہلے طرح کی حمد و ثنا بیان کر کے سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: "اے محمدؐ سر اٹھایئے، کہیے آپ کی بات سنی جائے گی، مانگیے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجیے شفاعت قبول ہو گی"۔ میں درخواست کروں گا: "میری امت . . . میری امت . . ." کہا جائے گا: "جایئے اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے کسی چھوٹے سے حصے کے برابر بھی ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکال لایئے"۔ چنانچہ جن لوگوں کے دل میں رائی کے دانے کے کسی چھوٹے حصے جتنا بھی ایمان ہو گا میں انہیں جہنم سے نکال لاؤں گا۔ اس کے بعد چوتھی مرتبہ میں اللہ کے حضور پیش ہو جاؤں گا، پھر اس انداز سے حمد و ثنا بیان کر کے سجدے میں گر جاؤں گا۔ مجھے کہا جائے گا: "اے محمدؐ سر اٹھایئے اور بات کہیے بات سنی جائے گی، مانگیے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجیے شفاعت قبول ہو گی"۔ میں التجا کروں گا: "اے رب مجھے ہر اس شخص کو جہنم سے نکالنے کی اجازت فرمائیں جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو"۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: "نہیں، یہ آپؐ کا کام نہیں، البتہ مجھے اپنی عزت و کبریائی اور عظمت و جلال کی قسم میں ہر اس شخص کو جہنم سے ضرور نکال لاؤں گا، جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو"۔

لہٰذا شفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زعم میں گناہوں کا ارتکاب کرتے رہنا بڑے ہی گھاٹے کا سودا ہے۔ کیونکہ اگر گناہوں کی کثرت کی وجہ سے دل ہی کالا ہو گیا اور بالآخر اس پر گمراہی کی مہر لگ گئی تو معاملہ انتہائی گھمبیر ہے۔ اور اگر کئی سو سال کے بعد شفاعت نصیب بھی ہو گئی تب بھی کوئی معمولی عقل رکھنے والا آدمی پسند نہیں کرے گا کہ دس بیس یا زیادہ سے زیادہ پچاس سال کی آزادروی یا حرام خوری کی خاطر

سینکڑوں سال جنّت کی نعمتوں سے محروم ہو کر جہنّم کی سزائیں بھگتتا رہے۔ اس لیے جو اہل ایمان جنّت کے لالچ کی حد تک طلبگار ہیں اُن کو دنیا کی جائز اور حلال چیزوں سے بھی صرف اس لیے پرہیز رہتا ہے کہ کہیں ہمارا حساب لمبا نہ ہو جائے اور ہمارا داخلہ جنّت دیر سے نہ ہو۔ اس لیے کہ غریب جنّتی امیر جنّتیوں کے مقابلے میں پانچ سو سال پہلے جنت میں پہنچ جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ اَلَا اُبَشِّرُکُمْ ؟ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ ھِمْ بِنِصْفِ یَوْمٍ: خَمْسِمِائَۃِ عَامٍ[1]

"اے فقراء کی جماعت، کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سنادوں ؟ غریب اہل ایمان دولت مندوں سے آدھا دن یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں پہنچ جائیں گے"[2]

اس حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے متقی، پرہیزگار اور اہل اللہ تو دنیا میں فقرِ اختیاری کو ترجیح دیتے ہیں کہ کہیں آخرت کا حساب لمبا نہ ہو جائے اور وہ پانچ سو سال جنت سے باہر نہ کھڑے رہیں مگر شفاعت مصطفےٰؐ کے اُمیدوار اس مزعومہ امید پر دھڑا دھڑ کبائر اور حرام خوری کے عادی اور رسیا بنتے چلے جا رہے

---

[1] سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب منزلۃ الفقراء۔ تین مسلسل احادیث اسی معنی میں ہیں: ۴۱۲۲، ۴۱۲۳، ۴۱۲۴۔ محدث العصر الالبانی نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ جامع الصحیح حدیث ۷۹۷۶۔

[2] نظامِ کائنات چلانے کے لیے اللہ تعالےٰ کے ہاں دن کی جو مقدار مقرر ہے وہ دنیوی گردشِ ایام کے اعتبار سے ایک ہزار سال کے برابر ہوتی ہے فرمایا: اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (سورت الحج، آیت ۴۷) "تیرے رب کے ہاں کا ایک دن تمہارے شمار کے ہزار برس کے برابر ہوتا ہے"۔ اس لحاظ سے حدیث بالا میں مذکور آدھا دن پانچ سو سال کا ہی بنتا ہے۔ البتہ قیامت کا دن خصوصی اہمیت رکھتا ہے جس میں تمام بنی آدم کا اوّل سے لے کر آخر تک سب کا حساب ہونا ہے۔ اس لیے اسے پچاس ہزار سال کے برابر قرار دیا گیا ہے، جس کا تذکرہ سورت المعارج آیت ۴ میں ہے۔

ہیں کہ آخر شفاعت ہو ہی جائے گی، خواہ کئی سو سال جہنّم کی آگ میں جلنے اور کوئلہ بن جانے کے بعد ہی کیوں نہ ہو؟

اب اپنے بارے میں فیصلہ خود آپ کے ہاتھ میں ہے کہ چاہے شفاعت کی اُمید پر بڑے بڑے گناہ کرتے چلے جائیں اور نتیجتاً:

ا۔ دنیا سے رخصتی کے وقت جان کنی کی تکلیف سے دوچار ہوں۔

ب۔ قبر جہنّم کی کھائی بن جائے۔

ج۔ محشر میں حاضری مجرمین کی طرح ہو۔

د۔ حوض کوثر سے محروم رہیں۔

ھ۔ پُل صراط سے گزرتے ہوئے جہنّم میں گر جائیں۔

و۔ پھر اگر قسمت یاوری کر جائے تو جہنّم میں کئی سو سال گزارنے اور جل کر کوئلہ ہونے کے بعد شفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہو ——— اور آپ نجات پاسکیں۔

یا پھر چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی بچنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے گناہوں سے دُور اور بہت دُور رہیں اور نتیجتاً:

ا۔ دنیا سے امن، سکون اور چین کے ساتھ رخصتی ہو۔

ب۔ قبر جنّت کا باغ بن جائے اور دلہن کی طرح سوتے رہیں۔

ج۔ حشر میں اللہ تعالیٰ کے حضور معزز مہمان کی طرح پیشی ہو۔

د۔ حوضِ کوثر سے جامِ حیات نصیب ہو۔

ھ۔ پلک جھپکتے ہی پُل صراط پار کر جائیں۔

و۔ فرشتوں کی مرحبا مرحبا اور سلاماً سلاماً کے ساتھ جنّت میں داخلہ ہو۔

دونوں راستے آپ پر واضح ہو چکے ہیں آپ جو راستہ چاہیں اختیار کر لیں۔ ابھی وقت اور موقع آپ کے ہاتھ میں ہے۔

باب اوّل کا خلاصہ

آگے بڑھنے سے پہلے ایک نظر باب اوّل کے مندرجات پر ڈالنی ضروری ہے تاکہ جو مباحث تفصیل کے ساتھ گزر چکے ہیں اُن کا خلاصہ چند سطروں میں سامنے آجائے۔ اس طرح باب ثانی کا مطالعہ آسان ہو جائیگا:

انسان کا خمیر جس مٹی سے اُٹھایا گیا ہے اُس میں غلطی، کوتاہی، لغزش اور گناہ کا اثر موجود ہے، لہٰذا گناہوں سے کُلی طور پر بچ جانا تو انسان کے لیے سخت مشکل ہے۔

البتہ جس انسان کو اپنی آخرت دنیا کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہو اسے بہر حال گناہوں بالخصوص بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

ہر وہ گناہ بڑا شمار ہوگا جس سے حقوق اللہ یا حقوق العباد کی حق تلفی ہوتی ہو یا معاشرے کا اجتماعی اَمن متأثر ہوتا ہو۔ اور دوسرے لفظوں میں ہر وہ گناہ بڑا شمار ہوگا جس پر لعنت کی گئی ہو، یا جہنم کی یا اللہ تعالیٰ کے غضب کی دھمکی دی گئی ہو، یا شرعاً حرام قرار دیا گیا ہو، یا صاف صاف لفظوں میں اسے کبیرہ کہا گیا ہو۔

ارتکابِ گناہ کے اسباب یہ ہیں (۱) ایمان کی کمزوری، (۲) انسانی خواہشات کی غلامی مثلاً عورت، اولاد، مال و متاع کی ایسی محبت جو انسان کو اللہ اور اس کے رسول کے احکام کا باغی بنا دے، (۳) شیطان کا غلبہ (۴) نفسِ امّارہ، (۵) مشکوک معاملات میں اُلجھ جانا۔

کبائر کے ارتکاب سے انسان کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے اور جوں جوں انسان کبائر میں غرق ہوتا جاتا ہے یہ نقطہ بڑھتا جاتا ہے اور بالآخر سارے دل کو کالا کر دیتا ہے اور اس کے بعد اس دل پر گمراہی کی مہر لگ جاتی ہے۔

انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی اِن گناہوں کی وجہ سے دنیا میں ہی عذاب بن جاتی ہے مختلف قسم کی مُصیبتیں اور بیماریاں اسے گھیر لیتی ہیں، نیک اعمال کی توفیق کم ہو جاتی ہے، رزق سے برکت اُٹھ جاتی ہے، معاشرہ مختلف وبائی امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور وہاں سے اَمن، سکون، آشتی اور محبت کا جنازہ نکل جاتا ہے۔ حتیٰ کہ حیوان اور عام مخلوقِ خدا بھی اِن گناہوں کی نحوست سے محفوظ نہیں رہ پاتے۔

کبائر کا مرتکب جو انسان توبہ کیے بغیر اس دنیا سے رخصت ہوگیا اس کی قبر عذاب کی کھائی، حشر میں مجرموں کی طرح پیشی، حوضِ کوثر سے محرومی، اعمال نامہ اُلٹے ہاتھ، اس کے بعد پل صراط سے گرتے پڑتے اور زخمی ہوتے ہوئے گزرے گا یا پھر حوالہ جہنم ہو جائے گا۔

جس خوش نصیب کو شفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوگی۔ اس وقت تک وہ عذاب اور تکلیفوں کے متعدد مراحل سے گزر چکا ہوگا۔

کیا اس کے بعد بھی کسی سلیم الفطرت انسان کے دل میں گناہِ کبیرہ کی رغبت ہو سکتی ہے؟ —— نہیں! ہرگز نہیں!!

اب باب دوم میں ان گناہوں کا تفصیلی تذکرہ دیکھ لیں جنہیں شریعت نے "کبائر" میں شمار کیا ہے تاکہ آپ ان سے بچیں اور اپنی دنیا و آخرت کامیاب بنائیں اور یہی ہر سلیم الفطرت انسان کی منزلِ مقصود ہے۔

ضرورت رشتہ

جاٹ خاندان کی دو بہنوں، ایم۔ اے (عربی) عمر ۲۵ سال اور بی۔ اے عمر ۲۳ سال، جو دین کی خدمت کا جذبہ رکھتی ہیں، کے لئے نیک اسلامی ذہن کے مالک پڑھے لکھے خاندان سے موزوں رشتے درکار ہیں ترجیحاً تنظیم اسلامی اور لاہور سے متعلق ہوں۔

رابطہ

ناظمہ حلقہ خواتین

K-۳۶، ماڈل ٹاؤن لاہور۔

دو بہنوں کے لئے جن میں سے ایک نے ایم۔ اے (اردو) کا امتحان دیا ہے اور دوسری ایم۔ اے (انگلش) کے پانچویں سال میں ہے، عمریں بالترتیب ۲۱ اور ۱۹ سال، دینی و تحریکی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ رشتے درکار ہیں۔ لڑکیوں کے والد کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں اور جالندھری پٹھان خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

رابطہ: "ر" معرفت ڈاکٹر عبدالسمیع ۳۶۴۔ بی، پیپلز کالونی فیصل آباد

جان نثاران محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم اجمعین

نبی اکرمؐ کی امتیازی شانوں میں سے ایک شان

ڈاکٹر اسرار احمد

پوری نسل انسانی کی تاریخ میں بے شمار اعتبارات سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ منفرد ہے۔ کسی بھی اعتبار سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانوں کا جائزہ لیجئے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی شان تک جماعت انبیاء ورسل میں سے کوئی نہیں پہنچتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کی تخلیق کا نقطہ کمال ہیں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ تمام کائنات کی تخلیق کا نقطہ عروج انسان اور تمام انسانوں کے سردار ہیں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو نہ معلوم کس کس پہلو سے معاملہ امتیازی ہے۔ ہم ان امتیازی شانوں کو گن بھی نہیں سکتے۔ جب کسی خاص مسئلہ پر غور کر رہے ہوتے ہیں تو کبھی کسی وقت کسی ایک بات کا شعور ہو جاتا ہے اور کبھی کسی دوسری بات کا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جو ساتھی دیئے' واقعہ یہ ہے کہ اس معاملہ میں آپ کا معاملہ بالکل مختلف اور امتیازی ہے۔ ساتھیوں کے معاملہ میں آپ سے زیادہ خوش قسمت انسان کا ہم تصور نہیں کر سکتے۔ نہ ایسی کوئی شخصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزری ہے' نہ آپؐ کے بعد اس کا کوئی امکان ہے۔ اللہ عزوجل نے آپؐ کو جو ساتھی دیئے اس کی نظیر پوری انسانی تاریخ میں موجود نہیں ہے۔ اس بات میں ہمیں دیگر انبیاء و رسل کا معاملہ بھی مختلف نظر آتا ہے۔

اصحابِ موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات کو دیکھئے' آپ کو نظر آئے گا کہ بنی اسرائیل آنجنابؑ کا اس وقت تک ساتھ دیتے رہے جب تک کہ آنجنابؑ ان کو فرعون کی غلامی کی زنجیروں سے آزاد کرا کے بخیر و عافیت مصر سے نکال نہیں لائے۔ پھر جو نافرمانیوں کا معاملہ

شروع ہوا تو وہ لامتناہی تھا۔ مصر سے نکلتے ہی انہوں نے بچھڑے کی پرستش شروع کی' پھر ان کا طرزِ عمل پیہم اتنا دل آزار رہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پکار اٹھے: **یٰقَومِ لِمَ تُؤذُونَنِی وَقَد تَعلَمُونَ اَنِّی رَسُولُ اللّٰہِ اِلَیکُم** "اے میری قوم کے لوگو! تم کیوں مجھے اذیت دیتے ہو حالانکہ تم خوب جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔" یہ بات کسی ایک واقعہ سے متعلق نہیں ہے۔ یہاں فعل مضارع لایا گیا ہے' جس میں دوام ہوتا ہے' یعنی اے میری قوم کے لوگو! تمہارا میرے ساتھ ایذارسانی کا طرزِ عمل مسلسل جاری ہے۔ آنجنابؑ پر تنقیدیں ہوتی تھیں' آپؑ کا استہزاء ہوتا تھا' فقرے چست کئے جاتے تھے' الزام لگائے جاتے تھے کہ تم نے ہمیں مروادیا۔ گویا وہ مصر میں چین کی بنسری بجاتے تھے۔ یہ ساری اذیتیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جھیلنی پڑیں۔ ایک وقت وہ بھی آیا جب جہاد و قتال سے پوری قوم نے کورا جواب دیدیا اور صاف انکار کرتے ہوئے کہا: **فَاذھَب اَنتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلَا اِنَّا ھٰھُنَا قٰعِدُونَ**" (المائدہ:24) "پس جاؤ' تم اور تمہارا رب جاکر جنگ کرو' ہم تو یہاں بیٹھے ہیں!" یہ آخری چرکا تھا جو اپنے ساتھیوں کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لگا' جس پر آنجنابؑ کی قوت برداشت جواب دے گئی اور آپؑ کی زبان سے بے اختیار نکلا: "**رَبِّ اِنِّی لَا اَملِکُ اِلَّا نَفسِی وَاَخِی فَافرُق بَینَنَا وَبَینَ القَومِ الفٰسِقِینَ**" (المائدہ: 25) "اے میرے رب' میرے اختیار میں کوئی نہیں مگر یا میری اپنی ذات یا میرا بھائی پس تو ہمارے اور ان نافرمان لوگوں کے درمیان تفریق کردے۔"

اصحابِ عیسیٰ علیہ السلام

انجیل پڑھئے تو آپ کو معاملہ اس سے بھی دو ہاتھ آگے نظر آئیگا۔ یہودیوں نے بحیثیت امت حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا۔ گمراہ کہا' کافر کہا' مرتد کہا' جادوگر کہا' واجب القتل ٹھہرایا اور اپنی دانست میں صلیب پر چڑھوا کر دم لیا۔ چلئے ان کا معاملہ چھوڑئے۔ انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو رسول ہی نہیں مانا' آنجنابؑ کے حواریین کا معاملہ دیکھئے! آپؑ کو کل بہتر افراد عطا ہوئے۔ آنجنابؑ کے اپنے حواریین کو یہ دعوت تھی کہ میرے ساتھ رہو' لیکن ان بہتر میں سے اس دعوت پر لبیک کہنے والے صرف بارہ حواریین نکلے۔ ان بارہ میں سے ایک وہ ہے جس نے غداری کی' دوسرا وہ ہے جس نے تین مرتبہ آنجنابؑ کا انکار کیا۔ محرف شدہ انجیل میں یہ بات اب بھی موجود ہے کہ گرفتاری کی رات کو آخری کھانے کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا: "پیٹر! اس

سے پہلے کہ مرغ سحر اذان دے تو مجھ سے تین مرتبہ اعلان براءت کریگا" لہٰذا اب رہ گئے دس' تو انجیل کی گواہی یہ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی جاں نثاری نہ دکھا سکا اور اس آڑے وقت میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ساتھ نہ دے سکا۔ پھر مسلسل ساتھ رہنے والوں کو حضرت مسیح علیہ السلام جس طرح نصیحتیں کرتے رہے وہ بھی انجیل میں مذکور ہے' جن کے بین السطور ان حواریین کی قلبی کیفیات کی ایک جھلک نظر آسکتی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام ان سے بار بار کہتے نظر آتے ہیں: "تم یقین کیوں نہیں رکھتے! تم مانتے کیوں نہیں ہو! تم کو اللہ پر توکل کیوں نہیں ہے؟"

اصحابؓ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس لحاظ سے بھی دیکھا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بے حد و نہایت منفرد بلکہ امتیازی ہے۔ جیسا کہ میں عرض کرچکا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جان نثار اصحاب ملے کہ تاریخ انسانی اس کی کوئی مثال پیش نہیں کرسکتی۔ حالات و واقعات کی تہہ میں اصل حکمت و مشیت تو اللہ تعالیٰ کی کارفرما ہوتی ہے لیکن اسی کی یہ سنت ہے کہ وہ ظاہر میں بھی حالات و واقعات کے لئے اسباب و علل فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا اس بات کو ذہن میں رکھئے کہ کسی قوم کا جو بنیادی اخلاقی سرمایہ ہوتا ہے' اس کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ جس قوم میں سے بنیادی انسانی اخلاق کا دیوالہ نکل چکا ہو' اس قوم کو آپ بلوئیں گے تو جو مکھن نکلے گا وہ اس قوم کی اجتماعی کیفیات کے مطابق نکلے گا۔ اسی طرح بنیادی انسانی اخلاقیات کی اگر کچھ پونجی کسی قوم میں محفوظ ہو تو اس قوم کا مکھن ایسے لوگوں پر مشتمل ہوگا جن میں انسانی اخلاق کی اقدار بدرجہ اتم موجود ہونگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس قوم کی طرف مبعوث فرمائے گئے اس میں شک نہیں کہ وہ بڑی اکھڑ قوم تھی۔ خود قرآن مجید میں اسکو **"قومًا لُدًّا"** کہا گیا ہے۔ وہ اعتقادی اور عملی طور پر بھی بہت سے مفاسد میں گرفتار تھی! لیکن اس سب کے باوجود بنیادی انسانی کردار ان میں محفوظ تھا۔ ہاتھ میں ہاتھ دیدیا تو اب ہرچہ باداباد۔ مان لیا تو مان لیا۔ مہمان آجائے تو اس کے لئے خود فاقہ کریں گے' لیکن اس کو کھلائیں گے۔ باپ کا قاتل بھی اگر امان لے چکا ہے تو اس سے انتقام نہیں لیا جائے گا۔ اندازہ کیجئے کہ ایک شخص کے باپ کا قاتل جس کو وہ وادیوں میں تلاش کررہا ہے' جس پر قابو پانے کے لئے وہ صحراؤں میں سرگرداں ہے اور اس تلاش و تعاقب میں سالہاسال بیت گئے ہیں کہ یہ قاتل

ہاتھ لگے تو اس کے خون سے انتقام کی آگ بجھائی جائے...... اور وہی شخص آتا ہے اور رات کے اندھیرے میں امان لے لیتا ہے، پہچانا نہیں جاتا کہ کون ہے۔ صبح کے اجالے میں شناخت ہوتی ہے کہ یہ تو باپ کا قاتل ہے تو جذبہ انتقام پر امان دینے کی قدر غالب آجاتی ہے۔ اور اس سے صرف یہ کہا جاتا ہے کہ جلد سے جلد میری دسترس سے دور چلے جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکوں۔ تو یہ اس قوم کا جو کردار تھا، یہی اس کا بنیادی سرمایہ تھا۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "**الناس کالمعادن**" انسانوں کی مثال معادن کی سی ہے، اگر لوہے کی کچ دھات ہوگی تو اس سے لوہا نکلے گا، سونے کی کچ دھات ہے تو سونا باہر نکلے گا۔ ہو سکتا ہے کہ سونے کی کچ دھات جب کان سے نکلے تو اس کے ساتھ کچھ دوسری دھاتیں اس طرح ملی جلی ہوں کہ وہ بظاہر لوہے سے بری نظر آئے۔ لیکن جب صاف کریں گے تو خالص سونا نکل آئے گا۔ اسی طرح لوہے کی کچ دھات کان سے نکلتے وقت خواہ سونے کی کچ دھات سے بہتر نظر آرہی ہو لیکن صاف کرنے میں کتنی ہی جان لڑاؤ گے تو نتیجہ لوہا ہی نکلے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "**خِیار کُم فی الجاھلیۃ خیار کم فی الاسلام**" "تم میں جو جاہلیت میں بہترین تھے، وہ اسلام میں بھی بہترین ہیں" یعنی حالت کفر میں جو لوگ بہترین انسانی اخلاق و کردار اور اعلیٰ صفات و اوصاف کے حامل تھے، اسلام میں ان کی یہ خوبیاں مزید نکھر گئیں اور وہ نورٌ علیٰ نور" کا مصداق بن گئے۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے اصحابؓ ملے جو اس سے قبل کسی نبی یا رسول کو نہیں ملے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے ان جلیل القدر رسولوں کے ساتھ جو معاملہ کیا تھا میں اس کا اجمالاً ذکر کرچکا ہوں۔ بنی اسرائیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے ارض مقدس یروشلم لکھ دی تھی اور ان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ جہاد و قتال کا حکم دیا تھا، نیز ان کو دو مومنین صالحین کی زبانی بشارت مل گئی تھی، "**فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۝ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝**" "پس جب تم (ان جباروں کے مقابلے میں) دروازے کے اندر داخل ہوگئے تو تم ہی غالب رہو گے اور اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم اس پر ایمان رکھتے ہو۔" لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے جو جواب دیا وہ میں آپ کو سنا چکا ہوں۔

اب تقابل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (رضی اللہ عنہم اجمعین) کا طرز

عمل دیکھئے۔ غزوۂ بدر سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مشورے کے لئے جمع کیا اور بتایا کہ قریش ایک ہزار کا لشکر جرار لے کر مکہ سے کوچ کر چکے ہیں۔ مہاجرین میں سے اکثر نے جاں نثارانہ تقریریں کیں' لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی طرف دیکھتے رہے کیونکہ انصار نے بیعت کے وقت صرف یہ اقرار کیا تھا کہ وہ اس وقت تلوار اٹھائیں گے جب دشمن مدینہ پر چڑھ آئے۔ یہ کیفیت دیکھ کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (سردار خزرج) نے اٹھ کر کہا: کیا حضور کا اشارہ ہماری طرف ہے؟ یا رسول اللہ! ہم آپؐ پر ایمان لا چکے ہیں' ہم آپؐ کی تصدیق کر چکے' ہم آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کر چکے۔ اب خدا کی قسم! آپؐ فرمائیں تو ہم آگ اور سمندر میں کود پڑیں۔" ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے مزید عرض کیا:"اور آپ حکم دیں تو ہم برک غماد تک (عرب کا ایک دور دراز علاقہ جس کی راہ میں لق و دق صحرا پڑتا ہے) اپنی سواریاں لے جائیں۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے آپؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائے۔" حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا: "یا رسول اللہ! ہم حضرت موسیٰ کی قوم کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ **فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ**۝ ہم لوگ آپؐ کے داہنے سے' باہنے سے' سامنے سے' پیچھے سے لڑیں گے" چند دوسرے انصار نے بھی سرفروشانہ اور جاں نثارانہ انداز میں عرض کیا: "یا رسول اللہ! آپؐ کو جو بات محبوب ہو بسم اللہ فرمایئے۔ جہاں آپ کا پسینہ گریگا وہاں ہم اپنا خون بہانے کو اپنے لئے سعادت سمجھیں گے۔" احادیث صحیحہ میں آتا ہے کہ جاں نثاروں کی ان تقریروں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور دمک اٹھا۔

غزوۂ احد میں جب مسلمانوں کی ایک غلطی کی وجہ سے فتح شکست میں بدل گئی اور کفار کے ایک دستے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نرغے میں لے کے شہید کرنا چاہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہجوم کیا تو آپؐ نے فرمایا:"کون ہے جو مجھ پر جان دیتا ہے؟" احادیث میں آتا ہے کہ زیاد بن سکنؓ نامی ایک انصاری صحابی سات انصاریوں کو لے کر آگے بڑھے اور ایک ایک نے جان کی بازی لڑا کر جانیں فدا کر دیں۔ حضرت زیادؓ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ جب پھر نصرت الٰہی سے شکست فتح میں بدلی اور کفار میدان چھوڑ کر پلٹ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ زیاد بن سکنؓ کا نیم جان لاشہ قریب لاؤ۔ لوگ اٹھا کر لائے' کچھ جان باقی تھی' قدموں میں سر رکھ دیا اور اسی حالت میں جان دیدی۔

بچہ ناز رفتہ باشدز جہاں نیاز مندے
کہ بوقت جاں سپردن بسرش رسیدہ باشی

رفتارِ کار

گوجرانوالہ میں جلسۂ خلافت

۲۹ ر نومبر کو منعقد ہونے والے جلسہ عام کی رپورٹ

●●●

لاہور، ملتان، فیصل آباد اور راولپنڈی میں خلافت کا پیغام پہنچانے کے بعد ۲۹ ر ستمبر کو اب گوجرانوالہ کی باری تھی۔ گوجرانوالہ کے مرکزی اور روائتی جلسہ گاہ شیرانوالہ باغ میں اہتمام کیا گیا تھا۔ گوجرانوالہ میں رفقاء کی تعداد بہت کم ہے اور جلسہ عام کا انعقاد معمولی کام نہیں ہوتا، لیکن جناب محمد امین شاد، جناب خالد انصاری جناب پاشا ہارون، جناب سلمان نذیر اور جناب محمد بوٹا فاروق نے جس جوش اور ذمہ داری سے انتھک کام کیا اس کا ذکر ضروری ہے۔ ان کی مدد کے لئے لاہور سے تازہ دم رفقاء کی ایک کھیپ پہنچ گئی۔ سب نے مل کر چودھری اشرف صاحب کی کمان میں اس مشکل کام کو آسان کردیا۔

ٹھیک دس بجے تلاوت کلام پاک سے جلسے کی کارروائی کا آغاز کردیا گیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض تازہ جذبوں اور ابلتے جوش سے پُر رفیق مرزا ندیم بیگ کے ذمہ تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ جس خوش اسلوبی سے انہوں نے یہ فرض نبھایا انہی کا حصہ ہے۔ انہوں نے جناب شمس الحق اعوان کا نام پکارا جنہوں نے دس پندرہ منٹ کی خوبصورت تقریر فرمائی۔ پھر جناب رحمت اللہ بٹر کا نام پکارا گیا، انہوں نے بھی آیات قرآنی سے مزیّن تقریر فرمائی۔ جناب میاں محمد امین شاد نے خوبصورت لحن میں نظم پیش کی

"مرجائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے"

گیارہ بجے امیر تنظیم اسلامی اور داعیٔ تحریک خلافت تشریف لائے۔ تب تک جلسہ گاہ میں لگائی ہوئی تمام نشستیں بھر چکی تھیں۔ آپ کے سٹیج پر تشریف فرمائی کی اطلاع پاتے ہی یادگارِ اسلاف اور گوجرانولہ کے علماء میں ایک نمایاں عالم دین جناب زاہد الراشدی صاحب بھی تشریف لے آئے۔ اس جلسہ کے انعقاد پر نہ صرف انہوں نے مسرت کا اظہار فرمایا بلکہ عملی تعاون پیش فرمایا۔ انہوں نے اور بھی بہت سی عنایات ارزانی فرمائیں۔ یہ ان کی بلند ظرفی اور عالی ہمتی ہے۔ بیشک وہ دور حاضر میں اسلاف کی نشانی ہیں۔ جمعہ کی مصروفیت کے باوصف وہ آخر تک سٹیج پر تشریف فرما رہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کا خطاب شروع ہوا، جس کے لئے لوگ گوش بر آواز تھے یہ ایک نیا پیغام تھا، ایک انوکھی نوید تھی، عوام جو چھوٹی چھوٹی فقہی تنگ ناؤں کے عادی ہیں، لوگ جو زندہ باد مردہ باد کے روایتی عامیانہ انداز کے خوگر ہیں ایک نئی قسم کی حیات بخش خطابت سے بہرہ ور ہو رہے تھے۔ امیر محترم انہیں بیک وقت ان کے تابناک ماضی، ان کے خستہ و خراب حال اور ان کے شاندار مستقبل کا احساس دلا رہے تھے۔ خواص و عوام خطابت کے اس بہتے دریا کے ساتھ ساتھ بہے جا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اس امت مسلمہ کے دو حصے ہیں۔ "امیّین" اور "آخرین"۔ عرب "امیین" نے پانچ سو برس تک ربعِ مسکون پر شوکت و سطوت سے حکومت کی لیکن ان کی بداعمالیوں، کوتاہ نظریوں اور عیش کوشیوں کے سبب انہیں اس منصب جلیلہ سے عبرت ناک طریقے سے معزول کر دیا گیا اور زمام کار اور عنان حکومت "آخرین" کے توانا ہاتھوں میں تھما دی گئی۔ انہوں نے مزید پانچ سو برس تک دنیا کی امامت کی۔ لیکن افسوس کہ ہم نے وہ سب کچھ گنوا دیا۔

امیر محترم نے فرمایا کہ امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر جو اصل میں یہودی سازش ہے اور اسے جیو ورلڈ آرڈر (Jew world order) کہنا چاہئے اصل میں عالم اسلام ہی کے خلاف ایک گہری، خوفناک، اور عالمی سازش ہے۔ کویت عراق جنگ کی صورت میں عربوں نے اس کا مزا چکھ لیا ہے اور اندیشہ یہ ہے کہ ابھی مزید تباہی آئے گی۔ عرب جو اسرائیل کے وجود کو تسلیم تک نہ کرتے تھے آج اس کے وزیراعظم شامیر کے ساتھ ایک میز پر بیٹھنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ شامیر نے علی الاعلان کہہ دیا کہ ہم نہ صرف عربوں کے مقبوضات اپنے پاس رکھیں گے بلکہ اپنی سرحدوں کو مزید بڑھائیں گے۔ امریکہ اور تمام مغربی عیسائی دنیا اس کا ساتھ دے گی، اس لئے کہ فرنگ کی رگ جاں پنجہ یہود میں ہے۔ دوسری طرف عرب شیوخ محلات پر محلات تعمیر کرنے میں مصروف ہیں۔ عراق جس کے پاس جوہری قوت کا گمان تھا تباہ کیا جا چکا ہے اور پاکستان پر بھی جوہری قوت رکھنے کا بہتان باندھا جا چکا ہے۔ وطن کی فکر کر ناداں قیامت آنے والی ہے۔ اور ہمارے حکمران ہیں کہ باہم دست و گریباں ہیں۔ صوبے صوبوں سے الجھے ہوئے ہیں، قومیتیں قومیتوں سے ٹکرا رہی ہیں، امن عامہ ہرچند کہیں کہ ہے نہیں ہے ـــــ ایک سو بیس کروڑ مسلمان دنیا میں خوار و زبوں حال ہیں۔

داعیٔ تحریکِ خلافت نے احادیث مبارکہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مایوسی کی اتھاہ تاریکی میں الصادق و المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ احادیث میرے لئے روشنی کی کرن ثابت ہوتی ہیں اس لئے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ روئے زمین پر غلبہ اسلام ہو کر رہے گا "اسلام

اینٹ گارے کے بنے ہوئے ہر گھر اور اون سے بنے ہوئے ہر خیمے میں داخل ہوگا' عزت والے کی عزت کے ساتھ یا ذلت والے کی ذلت کے ساتھ۔" امیر محترم نے ایک اور حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حضور نے فرمایا "اللہ نے میرے لئے پوری زمین کو لپیٹ دیا۔ میں نے اس کے سارے مشرق و مغرب دیکھ لئے۔ میری امت کی حکومت ان سب پر ہوگی جو میں نے دیکھا ہے۔" آپ نے ایک اور حدیث کے حوالے سے مسلمانان عالم کے پانچ ادوار کی نشاندہی کی:

i۔ مسلمانو' تمہارے درمیان نبوت رہے گی جب تک رہے گی۔

ii۔ خلافت علیٰ منہاج النبوہ رہے گی جب تک رہے گی۔

iii۔ پھر کاٹ کھانے والی حکومتوں کا دور ہوگا۔ (ملوکیت)

iv۔ جبر کی حکومت کا دور آئے گا۔ (ڈاکٹر صاحب نے فرمایا میرے خیال میں یہ مغربی اقوام کی غلامی کا دور تھا)۔

v۔ پھر خلافت علی منہاج النبوۃ کا دور آئیگا۔

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا میرا خیال ہے ہم اس دور کی دہلیز پر کھڑے ہیں اور میرا یقین ہے کہ اس دور کا آغاز اس خطۂ زمین سے ہوگا جسے پاکستان کہتے ہیں۔اس پُر یقین رجائیت کی بنیاد یہ ہے کہ

ا۔ اسرائیل کے قیام سے ایک سال پہلے ہی پاکستان کا قائم ہونا۔

ب۔ گزشتہ چار سو برس سے رجالِ دین ' مجدّدینِ امت اور بڑے بڑے رجالِ کار کا اسی خطۂ زمین میں پیدا ہونا۔(شاہ ولی اللہ 'سید احمد شہید' شیخ الہند جناب محمود حسن رحمتہ اللہ علیہ' مولانا مودودی 'ڈاکٹر اقبال ' تحریک تبلیغی جماعت)

ج۔ جتنے بھی مسلمان ممالک آزاد ہوئے سب قومیت (Nationalism) کی بنیاد پر جبکہ صرف اور صرف پاکستان ہی" لا الٰہ الا اللہ" کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا۔

د۔ سقوطِ خلافتِ عثمانیہ اگرچہ تمام عالم اسلام کا مشترک مسئلہ تھا لیکن آواز کہاں سے اٹھی ؟ صرف اور صرف برصغیر سے جہاں ایک بہت بڑی تحریک چلی۔ اتنی بڑی کہ اس میں گاندھی کو بھی شامل ہونا پڑا!

ر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ مجھے مشرق سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔

ع میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

س۔ اور ختمی مرتبت کا یہ فرمان کہ امین کو عجم سے مدد آئیگی۔

لیکن یہ غلبہ اسلام اور یہ احیائے خلافت یونہی تو نہیں ہوجائیگا۔ اس کے لئے بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے، ایسے جانفروشوں کی ایک جماعت کی ضرورت ہے جو پہلے خود پر اور پھر اپنے گھروالوں پر اسلام نافذ کرتے ہوئے باہم مل کر ایک بنیان مرصوص بن جائیں اور ہرباطل نظام سے ٹکرا جائیں۔

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا تمناؤں سے بات نہیں بنتی، خون جگر دیکر مقصود حاصل ہوتا ہے۔ آپ نے کہا دینی جماعتوں سے ایک بہت بڑی غلطی یہ ہوئی کہ وہ پریشر گروپ کی صورت میں Resistance Movements چلانے کی بجائے جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے میدان میں ان ہی کا کھیل کھیلنے لگیں ۔ حالانکہ اس میدان میں انہیں مات دی ہی نہیں جاسکتی ۔ آپ نے کہا اگرچہ کسی ایک مسئلہ پر مختلف دینی جماعتوں کا باہم متحد ہوجانا ایک بڑی بات ہے لیکن عموماً اس طرح کے اتحادوں سے کوئی مثبت کام نہیں ہوسکتا۔ اس سے حکومتوں کو گرایا تو جاسکتا ہے تعمیر کی صورت ممکن نہیں ۔ ایسا صرف اس وقت ہوسکتا ہے جب کسی ایک قیادت میں ایک حکم پر چلنے اور رک جانے والی اور نظام کو بدلنے کی خاطر اپنا سب کچھ نچھاور کردینے والی جماعت وجود میں آئے۔۔۔۔ ہم نے اللہ کی تائید و توفیق کے بھروسے پر اس کا آغاز کردیا ہے اور صلائے عام ہے۔۔۔۔۔۔

آخر میں آپ نے نظامِ خلافت کے خدوخال بیان فرمائے۔ اب دوپہر کے ساڑھے بارہ ہوچکے تھے، جمعہ کی نماز کے لئے اذانیں چہار سو بلند ہونے لگی تھیں، جناب زاہد الراشدی صاحب مدظلہٗ کو بھی خطاب جمعہ کے لئے جانا تھا، اس لئے خطاب اختتام کو پہنچا۔ لیکن اس مختصر عرصہ میں ہر وہ بات جو کہی جانی ضروری تھی کہہ دی گئی۔ اس دوران چاق و چوبند کارکن مستعدی سے چار ورقے تقسیم کرتے رہے تھے۔ خطاب کے اختتام پر ۱۰۹ عہد نامۂ تعاون نقد وصول ہوگئے۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے امیر تنظیم اور رفقاء حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب کی مسجد میں جمع ہوئے۔ مولانا راشدی نے اپنے خطاب جمعہ کو مختصر فرماتے ہوئے آخری پندرہ منٹ کے لئے محترم ڈاکٹر صاحب کو دعوت خطاب دی، جنہوں نے اس مختصر وقت کو نہایت بھرپور طور پر استعمال فرمایا اور مسجد کے حاضرین کے سامنے خلافت اور اس کے لئے کی جانے والی جدوجہد اور طریق کار کو جامع طور پر بیان کیا ۔ اس خطاب کو ڈاکٹر صاحب کے خطابات میں سے موثر ترین قرار دیا جاسکتا ہے ۔

جمعہ کے بعد عصر تک ڈاکٹر صاحب نے مولانا کے اوطاق ہی میں کھانا کھایا اور آرام فرمایا۔ عصر کے بعد کچہری کے قریب لارڈز ہوٹل میں ڈاکٹر صاحب کی پریس کانفرنس تھی۔ وقت کی کمی

کے پیشِ نظر مختصر خطاب ہوا ..... سوال آیا

س ☆ ڈاکٹر صاحب، دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کیا کوشش ہوئی ہے؟

ج ○ میں نے جمعیت علماء اسلام کے قائدین اور جماعت اسلامی کے قائد جناب قاضی حسین احمد صاحب سے اس سلسلہ میں ذاتی ملاقاتیں کی ہیں۔

س ☆ موجودہ حکومت میں بہت سی مذہبی جماعتیں شامل ہیں۔ شریعت بل بھی منظور ہوا ہے، ایسے میں لوگوں کو سڑکوں پر کیسے لایا جا سکتا ہے؟

ج ○ شریعت بل چند حسین ارادوں کے اظہار کے سوا کچھ نہیں۔ اس کے لئے نہ آئین میں ترمیم کی گئی نہ سود کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کیا گیا۔ سود کو برقرار رکھنا اللہ اور رسولؐ کے خلاف کھلی بغاوت ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ اصل اسلام کیا ہے۔ اسلام صرف چند سزاؤں ہی کا نام نہیں ہے، بلکہ باطل نظام کو بدل کر عادلانہ نظام کے قیام کا نام ہے جس میں بے شمار برکات ہیں۔ صرف نظام زکوۃ ہی میں اتنی برکات ہیں اس کے مکمل نفاذ کے بعد کسی اور قسم کے ٹیکس کی ضرورت نہیں رہتی۔ زکوۃ کل اموال تجارت پر لی جائے اور اس طرح جمع ہونے والی کثیر دولت سے بیت المال قائم کر کے کفالت عامہ کا نظام برپا کیا جائے۔

س۔ ☆ لوگ کہتے ہیں نفاذ اسلام کی تحریک کے نتیجہ میں کون سا اسلام نافذ ہو گا؟

ج۔ ○ یہ سب مخالفین اسلام کا پراپیگنڈا ہے۔ علماء پہلے بھی متحد ہوئے ہیں اور پھر بھی متحد ہوں گے۔

س۔ ☆ جناب سمیع الحق صاحب کے خلاف سیکس سیکنڈل میں آپ کا کیا خیال ہے؟

ج۔ ○ ہم حسن ظن رکھتے ہیں۔

س۔ ☆ کیا آپ کے ساتھی پکے مسلمان ہیں؟

ج۔ ○ میرے ساتھی حتی المقدور کبائر سے بچتے ہیں۔ انہوں نے بینکوں کی سودی ملازمتیں ترک کی ہیں۔ گھروں میں شرعی پردہ ہے، کسی کا سیونگ اکاؤنٹ نہیں سب کے کرنٹ اکاؤنٹ ہیں۔ اتنے میں نماز مغرب کی اذانیں بلند ہوئیں۔ نماز مغرب لارڈز کے لان میں ادا فرما کر ڈاکٹر صاحب عازم لاہور ہوئے۔

(مرتب: میاں محمد یعقوب)

راولپنڈی میں خلافت کانفرنس کا انعقاد

۲۲ر نومبر کو تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے جلسے کی روداد

ماہ اپریل کے دوران مرکزی مجلس مشاورت کے اجلاس میں طے کیا گیا تھا کہ ۲۲ نومبر کو راولپنڈی میں جلسہ عام کیا جائے گا' جس میں تنظیم کے پیغام کو عام کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال رہا اور طے شدہ پروگرام کے مطابق اس جلسہ کا انعقاد ہوا۔ جلسہ کے انعقاد سے قبل جلسہ کے انتظامات' اس کی تشہیر اور تنظیم اسلامی و تحریک خلافت کے تعارف کے لئے جو سرگرمیاں عمل میں لائی گئیں اس کی روداد حسب ذیل ہے:

۳۱ اکتوبر کو حلقہ شمالی پنجاب کی ماہانہ میٹنگ دفتر تنظیم اسلامی راولپنڈی میں ہوئی' جس میں راولپنڈی ر اسلام آباد کے علاوہ گجرات اور مظفر آباد سے بھی رفقاء شامل ہوئے۔ اس میٹنگ میں طے کیا گیا کہ جلسہ عام لیاقت باغ راولپنڈی میں کیا جائے۔ جلسے کے انتظامات کے لئے حسب ذیل کمیٹیاں بنائی گئیں:

۱۔ انتظامی کمیٹی: اس کے سربراہ امیر تنظیم اسلامی راولپنڈی جناب محمد نیاز مرزا صاحب تھے اور ان کے معاونین جناب سید محمد اکرم واسطی صاحب اور محمد سرفراز صاحب تھے۔

۲۔ پبلسٹی کمیٹی: اس کے انچارج جناب غلام مرتضیٰ اعوان صاحب تھے۔ ان کے معاونین میں ان کے اسرہ کے رفقاء کے علاوہ دیگر رفقاء بھی شامل تھے۔

۳۔ طعام کمیٹی: طعام کا انتظام جناب رانا عبدالغفور صاحب کے ذمہ لگایا گیا۔ اس کام میں ان کا اسرہ (E-10) ان کا معاون تھا۔

۴۔ جلسہ گاہ کمیٹی: یہ کمیٹی اسرہ شکریال کے رفقاء پر مشتمل تھی اور اس کا انچارج محبوب ربانی صاحب کو بنایا گیا تھا۔ بعد میں جناب انجینئر مختار حسین فاروقی بھی اس کمیٹی میں شامل ہو گئے۔ جناب مختار حسین فاروقی صاحب ہمارے سینئر ترین رفقاء میں سے ہیں' لہٰذا جلسہ گاہ کے انتظام و انصرام کی ذمہ داری انہیں سونپی گئی۔ آپ سید محمد اکرم واسطی صاحب کے مشورہ سے جملہ امور انجام دیتے رہے۔

۵۔ اجتماع گاہ کمیٹی: تربیت گاہ اور مہمانوں کی رہائش و سہولت کی ذمہ داری میزبان اسرہ سیٹلائٹ ٹاؤن نے ادا کی۔ اسرہ کے نقیب جناب سرفراز احمد صاحب اس کے ناظم تھے۔

۶۔ موٹر سائیکل ریلی: اس کے انچارج جناب ڈاکٹر خالد رحیم میر صاحب تھے۔

۷۔ پریس کانفرنس: اس کے ذمہ دار جناب سید اکرم علی واسطی صاحب تھے۔
۸۔ اساتذہ سے رابطہ: جناب رؤف اکبر صاحب اس کے انچارج تھے۔ انہوں نے راولپنڈی کے قریباً دو ہزار اساتذہ کی فہرست حاصل کر کے قریباً چھ سو اساتذہ کو دعوت نامے ارسال کئے۔
۹۔ پروفیسر حضرات سے رابطہ: کالجوں کے اساتذہ سے رابطہ کی ذمہ داری جناب پروفیسر محمد غازی صاحب کے ذمہ تھی۔ انہوں نے اپنے دائرہ کار میں بیسیوں لیکچرر اور پروفیسر حضرات کو دعوت نامے ارسال کئے۔
۱۰۔ انجینئرز سے رابطہ: اس شعبہ کے انچارج جناب انجینئر عظمت ممتاز ثاقب صاحب تھے جنہوں نے اپنے جاننے والے انجینئرز کو جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔
۱۱۔ ڈاکٹر صاحبان سے رابطہ: یہ کام جناب ڈاکٹر تنویر احمد قریشی صاحب اور ڈاکٹر خالد رحیم میر صاحب نے کیا۔
۱۲۔ عوامی رابطہ: پوسٹرز اور ہینڈ بل کے علاوہ جلسہ عام کی دعوت کے لئے خصوصی طور پر دعوت نامے تیار کرائے گئے تھے جو ہر اسرہ کے رفقاء اور نقباء نے اپنے جاننے والوں کو ذاتی طور پر دیئے۔ یہ دعوت نامے دو ہزار کی تعداد میں تھے۔ راقم نے بھی تقریباً دو سو دعوت نامے ارسال کئے۔
۱۳۔ چاکنگ: اس کام کی ذمہ داری راقم کے سپرد تھی۔ اس مقصد کے لئے رفقاء بعد نماز مغرب دفتر میں جمع ہوتے اور رات ساڑھے گیارہ بجے تک اس کام میں لگے رہتے۔ اس کام میں جناب رؤف صاحب، رانا عبدالغفور صاحب، بی۔ ایس بخاری صاحب، سرفراز احمد صاحب، ایاز ندیم چوہان صاحب، ڈاکٹر اشتیاق صاحب، غلام مرتضیٰ اعوان صاحب، جاوید رفیق صاحب، محمد عارف اعوان صاحب، اسرار الحق صاحب، محبوب ربانی مغل صاحب، محمد رفیق صاحب، محمد ظفر صاحب اور محمد منیر صاحب نے بطور خاص حصہ لیا۔ علاوہ ازیں فیض احمد صاحب، محمد عقیل صاحب اور عبدالرحیم صاحب نے بھی پنڈی تامری چاکنگ میں حصہ لیا۔ دیواروں پر جو نعرے لکھے گئے وہ حسب ذیل تھے:

☆ انتخاب نہیں، انقلاب!
☆ جمہوریت نہیں، خلافت!
☆ خلافت بذریعہ انقلاب!
تنظیم اسلامی۔ امیر ڈاکٹر اسرار احمد

۱۴۔ منتظم دفتر جناب جاوید خان صاحب تھے۔ ان کے ذمہ دفتر میں آنے والوں کے خورد و نوش کے انتظامات اور کتب و کیسٹ کی ترسیل کے علاوہ جملہ امور دفتر بھی تھے۔ اپنی اس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے انہوں نے عارضی طور پر دفتر ہی میں رہائش اختیار کرلی تھی۔ چنانچہ یہ تقریباً دو ہفتہ دفتر ہی میں قیام پذیر رہے۔

ذمہ داریوں کی تقسیم کے بعد انتظامیہ سے اجازت کا مرحلہ طے کرنے کے لئے انتظامی کمیٹی کے افراد اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی سٹی کے پاس پہنچے اور لیاقت باغ میں جلسہ کی اجازت طلب کی۔ انہوں نے بڑی خوش اخلاقی سے ملاقات کی، لیکن جلسہ کی اجازت کے معاملے کو بڑی خوبصورتی سے ٹال دیا اور فرمایا کہ صوبائی حکومت نے طے کیا ہے کہ "لیاقت باغ کی مقدس سر زمین" کو مولویوں کے قدموں سے خراب نہیں کیا جا سکتا، اس لئے کہ مولویوں کی فرقہ واریت سے بوئے خون آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے دنوں ہم نے صحابہؓ کی عظمت کے پروانوں پر تاک تاک بیدوں کی بارش کی اور یوں حضور اکرمؐ اور صحابہ کرامؓ سے محبت کا ثبوت فراہم کیا۔ ہاں البتہ جمہوریت کے پرستار اس جگہ ایک دوسرے کو بلی چوہا کہتے رہیں تو اس سے دامن سیاست پر کوئی دھبہ نہیں پڑتا۔ یوں ایک دوسرے کا منہ تکتے ہوئے ہم واپس چلے آئے اور کسی دوسری جگہ کی تلاش میں لگ گئے۔

اب قرعہ فال چلڈرن پارک کمیٹی چوک پر نکلا اور اس کی اجازت بھی مل گئی۔ لیکن اہل محلہ کی طرف سے مسئلہ کھڑا ہو گیا۔ علاقہ کے کونسلر جناب ضیاء محمود صاحب سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا کہ ۲۲ نومبر کو تو یہاں ڈھول اور شادیانے بجیں گے اور ویڈیو تیار کئے جائیں گے، کیونکہ یہ جگہ شادی کی تقریب کے لئے دے رکھی ہے۔ راقم چونکہ راولپنڈی میں نووارد ہے لہٰذا یہاں کے لیل و نہار دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ جناب ضیاء محمود صاحب نے بکمال مہربانی اسسٹنٹ کمشنر صاحب کے دفتر جانا قبول فرمایا اور وہاں جاکر مسئلے کے حل کا یہ فارمولا نکالا گیا کہ جلسہ عین ساڑھے بارہ بجے ختم کر دیا جائے۔

ان تمام کاموں سے فارغ ہونے کے بعد ورکنگ کے لئے صرف پانچ دن باقی رہ گئے تھے۔ گاڑی کا موشن ٹوٹ جائے تو دوبارہ بحال کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بہرحال محنت بسیار کے بعد رفقاء پھر سے اپنے اپنے کاموں میں جت گئے۔

اس موقع پر مرکز کی طرف سے ہماری بھرپور سرپرستی اور معاونت فرمائی گئی۔ پہلے مرحلے میں جلسہ عام کی تشہیر کے لئے دیدہ زیب پوسٹر طبع کروا کے بھجوائے گئے ——— اور

دوسرے مرحلے میں "نظام خلافت کی برکات" کے عنوان سے خصوصی پوسٹر تیار کروا کر بھجوائے گئے، جن کے نیچے جلسہ عام کی تاریخ اور مقام بھی دیا گیا تھا۔

۲۱ نومبر کو ساڑھے بارہ بجے پریس کانفرنس تھی۔ راقم اور واسطی صاحب دعوت نامے دینے کے لئے پریس کلب گئے تو صدر پریس کلب جناب نواز صاحب نے تمام رپورٹروں کو فون پر پروگرام سے مطلع کر دیا اور تمام اخبارات میں خبر بھی شائع کروا دی۔ لیکن کسی غلط فہمی یا غلطی کی بنا پر روزنامہ جنگ میں یہ خبر اس طور سے شائع ہوئی کہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ساڑھے بارہ بجے خطاب کریں گے۔ مزید برآں ایک غلطی یہ ہوئی کہ "نظام خلافت کی برکات" کے عنوان سے پوسٹر تیار کروانے کے لئے راقم نے جو مسودہ مرکز کو ارسال کیا اس میں جلسہ کی تاریخ اور مقام تو درج کیا، لیکن وقت نہیں لکھا۔ اور مرکز سے یہ پوسٹر بعجلت تمام اسی طرح تیار ہو کر آگیا، جسے انہی دنوں لگایا گیا۔

اس پر مستزاد یہ ستم ظریفی ہوئی کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے دفعہ ۱۴۴ کے ذریعہ ہر قسم کے بینرز پر پابندی لگا دی۔ بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں پر تو اس کا کوئی اثر نہیں ہوا، لیکن قانون پسند تنظیم اسلامی کے لئے ایک نیا مسئلہ کھڑا ہو گیا۔ کوشش بسیار کے بعد صرف ایک بینر لگانے کی اجازت ملی اور ہم اونٹ کے منہ میں زیرہ دے کر پر سکون ہو گئے۔ اس کے برعکس بلدیاتی امیدواروں کے سنہری جھالروں والے بینرز آج بھی دفعہ ۱۴۴ کی عصمت تار تار کر رہے ہیں اور زبان حال سے شاہ نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی پوری کر رہے ہیں کہ (ترجمہ شعر) "بے تاج بادشاہ بادشاہی کریں گے اور ان کے حکم مانیں نہیں جائیں گے"۔

آخری تیر ایک روزہ کرکٹ میچ کی کمنٹری نے مارا۔ کسی ناصح کی بات سننے کی اور اپنے اعمال درست کرنے کی بجائے کرکٹ کی گیند سے دل بہلانا قوم کا محبوب ترین مشغلہ بن چکا ہے اور بالخصوص جب ملک کا وزیراعظم بھی کرکٹ کا کھلاڑی ہو تو اب ڈر کاہے کا!

جمعرات ۲۱ ر نومبر کو ہونے والی پریس کانفرنس بڑی پُر ہجوم تھی۔ پریس کلب کے وسیع و عریض لان میں قاری محمد ادریس صاحب کی امامت میں ایک بجے نماز ظہر ادا کی گئی۔ اس کے بعد تیس منٹ تک امیر محترم نے حاضرین کو نظام خلافت کے منشور کا مطالعہ کرایا اور بعد میں سوالات کے جوابات دیئے۔

دوپہر کے کھانے کے بعد بھاگم بھاگ دفتر پہنچے تو جناب ڈاکٹر خالد رحیم میر صاحب موٹر سائیکل ریلی کی تیاریاں کر رہے تھے۔ راقم ڈاکٹر خالد رحیم میر صاحب کے قافلے میں شامل ہو

گیا اور امیر محترم اپنے میزبان جناب ظفر الدین صاحب کے گھر چلے گئے' جہاں خواتین کا اجتماع ان کا منتظر تھا اور امیر محترم کی اہلیہ محترمہ (ناظمہ حلقہ خواتین) اسے Conduct کر رہی تھیں۔

امیر محترم نے رات کا کھانا ریٹائرڈ میجر جنرل تجمل حسین ملک کے ہاں کھایا اور کچھ انفرادی ملاقاتیں کیں۔ رفقاء رات ہی سے جلسہ گاہ کے انتظامات میں مصروف ہو گئے۔

چلڈرن پارک کمیٹی چوک شہر کے وسط میں واقع ایک خوبصورت پارک ہے۔ کمیٹی چوک شہر کی مصروف جگہ ہے۔ موسم بھی خوشگوار تھا' لیکن حاضرین جلسہ کی تعداد اتنی زیادہ نہ تھی۔ پوٹھوہار کی سرزمین میں عجیب تمکنت اور سرمستی ہے کہ دارالخلافہ بن جانے کی وجہ سے ہر شخص اپنے آپ کو آداب شاہی کا مستحق سمجھتا ہے' اور ان آداب کو ملحوظ رکھے بغیر کوئی بات سمجھائی ہی نہیں جا سکتی۔ میں سٹیج پر بیٹھا سوچ رہا تھا کہ ۱۵ مارچ ۸۶ء کو جب راقم نے وزیر آباد میں تین وفاقی اور تین صوبائی وزراء کو بلایا اور جلسہ عام کیا تو اتنے مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑا جتنے مسائل سے یہاں واسطہ پڑا۔ آخر کیوں؟

جلسہ کی صدارت کے لئے جناب عبدالرزاق صاحب ناظم پنجاب سے درخواست کی گئی اور پھر راقم نے رب جلیل کے پاک کلام سے جلسہ کی ابتداء کرنے کے لئے جناب قاری محمد ادریس صاحب کو دعوت دی جنہوں نے سورۃ الحدید کی آیات کی تلاوت فرمائی اور ان کے حوالے سے انسانی خلافت کا مقصد بیان کیا۔ پھر جناب مرزا ندیم بیگ کی جوشیلی تقریر نے محفل میں گرمی پیدا کی اور باطل نظام کو منہدم کرنے کی ترغیب دی۔ جناب رحمت اللہ بٹر صاحب نے نظام خلافت کی وضاحت کی۔ جناب ریٹائرڈ میجر جنرل تجمل حسین ملک صاحب نے تحریک پاکستان اور تحریک خلافت کے حوالے سے پر اثر تقریر کی۔ اس کے بعد راقم نے خلافت کے حوالے سے چند اشعار نذر حاضرین کئے۔ پھر امیر محترم کے کام کا تعارف کرایا گیا اور ان سے خطاب کی درخواست کی گئی۔

امیر محترم نے ڈیڑھ گھنٹہ پر پھیلی ہوئی اپنی تقریر میں نظام خلافت کے خدوخال تفصیل سے بیان کئے اور ملک کی زبوں حالی اور اسلام کی پامالی کا ذکر کرتے ہوئے امت مسلمہ کی بحالی کا نسخہ بیان فرمایا کہ اگر سنت نبوی کے مطابق انقلابی جدوجہد کی جائے اور خلافت راشدہ کی طرز پر نظام خلافت کا احیا کیا جائے تو اس صورت حال سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے فرمایا:

چمن کے مالی اگر بنا لیں موافق اپنا شعار اب بھی
چمن میں آ سکتی ہے پلٹ کر چمن سے روٹھی بہار اب بھی

جلسے کا اختتام دعائے خیر پر ہوا، جس کے بعد حاضرین کو تحریک خلافت کے مدد و معاون بننے کے لئے تحریک کا "تعاون فارم" پر کرنے کی دعوت دی گئی۔ اس دعوت پر ۱۰۴ فرزندان توحید نے لبیک کہی۔

بعد ازاں سوالات و جوابات کی نشست دفتر تنظیم اسلامی راولپنڈی میں ہوئی جو مغرب سے عشاء تک جاری رہی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام رفقاء کی مساعی کو شرف قبولیت بخشے جنہوں نے دامے، درمے، قدمے اور سخنے اس کار خیر میں حصہ لیا۔ آمین ثم آمین۔

❊ ❊ ❊ ❊

اجتماع خواتین

راقم نے راولپنڈی ر اسلام آباد کے رفقاء سے عرض کیا تھا کہ وہ اپنی خواتین کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے اجتماعی پروگرام ترتیب دیا کریں۔ چنانچہ اسرہ صادق آباد میں اس کا آغاز پہلے ہی ہوچکا تھا۔ بعد میں راقم نے ایک خط کے ذریعہ ان تمام خواتین کو جو تنظیم میں شامل ہوچکی ہیں، درخواست کی تھی کہ اگر وہ چاہیں تو امیر محترم کی راولپنڈی آمد سے استفادہ کرسکتی ہیں، اور اس موقع پر امیر محترم کی اہلیہ محترمہ، جو کہ حلقہ خواتین کی ناظمہ بھی ہیں، کو بھی بلوایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ خواتین کا ایک اجتماع بیگم ظفرالامین صاحب کے گھر پر رکھ لیا گیا۔ راقم نے جب اس سے متعلق امیر محترم کو مطلع کیا تو انہوں نے فوراً فون کرکے اپنی اہلیہ کو اپنے بیٹے عاکف کے ہمراہ راولپنڈی بلوا لیا۔ اس طرح تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کی ناظمہ بھی پنڈی کی خواتین کے درمیان پہنچ گئیں۔

(مرتب: شمس الحق اعوان)

❊ ❊ ❊ ❊

ضرورت رشتہ

سید خاندان سے تعلق رکھنے والی دو بہنوں، عمر ۲۲ اور ۲۰ سال، تعلیم بی اے اور ایف اے کے لئے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسر روزگار (ماہوار آمدنی اوسطاً چار ہزار ہو) موزوں رشتے مطلوب ہیں۔

کفیل احمد ہاشمی
معرفت ڈاکٹر عبدالسمیع
۳۴۳۔ بی، پیپلز کالونی فیصل آباد

"مرے حلقہ سخن میں ابھی زیر تربیت ہیں"

تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام

ابو ظبی میں دو روزہ تربیت گاہ

(منعقدہ ۱۱ تا ۱۳ ستمبر ۹۱ء)

دو روزہ تربیت گاہ کی رپورٹ جو ۱۱ ستمبر تا ۱۳ ستمبر ۱۹۹۱ء ابو ظبی مرکز نمبر ا میں منعقد ہوئی۔ کام کسی بھی نوعیت کا ہو تربیت کے بغیر انجام نہیں پاتا۔ البتہ انقلابی عمل کے لئے تربیت ایک ناگزیر ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ اگلے مراحل میں کامیابی کا انحصار اسی پر ہوتا ہے۔ خصوصاً اسلامی انقلاب کے لئے اس کی ضرورت لازمی ہوجاتی ہے۔ عام انقلابی نظریات کے برعکس اسلامی انقلاب کے لئے روحانیت اور اخلاقیات کو اساسی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا ایسے انقلاب کے کارکنوں کے لئے اخلاقی و روحانی تربیت اولیت کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کارکنوں میں پیش نظر انقلابی نظریہ کی توسیع اور مشن کی تکمیل کے لئے حرکت کا جذبہ پیدا کیا جانا اور انہیں نظم کی پابندی کا خوگر بنایا جانا بھی اس تربیت کا لازمی تقاضا ہے۔ تربیت کے سانچے سے گزر کر کارکنوں کی مختلف صلاحیتیں نکھر کر سامنے آتی ہیں اور اگلے مراحل کے لئے منصوبہ بندی اور پیش رفت کا انحصار کارکنوں کی انہی صلاحیتوں پر ہوتا ہے۔

تربیت کی اسی اہمیت کے پیش نظر یہاں کی تنظیم نے ہر ماہ دو دو دن کی دو تربیت گاہیں منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ اسی سلسلے کی ماہ ستمبر کی پہلی تربیت گاہ ۱۱ ستمبر بعد نماز عصر شروع ہو کر ۱۳ ستمبر ۱۱ بجے دن تک جاری رہی راقم کو یہ تربیت گاہ منعقد کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی جس کی روداد کچھ اس طرح سے ہے:۔

تربیت گاہ کے پہلے دن بعد نماز عصر منتخب نصاب نمبر ۲ کی ویڈیو کیسٹ جس کا عنوان نظم جماعت اور بیعت کی اہمیت تھا دیکھی گئی۔ اس پروگرام میں ۱۲ رفقاء نے شرکت کی۔ یہ پروگرام نماز مغرب تک جاری رہا۔ بعد نماز مغرب راقم نے ایمان بالا خرۃ پر درس دیا۔ درس کے بعد فاروق احمد صاحب نے رنج و غم کے آداب پر اظہار خیال کیا۔ تقریباً ۲۰ رفقاء اس پروگرام میں شامل تھے۔ بعد نماز عشاء ۹ بجے آخری نشست تھی اس کے مقرر جناب محمد ارزم بھٹی تھے اور ان کا موضوع "تقرب الٰہی بذریعہ فرائض و نوافل" تھا۔ ان کو پون گھنٹہ وقت دیا گیا تھا۔ لیکن اتنے قلیل وقت میں وہ صرف تمہیدی باتیں ہی کر سکے اصل موضوع کی طرف وہ آہی نہ سکے۔ امید ہے کہ آئندہ کسی

محفل میں وہ ان شاء اللہ اپنی بات کو تکمیل تک پہنچائیں گے۔ ان کے خطاب کے اختتام پر اس دن کی کارروائی ختم ہوئی۔

۱۲ ستمبر بعد نماز فجر سورۂ حٰم سجدہ کی آیات ۳۰ تا ۳۵ کا اجتماعی مطالعہ کیا گیا جو نماز اشراق تک جاری رہا۔ ۱۴ رفقاء پروگرام میں شریک تھے بعد ازاں ۸.۴۵ تک وقفہ کیا گیا۔ وقفے کے بعد تنظیم اسلامی کی دعوت کے عنوان سے ویڈیو کیسٹ دیکھی گئی۔ اس میں رفقاء کی تعداد ۸ تھی۔ ۱۱ بجے جناب محمد منیر احمد نے "منہج انقلاب نبویؐ" کے موضوع پر خطاب کیا جو کہ کافی مدلل اور مربوط تھا۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے لکھنے اور بولنے کی دونوں صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اگر ان کو ذمہ داری سونپی جائے تو ان کی صلاحیتیں اور نکھر کر سامنے آئیں گی۔ اس کے بعد نماز ظہر اور کھانے کا وقفہ کیا گیا۔

بعد نماز عصر قرآن اور حدیث کی روشنی میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے عنوان سے باہمی مذاکرہ ہوا۔ وقت کی کمی کے باعث اس کا صحیح حق ادا نہ ہو سکا۔ رفقاء کی تعداد ۲۰ تھی نماز مغرب کے بعد جناب محمد حسن انجم صاحب کا درس "سورۃ الحجرات کی روشنی میں مجلسی برائیاں" کے موضوع پر تھا۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے تحریر کے ساتھ ساتھ تقریر کا ایک منفرد ملکہ عطا کیا ہوا ہے۔ سامعین کو اپنی طرف متوجہ رکھنا ان کی امتیازی خصوصیت ہے۔ ان کے بعد جناب اشرف ابو فاروق نے گفتگو کے آداب پر اظہار خیال کیا۔

نماز عشاء کے بعد سیرت صحابہؓ کے سلسلے میں مصعب بن عمیرؓ کی سیرت پر شریف اللہ صاحب نے نہایت جامع انداز میں تسلسل اور روانی کے ساتھ اظہار خیال کیا اور اپنے موضوع کا پورا پورا حق ادا کیا۔ ان کو آئندہ کی تربیت گاہوں میں سیرت صحابہؓ پر مختلف صحابہؓ کی زندگی کے حالات بیان کرنے کا موقعہ ضرور ملنا چاہیے۔ ان کے بعد جناب سعید احمد صاحب نے نماز تہجد کی فضیلت پر مختصر خطاب کیا اور یوں یہ مجلس ختم ہوئی۔

۱۳ ستمبر کو نماز فجر کی ادائیگی کے بعد سورۃ الصف رکوع کا اجتماعی مطالعہ کیا گیا جس میں ۲۰ رفقاء نے شمولیت کی۔ نماز اشراق اور ناشتہ وغیرہ کے لئے وقفہ کیا گیا۔ آٹھ بج کر پینتالیس منٹ پر اس تربیت گاہ کا آخری پروگرام شروع کیا گیا۔ جناب آصف علی رضوی صاحب نے "فرائض دینی کا جامع تصور" پر خطاب کیا ان کے بعد جناب شیخ فہیم صاحب نے "نبی اکرمؐ داعی انقلاب" کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ پونے گیارہ بجے اس تربیت گاہ کا اختتام ہوا۔

دو روزہ تربیت گاہ منعقدہ ۲۵ تا ۲۷ ستمبر ۹۱ء

اللہ کے فضل و کرم سے دو روزہ تربیتی پروگرام کا آغاز بوقت ۵.۰۰ بجے بعد نماز عصر بتاریخ ۲۵-۹-۹۱ کو مرکز خدام القرآن حلقہ نمبر (۱) حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ہوا۔ ابتدائی پروگرام بعنوان "

تربیت گاہ کی ہدایت" خلیل الرحمٰن کیانی ناظم تربیت گاہ کا تھا۔ یہ پروگرام تقریباً ۱۰ منٹ کا تھا۔ اس کے بعد ۵ منٹ چائے کے لئے وقفہ کیا گیا۔ ۱۵۔ ۵ شرکتہ العجمی کے روانگی تھی جو رفقاء اس سفر میں شریک تھے، ان کے اسمائے گرامی ہیں (۱) عبدالعظیم (۲) عبدالقدیر بٹ (۳) انور عباسی (۴) شیخ محمد علی (۵) شریف اللہ (۶) محمد ادریس (۷) اللہ بخش (۸) حبیب خان (۹) مشتاق بیگ (۱۰) امجد علی منیر مسجد میں پہنچنے کے بعد مزید دو رفقاء پروگرام میں شامل ہوگئے۔ ان رفقاء کے نام یہ تھے (۱) حیدر زمان (۲) موسیٰ جان تقریباً ۵.۴۵ بجے ۱۵ منٹ خلیل الرحمٰن کیانی کا مسجد کے آداب کے بارے میں پروگرام تھا۔ اس پروگرام کے بعد وضو کا وقفہ تھا۔ نماز مغرب کے بعد شریف اللہ کا خطاب تھا جس کا عنوان تھا "سیرت حضرت مصعب بن عمیرؓ" ماشاءاللہ ہمارے رفیق نے بہت محنت کی تھی اور کافی متاثر کن بیان تھا۔ ۳۰ منٹ کے پروگرام کے بعد وقفہ برائے کھانا تھا۔ پھر عشاء کے فوراً بعد عبدالقدیر بٹ کا خطاب تھا۔ اس کا عنوان تھا "نیکی کا حقیقی تصور" ان کا پروگرام بھی کافی بہتر تھا اس دن کا آخری بیان مشتاق بیگ کا تھا جس کا عنوان "شہید کی اہمیت اور فضیلت" تھا مشتاق بیگ نے بھی اپنے بیان کے لئے کافی محنت کی تھی۔ مغرب کے بعد ہمارے رفقاء کے علاوہ تقریباً ۱۰ مقامی حضرات موجود تھے۔ اس دن نماز مغرب اور نماز عشاء کے بعد مقامی حضرات کو مشتاق بیگ نے دو روزہ پروگرام میں خدام القرآن کی طرف سے باضابطہ شرکت کی دعوت دی۔ تقریباً رات ۱۰ بجے اس دن کے پروگرام کا اختتام ہوا۔

۹۱۔۹۔۲۶ کو تربیت گاہ میں شامل بیشتر رفقاء نے ڈیوٹی پر جانا تھا اس لئے ۹،۲۵ کو فیصلہ کیا گیا کہ رات کا قیام واپس مرکز خدام القرآن میں ہوگا تہجد کی نماز کی ادائیگی کے بعد نماز فجر کی ادا کی گئی۔ فجر کے بعد سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۲۹ کا اجتماعی مطالعہ کیا گیا۔ جو خطاب نماز اشراق تک جاری رہا۔

اس کے بعد وقفہ برائے کھانا اور آرام تھا کیونکہ عصر کی نماز سب رفقاء کو مسجد العجمی میں ادا کرنا تھی۔ اس لئے سب رفقاء جو دو روزہ تربیت گاہ میں شامل تھے واپس مسجد میں پہنچ گئے۔ نماز عصر کے بعد امجد علی منیر کا پروگرام تھا جس کا عنوان "عہد نامہ رفاقت" تھا ان صاحب نے یہ پروگرام اچھے طریقے سے پیش کیا اور اپنے رفقاء کو اس عہد کا احساس دلایا کہ جو انہوں نے تنظیم اسلامی کے امیر جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے ساتھ کر رکھا ہے۔

نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد ایک پروگرام "قرب الٰہی بذریعہ فرائض و نوافل" تھا اور مقرر ہمارے ایک نئے رفیق اللہ بخش تھے۔ یہ ان کا پہلا پروگرام تھا۔ مگر انہوں نے اپنے عنوان کے ساتھ صحیح انصاف کیا۔ اور ٹھوس دلائل کے ساتھ بات کو واضح کرنے کی کوشش کی۔ اس پروگرام میں شرکت کی باضابطہ دعوت حسن انجم نے نماز کے فوراً بعد کھڑے ہو کر دی۔ اس پروگرام کے بعد کھانے کا وقفہ تھا۔

عشا کی نماز کے بعد پہلا پروگرام حسن انجم کا تھا۔ اور ان کا درس سورۂ الحجرات کی آیات نمبر ۱۱۔

نزلہ کُشتن روزِ اوّل

گلے میں خراش محسوس ہو یا چھینکیں آنا شروع ہوں تو سمجھ لیجیے کہ نزلہ زکام کی آمد آمد ہے۔ اسے معمولی بیماری سمجھ کر نظر انداز نہ کیجیے۔ فوری جوشینا لیجیے ورنہ زکام، کھانسی اور بخار جیسے تکلیف دہ امراض لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔

جوشینا۔ صدیوں سے استعمال ہونے والے جوشاندے کے نہایت مؤثر، کافی و شافی قدرتی اجزا کا خلاصہ (ایکسٹریکٹ) ہے جو ہمدرد کے ماہرینِ فن نے سال ہا سال کے تجربات و تحقیق کے بعد جدید دور کے مصروف انسان کے لیے تیار کیا ہے تاکہ اسے جوشاندے کو ابالنے، چھاننے اور شکر ملانے کی زحمت نہ کرنی پڑے۔ ایک پیکٹ جوشینا ایک کپ گرم پانی میں ڈالیے فوری استعمال کے لیے جوشاندے کی ایک خوراک تیار ہے۔

ہمدرد کی فنی محنت اور دوا سازی کی صلاحیت کا مظہر

جوشینا | جوشاندے کی مکمل توانائی

نزلہ و زکام ۔ جوشینا سے آرام

ہمدرد

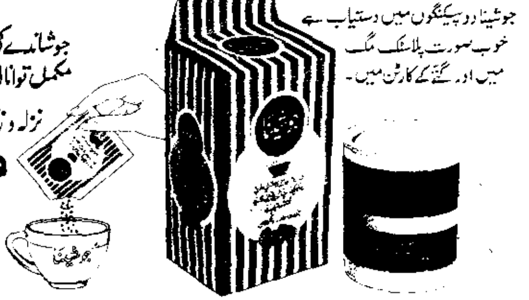

جوشینا دو پیکنگوں میں دستیاب ہے
خوب صورت پلاسٹک مگ میں اور گتّے کے کارٹن میں۔

عفو و درگذر
بہترین انتقام
ہے

Adarts-JOS-1 89

اشاریۂ میثاق

(جلد ۳۷ تا ۴۰)

جنوری ۱۹۸۸ء سے دسمبر ۱۹۹۱ء تک شائع شدہ مضامین کی مکمل فہرست

مرتب : حافظ خالد محمود خضر

قرآنیات

اسرار احمد، ڈاکٹر

الہدیٰ (منتخب نصاب کے سلسلہ وار دروس)

مباحث عمل صالح

نشست ۵۱: اسلام کا معاشرتی و سماجی نظام (بنی اسرائیل: ۲۳ تا ۴۰) (۲) جنوری ۸۸ء ص ۱۳

،، ۵۲: ،، ،، ،، ،، ،، (،، ،، ،، ،،) (۳) مارچ ۸۸ء ص ۶۱

،، ۵۳: ،، ،، ،، ،، ،، (،، ،، ،، ،،) (۴) جولائی ۸۸ء ص ۳۱

مسلمانوں کی سیاسی و ملی زندگی کے رہنما اصول (سورۃ الحجرات) اگست ۸۸ء ص ۹

،، ۵۴: ،، ،، ،، ،، ،، ،، (،، ،،) (۱) ستمبر ۸۸ء ص ۴۷

،، ۵۵: ،، ،، ،، ،، ،، ،، (،، ،،) (۲) نومبر ۸۸ء ص ۹

،، ۵۶: ،، ،، ،، ،، ،، ،، (،، ،،) (۳) دسمبر ۸۸ء ص ۱۱

،، ۵۷: ،، ،، ،، ،، ،، ،، (،، ،،) (۴) فروری ۸۹ء ص ۱۱

،، ۵۸: ،، ،، ،، ،، ،، ،، (،، ،،) (۵) اپریل ۸۹ء ص ۱۹

،، ۵۹: ،، ،، ،، ،، ،، ،، (،، ،،) (۶) مئی ۸۹ء ص ۴۹

،، ۶۰: ،، ،، ،، ،، ،، ،، (،، ،،) (۷) جولائی ۸۹ء ص ۲۱

قسط ۶۱: ،، ،، ،، ،، ،، ،، (،، ،،) (۸) ستمبر ۸۹ء ص ۳۳

مباحث جہاد فی سبیل اللہ

قسط ۶۲: تواصی بالحق کا ذروۂ سنام: جہاد و قتال فی سبیل اللہ (۱) اکتوبر ۸۹ء ص ۳۳

،، ۶۳: ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، (۲) نومبر ۸۹ء ص ۵

"" ۶۴: جہاد فی سبیل اللہ کی غایت اولیٰ شہادت علی الناس (الحج: ۷۳-۷۶) (۱)	اپریل ۹۰ء ص ۳۱
"" ۶۵: "" "" "" "" "" ("" "") (۲)	جون ۹۰ء ص ۴۱
"" ۶۶: "" "" "" "" "" ("" "") (۳)	جولائی ۹۰ء ص ۵
"" ۶۷: "" "" "" "" "" ("" "") (۴)	اگست ۹۰ء ص ۵۳
قسط ۶۸: سورۃ الصف: جہاد و قتال فی سبیل اللہ کے ضمن میں جامع ترین سورۃ (۱)	ستمبر ۹۰ء ص ۳۹
"" ۶۹: "" "" "" "" "" "" "" (۲)	اکتوبر ۹۰ء ص ۲۷
"" ۷۰: "" "" "" "" "" "" "" (۳)	نومبر ۹۰ء ص ۲۱
"" ۷۱: "" "" "" "" "" "" "" (۴)	دسمبر ۹۰ء ص ۳۳
"" ۷۲: "" "" "" "" "" "" "" (۵)	جنوری ۹۱ء ص ۳۳
"" ۷۳: "" "" "" "" "" "" "" (۶)	اپریل ۹۱ء ص ۵
"" ۷۴: انقلاب نبویؐ کا اساسی منہاج (سورۃ الجمعۃ) (۱)	مئی ۹۱ء ص ۲۷
"" ۷۵: "" "" "" "" "" "" "" (۲)	ستمبر ۹۱ء ص ۳۳
"" ۷۶: "" "" "" "" "" "" "" (۳)	نومبر ۹۱ء ص ۴۵
قسط ۷۷: "" "" "" "" "" "" "" (۴)	دسمبر ۹۱ء ص
جہاد بالقرآن کے پانچ محاذ (۱)	مارچ ۸۸ء ص ۲۳
"" "" "" "" "" (۲)	جولائی ۸۸ء ص ۴۴
قرآن حکیم کے حقوق اور اس کے عملی تقاضے	مئی ۸۸ء ص ۴۹
مسلمانوں کے لئے سہ نکاتی لائحہ عمل: سورۃ آل عمران کی آیات ۱۰۲ تا ۱۰۴ کی روشنی میں	فروری ۹۰ ص ۹
تعلیم و تعلم قرآن کی ضرورت و اہمیت	اکتوبر ۹۰ء ص ۴۷
سالانہ اجتماع کا الوداعی تحفہ (سورۃ الاعراف، آیات ۴۲-۴۳)	مارچ ۹۱ء ص ۵۶
عظمت قرآن، بزبان قرآن و صاحب قرآن	جون ۹۱ء ص ۷۱
نجات کی راہ سورۃ العصر کی روشنی میں	ستمبر ۹۱ء ص ۹
دعوت بندگی رب سورۃ البقرہ کی آیت ۲۱ کی روشنی میں (۱)	اکتوبر ۹۱ء ص ۹
"" "" "" "" "" "" "" "" "" (۲)	نومبر ۹۱ء ص ۳۳

محبوب الرحمٰن، مولانا

قرآن ایک انقلاب آفرین کتاب	جولائی ۹۰ء ص ۵۵

اسوہ و سیرت

اسرار احمد، ڈاکٹر

حب رسولؐ اور اس کے تقاضے	جنوری ۸۸ء ص ۲۳
حضرت محمدؐ بحیثیت داعی انقلاب (۱)	جنوری ۸۹ء ص ۵۱
حضرت محمدؐ بحیثیت داعی انقلاب (۲)	فروری ۸۹ء ص ۲۱
حضرت محمدؐ بحیثیت داعی انقلاب (۳)	مئی ۸۹ء ص ۵۹
حضرت محمدؐ بحیثیت داعی انقلاب (۴)	جولائی ۸۹ء ص ۳۱
حضرت محمدؐ بحیثیت داعی انقلاب (۵)	اگست ۸۹ء ص ۲۳
حضرت محمدؐ بحیثیت داعی انقلاب (۶)	ستمبر ۹۰ء ص ۵۱
نبویؐ طریق انقلاب کا حالات حاضرہ پر انطباق	مئی ۸۹ء ص ۵
نظام مصطفیؐ کے نفاذ کا مصطفوی طریق	دسمبر ۹۰ء ص ۷

سیرت و سوانح صحابہؓ

اسرار احمد، ڈاکٹر

مسلمان نوجوانوں کے لئے آئیڈیل شخصیات	ستمبر ۹۰ء ص ۶۵
جاں نثاران محمدؐ (رضی اللہ عنہم)	دسمبر ۹۱ء ص

طالب ہاشمی

حضرت عمیرؓ بن سعد	جنوری ۸۸ء ص ۶۵
حضرت ثابتؓ بن قیس	نومبر ۹۰ء ص ۳۳

عقائد

خضر، خالد محمود (مترجم)

ایمان اور اسلام کا فرق (تالیف: امام ابن تیمیہؒ)	دسمبر ۹۰ء ص ۶۱

زاہد، سید شبیر حسین

ختم نبوت اور علامہ محمد اقبال — نومبر ۸۸ء ص ۴۷

صدیقی، محمد غوری

آخرت پر ایمان (۱) — ستمبر ۸۸ء ص ۷۱

آخرت پر ایمان (۲) — اکتوبر ۸۸ء ص ۴۷

آخرت پر ایمان (۳) — دسمبر ۸۸ء ص ۸۵

محمد یوسف لدھیانوی، مولانا

مباہلے کا جواب (حسن انتخاب) — دسمبر ۸۸ء ص ۴۹

فقہ اور فقہی مسائل

اسرار احمد، ڈاکٹر

مولانا حمید الدین فراہیؒ اور حد رجم — فروری ۸۸ء ص ۶۹

خضر، خالد محمود

اسلام میں داڑھی کا مقام — اگست ۸۸ء ص ۴۱

ظفیر الدین، مولانا

ٹی وی اور ویڈیو کیسٹ کی شرعی حیثیت کے
بارے میں دارالعلوم دیو بند کا موقف — مارچ ۸۸ء ص ۸۳

غلام علی، ملک

این، آئی، ٹی یوٹس
("ترجمان القرآن" کا موقف) — جولائی ۸۸ء ص ۸۳

نورانی شبیر احمد

چہرے کا پردہ، قرآن و سنت کی روشنی میں — جنوری ۸۸ء ص ۴۳

حقیقت و حکمت دین

اسرار احمد، ڈاکٹر

عظمت صیام و قیام رمضان	مئی ۸۸ء ص ۱۲
دعا کی حقیقت	مئی ۸۸ء ص ۸۱
روح اعتکاف اور عظمت لیلۃ القدر	مئی ۸۸ء ص ۱۰۳
حقیقت جہاد (۱)	ستمبر ۸۸ء ص ۵۹
حقیقت جہاد (۲)	نومبر ۸۸ء ص ۳۵
حقیقت جہاد (۳)	دسمبر ۸۸ء ص ۴۱
ایک سوال (منجانب غیاث الدین چوذھری)	
اور اس کا جواب	اگست ۸۹ء ص ۶۷
نہی عن المنکر کی خصوصی اہمیت (۱)	اپریل ۹۰ء ص ۷
نہی عن المنکر کی خصوصی اہمیت (۲)	مئی ۹۰ء ص ۲۴
انسداد منکرات کی مہم میں	
اسوۂ رسولؐ کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے	جون ۹۰ء ص ۵۳
حجاج کرام کی خدمت میں چند گذارشات	جون ۹۱ء ص ۵۹
شرکاء درس کے سوالات اور امیر تنظیم کے جوابات	جون ۹۱ء ص ۷۵

تنظیم حسین (مرسل)

قوموں کا عروج و زوال	
قرآن حکیم اور کلام اقبال کی روشنی میں	جنوری ۹۱ء ص ۴۵

شبیر بن نور

زیر طبع کتاب "کبائر" کا قسط وار سلسلہ:

☆۔گناہوں کی حقیقت اور اثرات — نومبر ۹۰ء ص ۴۱

☆۔گناہ کبیرہ کیا ہے؟ — دسمبر ۹۰ء ص ۵۴

☆۔ارتکاب گناہ کے اسباب (۱) — دسمبر ۹۰ء ص ۵۶

☆۔ارتکاب گناہ کے اسباب (۲) — جنوری ۹۱ء ص ۵۸

☆۔ارتکاب گناہ کے اسباب (۳) — اپریل ۹۱ء ص ۲۴

☆۔دل پر گناہوں کے اثرات — مئی ۹۱ء ص ۴۹

☆۔انسان کی انفرادی زندگی پر گناہوں کے اثرات (۱) — جولائی ۹۱ء

☆۔انسان کی انفرادی زندگی پر گناہوں کے اثرات (۲) — اگست ۹۱ء ص ۴۰

☆۔اخروی زندگی پر گناہوں کے اثرات (۱) — اکتوبر ۹۱ء ص ۳۲

☆۔اخروی زندگی پر گناہوں کے اثرات (۲) — نومبر ۹۱ء ص ۵۸

☆۔اخروی زندگی پر گناہوں کے اثرات (۳) — دسمبر ۹۱ء ص

فاروقی' مختار حسین

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت — نومبر ۸۸ء ص ۴۷

مارہروی' احمد الدین

اسلام سے خوف — دسمبر ۹۰ء ص ۴۵

ندوی' علامہ سید سلیمان

ایمان اور عمل صالح کا باہمی تعلق — اپریل ۹۱ء ص ۱۷

نعمانی' مولانا منظور احمد

قرب الٰہی کے دو راستے — مارچ ۸۹ء ص ۷۹

دعوت و تحریک

اسرار احمد، ڈاکٹر

تذکرہ و تبصرہ (جماعت شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی) — فروری ۸۸ء ص ۱۱
تذکرہ و تبصرہ (عشرۂ تقریبات) — اپریل ۸۹ء ص ۷
خصوصی اشاعت مشتمل بر "نقض غزل" (۱) — جنوری ۹۰ء
خصوصی اشاعت مشتمل بر "نقض غزل" (۲) — مارچ ۹۰ء
تذکرہ و تبصرہ "نقض غزل کا رد عمل" — جون ۹۰ء ص ۳
ضمیمہ نقض غزل — جون ۹۰ء ص ۶۵
مکتوب گرامی جناب نعیم صدیقی اور اس کا جواب — اگست ۹۰ء ص ۵۶
شمالی امریکہ میں اسلامی انقلابی تحریک کا امکان اور اس کے لوازم اور تقاضے — اکتوبر ۹۰ء ص ۷
مغربی ممالک میں مقیم رفقاء تنظیم کیلئے لائحہ عمل — نومبر ۹۰ء ص ۹
خصوصی اشاعت مشتمل بر "عزم تنظیم" — مارچ ۹۱ء
رفقاء کے سوالات امیر تنظیم کے جوابات — مئی ۹۱ء ص ۷۵
اسلام کے نظام عدل اجتماعی کے خدوخال — نومبر ۹۱ء ص ۱۱
تحریک خلافت کے دس نکاتی منشور کے آئینے میں

اقتدار احمد

یہی ہے رخت سفر... (عرض احوال) — جنوری ۸۹ء ص ۵

تنظیم حسین، سید

تبلیغی جماعت کے ذمہ دار حضرات سے دردمندانہ گزارش (۱) — اکتوبر ۸۹ء ص ۴۳
تبلیغی جماعت کے ذمہ دار حضرات سے دردمندانہ گزارش (۲) — نومبر ۸۹ء ص ۵۱
تبلیغی جماعت کے ذمہ دار حضرات سے دردمندانہ گزارش (۳) — دسمبر ۸۹ء ص ۳۵

جمیل الرحمٰن، شیخ (مرتب)

خصوصی اشاعت مشتمل بر "قافلہ تنظیم: منزل بہ منزل" — اپریل ۸۸ء ص ۱۷

سراج الحق سید

تحریک رجوع الی القرآن(اجمالی تعارف اور دعوت شمولیت) جولائی۹۱ء ص ۷۶
One Year "Deeni" Course اگست ۹۱ء ص ۸۰

ظفر الحق، قاضی

تحریک نور بدیع الزمان سعید نورسی (۱) اگست ۸۸ء ص ۵۵
تحریک نور بدیع الزمان سعید نورسی (۲) ستمبر۸۸ء ص ۷۹
الاخوان المسلمون (۱) فروری ۸۹ء ص ۷
الاخوان المسلمون (۲) اگست۸۹ء ص ۴۹

قاسمی، مولانا اخلاق حسین

"جماعت شیخ الہندؒ اور تنظیم اسلامی" پر تبصرہ فروری ۸۸ء ص ۷۳

کاندھلوی، مولانا احتشام الحسن

بندگی کی صراط مستقیم اپریل ۹۰ء ص ۵۱

لطف الرحمٰن خان

دینی تعلیم کا ایک سالہ نصاب ستمبر۸۹ء ص ۶۸
ایک نعمت غیر مترقبہ (دینی تعلیم کا ایک سالہ کورس) اگست۹۱ء ص ۵۲

محبوب الرحمٰن، مولانا

شیخ الہندؒ اور انتخاب امام الہند فروری ۸۸ء ص ۱۱

محمد اکرام مرحوم، شیخ

برصغیر پاک و ہند کے چند صحافی داعی جون ۸۸ء ص ۱۳

مودودی، سید ابوالاعلیٰ

تحریک اسلامی کے قائد و امیر کے حقوق و اختیارات — دسمبر۸۹ء — ص ۱۷

اقتباس از "شہادت حق" — اگست ۹۰ء — ص ۷۶

نعیم صدیقی

جماعت اسلامی کی موجودہ تنظیمی کیفیت — مارچ ۹۱ء — ص ۴۳

ملکی، ملی و سیاسی مسائل

اسرار احمد، ڈاکٹر

"آج پھر درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے" — فروری۸۸ء — ص ۳۵

مہاجر قومی تحریک کا پس منظر — مارچ۸۸ء — ص ۱۳

نفاذ شریعت آرڈی ننس۔ ایک ہمہ پہلو جائزہ — جولائی ۸۸ء — ص ۹

مذہبی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کی خدمت میں — اکتوبر۸۸ء — ص ۹

طلبہ کے مسائل اور ان کا حل — اکتوبر۸۸ء — ص ۳۹

حالیہ الیکشن کے چند خوش آئندہ پہلو — دسمبر۸۸ء — ص ۱۹

تصویر کے دو رخ — جنوری۸۹ء — ص ۱۱

موجودہ سیاسی حالات میں مذہبی اور دینی جماعتوں
کے لئے لائحہ عمل — جنوری ۸۹ء — ص ۳۵

۷۰۔۱۹۶۹ء کی تحریروں کے اقتباسات:

☆۔ مرحوم ذوالفقار علی بھٹو اور بھٹو ازم — مارچ۸۹ء — ص ۴۴

☆۔ جمہوریت، سوشلزم اور اسلام — مارچ ۸۹ء — ص ۵۳

☆۔ پاکستان کی مذہبی سیاست کی بے بسی اور بے راہروی
اور کرنے کا اصل کام — مارچ ۸۹ء — ص ۶۱

ملکی و بیرون ملکی حالات کا جائزہ اور بھارت کی ثقافتی یلغار کے سدباب کا قرآنی طریق	اپریل ۸۹ء	ص ۳۱
تین خطابات جمعہ کی تلخیص:		
☆۔ عالمی امت مسلمہ بالخصوص مسلمانان پاکستان کے زوال و اضمحلال کے اسباب	جون ۸۹ء	ص ۹
☆۔ مذہبی عناصر: انتخابی سیاست میں ناکام، احتجاجی و مظاہراتی سیاست میں کامیاب	جون ۸۹ء	ص ۲۸
☆۔ دینی عناصر کے لئے قرآن کا سہ نکاتی پروگرام اور چند عملی مشورے	جون ۸۹ء	ص ۳۹
پاکستان کے مخصوص سیاسی حالات میں مرکزی علماء کونسل اور متحدہ حزب اختلاف کا کردار	جولائی ۸۹ء	ص ۷
مجاہدین افغانستان کی عبوری حکومت کو بلا تاخیر تسلیم کیا جائے	اگست ۸۹ء	ص ۷
اخبارات میں فحاشی کے خلاف پریس کانفرنس---- اور خطابات جمعہ کے پریس ریلز	اگست ۸۹ء	ص ۱۵
جمہوریت کی تائید اور اسلامی انقلاب کی جدوجہد ہمارا لائحہ عمل ہے	ستمبر ۸۹ء	ص ۷
مغرب کے بدلتے ہوئے حالات اور مسلمانوں کے لئے لائحہ عمل	اکتوبر ۸۹ء	ص ۵
امت مسلمہ کے عروج وزوال کے دو دور اور موجودہ احیائی مساعی کا اجمالی جائزہ (خصوصی اشاعت)	نومبر ۸۹ء	ص ۱۷
امت مسلمہ کا مستقبل	دسمبر ۸۹ء	ص ۷
ملکی سیاسی صورت حال کے چند خوش آئند پہلو۔ اور قومی اتحاد ویگانگت کی واحد مثبت اساس: قرآن حکیم	مئی ۹۰ء	ص ۷
پاکستان کا مستقبل ---- روشن یا تاریک؟	جولائی ۹۰ء	ص ۱۷

فلین تنھبون؟

پرائیویٹ شریعت بل ۸۵ء سے نفاذ شریعت ایکٹ ۹۰ء تک	اگست ۹۰ء	ص ۹
اجتماعی توبہ کی ضرورت و اہمیت اور اس کی ممکنہ عملی صورت	اگست ۹۰ء	ص ۲۳
موجودہ سیاسی صورت حال اور ہمارا موقف (خطابات جمعہ کے پریس ریلیز)	اگست ۹۰ء	ص ۸۴
عالمی افق پر نئے بدلتے حالات......	ستمبر ۹۰ء	ص ۷
ملکی، ملی و سیاسی مسائل پر خطابات جمعہ کے پریس ریلیز	نومبر ۹۰ء	ص ۶۴
ملکی ملی و سیاسی مسائل پر خطابات جمعہ کے پریس ریلیز	دسمبر ۹۰ء	ص ۷۶
"اسلامی جمہوری اتحاد" کی نو تشکیل شدہ حکومت کی اولین ذمہ داریاں ـــــ فکر اقبال کی روشنی میں	جنوری ۹۱ء	ص ۷
۲۸۔ دسمبر کے خطاب جمعہ کا پریس ریلیز	جنوری ۹۱ء	ص ۷۷
ملی مسائل کے بارے میں خطابات جمعہ کے پریس ریلیز	مارچ ۹۱ء	ص ۸۱
پاکستان میں اسلام کے نظام عدل اجتماعی کا قیام اور موجودہ مجوزہ سرکاری شریعت بل	مئی ۹۱ء	ص ۷
حالات حاضرہ، بالخصوص سرکاری شریعت بل کے بارے میں تنظیم اسلامی کا موقف	جون ۹۱ء	ص ۷
حالات حاضرہ: امیر تنظیم اسلامی کی نظر میں	جولائی ۹۱ء	ص ۷
پاک بھارت تعلقات اور بھارتی مسلمانوں کے لئے لائحہ عمل	اگست ۹۱ء	ص ۷
جمہوریت نہیں، خلافت!	اگست ۹۱ء	ص ۱۳
دفاع پاکستان کے تقاضے	ستمبر ۹۱ء	ص ۵
بھارت اور پاکستان کے مسلمانوں کی مشترکہ غلطی	اکتوبر ۹۱ء	ص ۷
احیائے خلافت کے لئے عوامی انقلابی تحریک کی ضرورت	اکتوبر ۹۱ء	ص ۱۰
ملکی و ملی مسائل کے بارے میں خطابات جمعہ اور اخباری بیانات کے پریس ریلیز	نومبر ۹۱ء	ص ۵

سود کیحرمت کے بارے میں شریعت
کورٹ کا تاریخ ساز فیصلہ — دسمبر۹۱ء ص ۵

اقتدار احمد(مرتب)

ملکی اور بین الاقوامی سیاسی صورت حال کے بارے میں
تنظیم اسلامی کی قرار دادیں — جون ۸۸ء ص ۹۱
ندا' پیپلزپارٹی ' اور جماعت اسلامی (انتخاب ندا) — دسمبر۸۹ء ص ۴۵

عاکف سعید

جمہوریت کی تائید کیوں ؟ (مذاکرہ) — اکتوبر۹۰ء ص ۳۹

انتخاب از ہفت روزہ "ندا" لاہور (ادارہ) — جون ۸۸ء ص ۷۱- ۸۰
انتخابی سیاست بمقابلہ انقلابی جدوجہد ---- ایک موازنہ — نومبر۹۰ ص ۷۷

فرائض دینی ' اسلامی انقلاب اور نظام خلافت

اسرار احمد' ڈاکٹر

ایک پنتھ "تین" کاج
(پاکستانی مسلمانوں کے دینی فرائض کا ایک نئے پہلو سے جائزہ) — نومبر۸۸ء ص ۱۹
کیا احیائے اسلام کا خواب نومسلم اقوام
کے ہاتھوں ہی شرمندہ تعبیر ہوگا؟(ایک خط کاجواب) — دسمبر۸۹ء ص ۵۵
مسلمان خواتین کے دینی فرائض — جولائی ۹۱ء ص ۱۳
جمہوریت نہیں' خلافت ! — اگست ۹۱ء ص ۱۳
اسلام کے نظام عدل اجتماعی کے خدوخال'
تحریک خلافت کے دس نکاتی منشور کے آئینے میں — نومبر[illegible] ص ۱

عدنان، نعیم اختر

پاکستان کی موجودہ صورت حال میں اسلامی
انقلاب کی ضرورت — اکتوبر ۸۸ء ص ۵۷

محمد یعقوب

مسلمانوں کی موجودہ حالت اور اسلامی انقلاب کی برکات — اگست ۸۸ء ص ۶۵

اسلامی نظام حیات

ابصار احمد، ڈاکٹر

اسلام اور سیکولرزم — مارچ ۸۸ء ص ۷۱

رحیم الدین شیخ

آداب معاشرت : کھانے پینے کے آداب — جنوری ۸۸ ص ۵۷
آداب معاشرت: مجلس کے آداب — اگست ۸۸ء ص ۸۳
آداب معاشرت۔ رنج و غم کے مواقع پر بندہ
مومن کا طرز عمل — ستمبر ۸۸ء ص ۸۵

قبلہ ایاز، ڈاکٹر

تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں اسلامی
فلاحی ریاست کا تصور اور اس کے تقاضے — اکتوبر ۹۱ء ص ۴۴
مسلم فیملی لاز آرڈی ننس پر علماء کرام کا تبصرہ — اگست ۸۹ء ص ۳۳
(ایک تاریخی دستاویز) — جون ۹۱ء ص ۴۳

توضیحات و تنقیحات

اسرار احمد، ڈاکٹر

مولانا مودودی مرحوم اور مسئلہ بیعت — مارچ ۸۹ء ص ۷۱

تذکرہ و تبصرہ

مدیر "تکبیر" کی جارحانہ وسوسہ اندازیوں
کے ضمن میں توضیحات — فروری۸۹ء ص ۳

مکالمہ

امیر تنظیم اسلامی اور مدیر تکبیر کی "گفت و گو" — فروری۸۹ء ص ۶۵

مدیر تکبیر کی خدمت میں چند گزارشات — مارچ ۸۹ء ص ۵

اقتدار احمد

ایک خط اور اس کا جواب — جون ۸۸ء ص ۹۵

ایک خط اور اس کا جواب — دسمبر۸۸ء ص ۹۳

بنوری' مولانا سید محمد یوسف

نوارا تلخ ترے زن.... — جون۸۹ء ص ۵۱

شریعت بل اور جماعت اسلامی کا حالیہ کردار
سابق امیر جماعت میاں طفیل محمد کی نگاہ میں — اکتوبر۹۱ء ص ۷۷

دینی شخصیات

پاریکھ' مولانا عبدالکریم

مجاہد کبیر مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ — جولائی ۸۸ء ص ۶۱

علوی' محمد سعید الرحمٰن

مولانا عبدالحقؒ (چند یادیں' چند تاثرات) — اکتوبر۸۸ء ص ۸۵

محمد اسحٰق بھٹی

مولانا سعید احمد اکبر آبادی کی شخصیت اور
مولانا ابوالکلام کے بارے میں ان کے تاثرات — نومبر۸۸ء ص ۵۹

یادِ رفتگاں

اسرار احمد، ڈاکٹر

مولانا سید حامد میاںؒ کی رحلت	اپریل ۸۸ء	ص ۳
جنرل محمد ضیاء الحق کی حادثاتی موت پر تاثرات	ستمبر ۸۸ء	ص ۳
مولانا حق نواز جھنگوی کی المناک شہادت	اپریل ۹۰ء	ص ۴۳

افتخار احمد فریدی، مولانا

مولانا سید حامد میاںؒ کی وفات پر "اول و بلہ میں"	مئی ۸۸ء	ص ۱۱۹

علوی، محمد سعید الرحمٰن

مولانا سید حامد میاںؒ: جذبہ جہاد سے سرشار ایک عظیم دینی رہنماء	اپریل ۸۸ء	ص ۱۲۹
موت العالم موت العالم (ادارہ) (بروفات مولانا سید حامد میاںؒ)	اپریل ۸۸ء	ص ۱۱

افکار و آراء (مراسلات وغیرہ)

اختر ہاشمی

جاایں جاست	جنوری ۸۹ء	ص ۸۷

ادیب، سید مظہر علی

اخبارات میں فحاشی کے خلاف تنظیم اسلامی کی مہم	اگست ۸۹ء	ص ۷۳

اصغر حبیب

انگریزی زبان میں قرآن کی تبلیغ	جنوری ۹۱ء	ص ۶۵

اعجاز حق

فان یکفر بھا ھولاء......	جولائی ۸۸ء	ص ۸۷

افتخار فریدی

"نہی عن المنکر" پر عمل پیرا ہونا وقت کا امر ہے — ستمبر ۸۹ء ص ۲۶

اقبال حسین

طلب ہدایت کی کوشش : ایک اشکال اور اس کا ازالہ — مئی ۹۱ء ص ۶۳

اکرم عبداللہ

ڈاکٹر اسرار احمد کے نظریات
(فرنٹیر پوسٹ پشاور میں شائع شدہ مکتوب) — جنوری ۸۹ء ص ۹۴

انصاری، کرم الٰہی

تعدد ازدواج اور پاکستان ٹیلی ویژن — جنوری ۸۸ء ص ۸۷

بٹالوی، عاشق حسین

اخباری صنعت بدکاری کو فروغ دے رہی ہے (ماخوذ) — اکتوبر ۸۹ء ص ۵۷

بخاری، علامہ غلام شبیر

مسئلہ زن ـــ ایک غور طلب پہلو — ستمبر ۹۰ء ص ۷۸

پائیدار، عبدالرحیم

"تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار" — اگست ۹۱ء ص ۵۰

ترکانی، غلام کبریا خان

"گمشدہ" نہیں "فراموش کردہ" کڑی — ستمبر ۹۱ء ص ۷۷

جامعی، محمد عبدالملک

سرزمین حرم میں "رجوع الی القرآن" کا ایک منظر — دسمبر ۹۰ء ص ۶۸

ڈون، معین الدین

بمبئی (بھارت) میں دعوت رجوع الی القرآن کا تعارف — جولائی ۸۸ء — ص ۸۸

بھارت میں دعوت رجوع الی القرآن کا ایک نیا مرکز۔ "کلیان" — مئی ۸۹ء — ص ۷۳

راحت گل، مولانا

"جمہوریت نہیں، خلافت!" — نومبر ۹۱ء — ص ۷۷

رجبی، طارق یوسف

انگریزی میں دورۂ ترجمۂ قرآن کی ضرورت و اہمیت — نومبر ۹۰ء — ص ۵۸

زاہد الحسینی، قاضی

مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ اور مولانا سید حسین احمد مدنیؒ — جنوری ۸۹ء — ص ۹۳

صدیقی، حسن احمد

تاریخی ریکارڈ درست رکھیے! — نومبر ۹۱ء — ص ۷۸

صدیقی، شمیم احمد

ایک دینی تحریک کے ایک دیرینہ شریک سفر کے تاثرات — جولائی ۸۹ء — ص ۷۳

عبدالحمید، چودھری

ایران کے اہل اقتدار سے ایک سوال — ستمبر ۸۹ء — ص ۶۱

عبدالخالق، ڈاکٹر

ایک مخلصانہ سرزنش — جولائی ۸۸ء — ص ۳۹

عبدالخالق عبدالتواب

دین میں ظواہر کی اہمیت — جنوری ۸۸ء — ص ۹۱

عبدالرحمٰن

مدیر نوائے وقت کے نام — ستمبر ۹۱ء — ص ۵۵

عبداللہ

ایک مستحسن فیصلہ — اگست ۹۱ء — ص ۵۵

حکمرانوں کا قابل اعتراض طرز عمل — نومبر ۹۱ء — ص ۷۹

عطاء اللہ خان

بھوانڈی (انڈیا) سے ایک طالب قرآن کا خط — اگست ۸۹ء — ص ۷۷

عمر فاروق بلال

خلافت ہماری پہچان ہے — نومبر ۸۹ء — ص ۷۸

غلام فرید

اسلام اور مغربی جمہوریت — اگست ۸۹ء — ص ۵۷

فاروقی، بیگم انوار

"سود کی حرمت" — ستمبر ۹۱ء — ص ۷۸

فاروقی، مختار حسین

امیر تنظیم اسلامی لاہور کے نام — نومبر ۹۰ء — ص ۶۳

فرخ شہزاد

نفاذ شریعت کے علمبرداروں کے نام — جنوری ۸۸ء — ص ۹۰

اخبارات میں فحاشی کے خلاف تنظیم اسلامی کی مہم — اگست ۸۹ء — ص ۷۳

فیض احمد

"مسلمان خواتین کی دینی ذمہ داریاں" — اگست ۹۱ء — ص ۵۰

"ق"

اسی کشمکش میں گزریں مری زندگی کی راتیں — جولائی ۹۰ء ص ۷۵

قاسمی، مولانا اخلاق حسین دہلوی

دنیائے عرب کی موجودہ تبدیلی — نومبر ۹۰ء ص ۵۷

قریشی، محمد یونس

تبلیغ اور جہاد — جولائی ۸۸ء ص ۹۱

لطف الرحمٰن خان

شہداد پور (سندھ) میں مقیم ایک دست کے نام مکتوب — جولائی ۹۰ء ص ۴۳

محمد نعیم

ایک آرزو...... دعا ہے کہ پوری ہوجائے — جون ۸۸ء ص ۱۰۹

مظاہری، علی محمد

جامعہ اسلامیہ قاسم العلوم میانوالی سے ایک خط — جولائی ۸۸ء ص ۸۹

منصور احمد

"مسلمان خواتین کی دینی ذمہ داریاں" — اگست ۹۱ء ص ۴۹

نہال احمد، سید

سوئٹزرلینڈ سے ایک صاحب درد کی پکار — اگست ۸۹ء ص ۷۶

"جناب ڈاکٹر اسرار احمد کے سیاسی
نظریات: ایک خوش آئند تبدیلی"
(ہفت روزہ "فروغ" حیدرآباد کا ادارتی نوٹ) — ستمبر ۹۱ء ص ۵۸

"امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا نعرۂ قلندری"
(ماہنامہ "امارت شرعیہ" کا اداریہ) ستمبر ۹۱ء ص ۶۰

مشاہدات و تاثرات

اقتدار احمد

سات دن، سات راتیں
تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منعقد، نظریاتی ریفریشر
کورس کی رپورٹ فروری ۹۰ء ص ۴۳

رحیم کاشفی

"ترے قرآن کو سینوں میں بسایا ہم نے"
کراچی میں امیر تنظیم کے دورۂ ترجمہ قرآن کی رپورٹ مئی ۹۱ء ص ۵۷

شاہد، تنویر قیصر

"قرآن کے نور سے منور ہر رات شب براءت ہے"
روزنامہ امروز میں شائع شدہ دورۂ ترجمہ قرآن کی
تاثراتی رپورٹ جون ۸۸ء ص ۸۱

عبدالباری، خواجہ

کونٹر محاذ پر چھ دن فروری ۸۹ء ص ۵۳

رفتار کار و تنظیمی سرگرمیاں

امیر تنظیم اسلامی کے دعوتی و تربیتی دورے

سات ہفتے وطن سے باہر قمر سعید قریشی فروری ۸۸ء ص ۸۵
امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ سندھ نجیب صدیقی جون ۸۸ء ص ۹۹

امیر تنظیم اسلامی کا سہ روزہ دورۂ کوئٹہ	سید برہان علی	جولائی ۸۸ء ۷۷
امیر تنظیم اسلامی کا تین روزہ دورۂ فیصل آباد	محمد یعقوب	اگست ۸۸ء ص ۸۵
امیر تنظیم اسلامی کا تین روزہ دورۂ وہاڑی و بہاولپور	محمد سعید بھٹہ منظور حسین	اکتوبر ۸۸ء ص ۹۱
کوئٹہ میں ایمان کی بہار	قاری شاہد اسلام	نومبر ۸۸ء ص ۹۱
امیر تنظیم اسلامی کے دورۂ جھنگ کے تاثرات	مختار حسین فاروقی	دسمبر ۸۸ء ص ۶۱
بلاد مغرب میں چالیس روز	قمر سعید قریشی	اکتوبر ۸۹ء ص ۶۱
بھارت میں چودہ دن(۱)	شیخ رحیم الدین	نومبر ۸۹ء ص ۴۳
بھارت میں چودہ دن(۲)	شیخ رحیم الدین	دسمبر ۸۹ء ص ۴۳
امریکہ اور سعودی عرب میں بائیس دن	حافظ عاطف وحید	اکتوبر ۹۰ ص ۵۹
امیر تنظیم کا سہ روزہ دورۂ کوئٹہ	سید برہان علی	نومبر ۹۰ء ص ۶۹
امیر تنظیم اسلامی کا سہ روزہ دورۂ راولپنڈی	محمد نیاز مرزا	دسمبر ۹۰ء ص ۶۲
امیر تنظیم اسلامی کے دورۂ پشاور	میجر فتح محمد	اگست ۹۱ء ص ۶۵
مشرق بعید میں سات دن	ڈاکٹر عبدالخالق	ستمبر ۹۱ء ص ۴۷
امیر تنظیم اسلامی کا چار روزہ دورۂ کوئٹہ	سید برہان علی	ستمبر ۹۱ء ص ۶۲
امیر تنظیم اسلامی کا حالیہ دورۂ کراچی	نجیب صدیقی	نومبر ۹۱ء ص ۴۲

عمومی رپورٹیں (دعوتی و تنظیمی اجتماعات اور جلسہ ہائے عام وغیرہ)

حلقہ وسطی پنجاب کے زیر اہتمام تربیتی کیمپوں کا انعقاد	رحمت اللہ بٹر	جنوری ۸۸ء ص ۷۷
حلقہ لاہور کی دعوتی و تنظیمی سرگرمیاں	ڈاکٹر عبدالخالق	جنوری ۸۸ء ص ۸۱
تنظیم اسلامی حلقہ ملتان کی دعوتی سرگرمیاں	مختار حسین فاروقی	فروری ۸۸ء ص ۹۷
طلبائے تنظیم اسلامی کا پہلا آل پاکستان کنونشن	چودھری غلام محمد	اکتوبر ۸۸ء ص ۷۹
بیرون پاکستان رفقاء تنظیم کی سرگرمیاں	محمد احمد خان	نومبر ۸۸ء ص ۸۹
انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی کا خطاب	اکرام اللہ	دسمبر ۸۸ء ص ۴۳

نیشنل کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ فیصل آباد میں رفقاء تنظیم اسلامی کی دعوتی سرگرمیاں		دسمبر ۸۸ء ص ۷۵
علاقائی اجتماع حلقہ وسطی پنجاب کی رپورٹ		دسمبر ۸۸ء ص ۷۹
تیز تر ک گامزن.. کراچی میں تنظیم اسلامی کی تربیت گاہ اور انجمن خدام القرآن سندھ کے زیر اہتمام محاضرات قرآنی کی رپورٹ	رحیم کاشفی	جنوری ۸۹ء ص ۷۷
قران السعدین... مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے سترہویں سالانہ اجلاس اور تنظیم اسلامی کے چودھویں سالانہ اجتماع کی روداد		اپریل ۸۹ء ص ۶۷
ماہ صیام کے دوران رفقاء تنظیم کی دعوتی و تحریکی سرگرمیاں	چودھری غلام محمد	جون ۸۹ء ص ۵۷
ماہ صیام کے دوراہ متحدہ عرب امارات میں امیر تنظیم اسلامی کا دورۂ ترجمہ قرآن اور دیگر تحریکی سرگرمیاں	محمد خالد	جون ۸۹ء ص ۶۳
اخبارات میں عریانی و فحاشی کے خلاف تنظیم اسلامی کے پہلے مظاہرے کی روداد	خالد محمود خضر	جولائی ۸۹ء ص ۴۳
تنظیم کے مرکزی قائدین کا دورۂ کراچی اور شامِ الہدیٰ پروگرام		جولائی ۸۹ء ص ۵۷
پہلا آٹھ روزہ تربیتی پروگرام برائے مبتدی رفقاء	سعید اظہر عاصم	جولائی ۸۹ء ص ۶۳
لاہور میں منعقدہ تربیتی پروگرام برائے منتظم رفقاء	نوید احمد	جولائی ۸۹ء ص ۷۲
لاہور میں پی ٹی وی کے دفاتر کے سامنے تنظیم اسلامی کا پر امن احتجاجی مظاہرہ		ستمبر ۸۹ء ص ۴۹
"مرے حلقہ سخن میں ابھی زیر تربیت ہیں" (چوتھی تربیت گاہ برائے مبتدی رفقاء کی ایک منفرد انداز کی رپورٹ)	ہمایوں ارشد	ستمبر ۸۹ء ص ۵۶

صحافت میں عریانی و فحاشی کی ترویج کے خلاف کراچی میں ایک علامتی مظاہرہ	رحیم کاشفی	ستمبر۸۹ء ص ۷۳
کراچی میں مبتدی رفقاء کے لئے تربیتی کیمپ کا انعقاد	محمد سمیع	ستمبر۸۹ء ص ۷۵
اخبارات میں عریانی و فحاشی کی بڑھتی ہوئی وبا کے خلاف راولپنڈی میں رفقاء تنظیم اسلامی کا مظاہرہ	محمد نیاز مرزا	ستمبر۸۹ء ص ۷۸
تنظیم اسلامی کراچی کا ایک پر امن احتجاجی مظاہرہ	رحیم کاشفی	اکتوبر۸۹ء ص ۵۳
سیف گیمز میں خواتین کی شرکت کے خلاف تنظیم اسلامی کے مظاہرے		نومبر۸۹ء ص ۵۹
"شمشیر و سناں اول، طاؤس و رباب آخر" (شام الہدیٰ کراچی کی تقریب میں امیر تنظیم اسلامی کا خطاب)	رحیم کاشفی	نومبر۸۹ء ص ۶۲
تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منعقدہ نظریاتی ریفریشر کورس کی منفرد رپورٹ	اقتدار احمد	فروری۹۰ ص ۷۳
تنظیم اسلامی کا پندرہواں سالانہ اجتماع	محمد ارشد	اپریل۹۰ ص ۷۷
لاہور میں تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کی دعوتی و تحریکی سرگرمیاں	بیگم شیخ رحیم الدین	مئی۹۰ء ص ۶۱
شہر لاہور میں تنظیم اسلامی کا جلسہ اور اسلامی معیشت کے حق میں ایک بھرپور مظاہرہ		جولائی ۹۰ء ص ۶۷
تنظیم اسلامی لاہور کے تحت ایک روزہ تربیتی دعوتی پروگرام کا انعقاد	مرزا ایوب بیگ	اگست۹۰ء ص ۸۱
سوات کے علاقے میں تنظیم اسلامی کے دعوتی کام کی توسیع	میجر فتح محمد	ستمبر۹۰ء ص ۷۱
کراچی میں رفقاء تنظیم کا ایک روزہ دعوتی پروگرام	محمد سمیع	اکتوبر۹۰ء ص ۶۹
پشاور میں تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام جلسہ عام کا انعقاد	میجر فتح محمد	اکتوبر ۹۰ء ص ۷۲
جلسہ لاہور.... تیاریوں کی تفصیلات پر مشتمل ایک جامع رپورٹ	محمد ارشد	نومبر۹۰ء ص ۴۵

جلسے کے بارے میں ہفت روزہ زندگی کی رپورٹ		نومبر ۹۰ء	ص ۵۲
حلقہ وسطی پنجاب کے ماہانہ دعوتی پروگرام کی رپورٹ		نومبر ۹۰ء	ص ۷۴
راولپنڈی میں تنظیم اسلامی کا جلسہ عام	محمد نیاز مرزا	دسمبر ۹۰ء	ص ۷۲
سرگودھا میں تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام جلسہ عام	مختار احمد	جنوری ۹۱ء	ص ۷۰
تنظیم اسلامی کراچی کے زیر اہتمام ایک روزہ تبلیغی و تعارفی کیمپ کا انعقاد	محمد سمیع	جنوری ۹۱ء	ص ۷۴
آرام باغ کراچی کا جلسہ عام	محمد سمیع	اپریل ۹۱ء	ص ۳۳
رفقاء لاہور کا ایک یادگار دعوتی سفر	میاں اعجاز احمد	اپریل ۹۱ء	ص ۳۹
سال گذشتہ کے دوران تنظیم اسلامی کی کارکردگی کا جائزہ سالانہ رپورٹوں کی روشنی میں			
☆۔ مرکزی رپورٹ تنظیم اسلامی پاکستان	ڈاکٹر عبدالخالق	اپریل ۹۱ء	ص ۵۱
☆۔ تنظیم اسلامی بیرون پاکستان (مشرق وسطیٰ)	قمر سعید قریشی	اپریل ۹۱ء	ص ۶۳
☆۔ تنظیم اسلامی بیرون پاکستان (Overseas)			
☆۔ تنظیم اسلامی کوئٹہ	محمد راشد گنگوہی	اپریل ۹۱ء	ص ۷۱
☆۔ تنظیم اسلامی پشاور	اشفاق احمد میر	اپریل ۹۱ء	ص ۷۳
کراچی میں امیر تنظیم اسلامی کے دورۂ ترجمہ قرآن کی رپورٹ	رحیم کاشفی	مئی ۹۱ء	ص ۵۷
تنظیم اسلامی ملتان کی سالانہ رپورٹ	ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی	مئی ۹۱ء	ص ۶۶
سالانہ رپورٹ تنظیم اسلامی حلقہ خواتین		مئی ۹۱ء	ص ۶۹
تنظیم اسلامی کراچی کی عید ملن پارٹی	محمد سمیع	مئی ۹۱ء	ص ۷۳
حلقہ خواتین تنظیم اسلامی لاہور کا اجتماع عام (روداد اجتماع اور شرکاء کے تاثرات)	امت الحی	جولائی ۹۱ء	ص ۴۹
سالانہ رپورٹ تنظیم اسلامی کراچی	سید محمد نسیم الدین	جولائی ۹۱ء	ص ۶۰
روداد ہفت روزہ تربیت گاہ برائے ملتزم رفقا	محمد اسلم شاہد	جولائی ۹۱ء	ص ۶۸

مرکز خدام القرآن الجوازات ابو ظہبی کی افتتاحی تقریب کی رپورٹ	محمد منیر احمد	جولائی ۹۱ء	ص ۷۳
تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب کے تحت دو روزہ دعوتی و تربیتی پروگراموں کا انعقاد	عبدالرزاق	اگست ۹۱ء	ص ۶۰
متحدہ عرب امارات میں ایک نئے مرکز کا قیام	محمد خالد	اگست ۹۱ء	ص ۶۹
صوبہ بلوچستان کا علاقائی اجتماع	سید برہان علی	ستمبر ۹۱ء	ص ۶۲
تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب کی دعوتی سرگرمیاں	عبدالرزاق	ستمبر ۹۱ء	ص ۶۸
مرکز تنظیم اسلامی میں منعقدہ سات رزوزہ ملتزم تربیت گاہ	سید یونس واجد	ستمبر ۹۱ء	ص ۷۱
شہر کراچی میں تحریک خلافت کا تعارف	نجیب صدیقی	اکتوبر ۹۱ء	ص ۶۱
حلقہ غربی پنجاب کا علاقائی اجتماع اور فیصل آباد کا جلسہ عام	محمد شفا اللہ خان	اکتوبر ۹۱ء	ص ۴۴
تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب کی دعوتی و تنظیمی سرگرمیاں	عبدالرزاق	اکتوبر ۹۱ء	ص ۷۱
تنظیم اسلامی لاہور کے زیر اہتمام خلافت کانفرنس کا انعقاد	غازی وقاص	نومبر ۹۱ء	ص ۶۷
سہ روزہ تربیت گاہ برائے خواتین	امت الہادی	دسمبر ۹۱ء	ص ۷۵
راولپنڈی میں خلافت کانفرنس	شمس الحق اعوان	دسمبر ۹۱ء	ص
گوجرانوالہ کا جلسہ خلافت	میاں محمد یعقوب	دسمبر ۹۱ء	ص

پالیسی اور نظام العمل

رفقاء تنظیم اسلامی کے لئے مجوزہ تربیتی و تنظیمی نصاب کا خاکہ	چودھری غلام محمد	جولائی ۸۸ء	ص ۴۳
انتخابات کے بارے میں تنظیم اسلامی کی پالیسی		نومبر ۸۸ء	ص ۸۷
تنظیم اسلامی کی ہیئتِ تنظیمی اور نظام العمل		مئی ۹۰ء	ص ۶۵

متفرقات

امیر تنظیم اسلامی کے بعض ذاتی اور خاندانی کوائف ..... ان کے اپنے قلم سے (۱)		جولائی ۸۸ء	ص ۱۹ -

امیر تنظیم اسلامی کے بعض ذاتی اور خاندانی
کوائف ..... ان کے اپنے قلم سے (۲) — اگست ۸۸ء ص ۱۷
امیر تنظیم اسلامی کے بعض ذاتی اور خاندانی
کوائف ..... ان کے اپنے قلم سے (۳) — ستمبر ۸۸ء ص ۱۷
افغانستان کی عبوری حکومت کے سربراہ کی
ڈاکٹر اسرار احمد سے ملاقات — جون ۸۸ء ص ۸۹
امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کا ایک کشف — جون ۸۸ء ص ۱۵
ڈاکٹر اسرار احمد اور پروفیسر طاہر القادری کے قتل کی
قادیانی سازش — مارچ ۸۹ء ص ۹۰

عرض احوال

"عرض احوال" کے مستقل عنوان سے ادارتی مضامین ۱۹۸۹ء کے اوائل تک اقتدار احمد صاحب اور اس کے بعد سے حافظ عاکف سعید صاحب تحریر کرتے ہیں۔

اعلانِ مسرّت

آپ کو یہ جان کر مسرّت ہو گی کہ ہفت روزہ "خدام الدین" کا "مفتی محمود" نمبر شائع ہو گیا ہے جس کا ہدیہ مبلغ تیس /۳۰ روپے ہے۔ جن حضرات کو ضرورت ہو وہ ۲۱۹ شیر شاہ بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور سے رابطہ قائم کریں۔ نیز جو صاحب خدام الدین کے سالانہ خریدار بنیں گے ان کو "مفتی محمود نمبر" مفت فراہم کیا جائے گا۔

(ادارۂ خدام الدین)

قرآن اکیڈمی لاہور میں

خواتین کی سہ روزہ تربیت گاہ

مرتبہ : امت الہادی

ماہ جون میں خواتین کے سالانہ اجلاس عام کے بعد دوسرا اہم پروگرام جو حلقہ خواتین تنظیم اسلامی لاہور کی جانب سے ہوا، وہ ۲۸ تا ۳۰ اکتوبر قرآن اکیڈمی میں منعقد ہونے والا سہ روزہ تربیتی پروگرام تھا۔ اس پروگرام میں خواتین کی رہائش کا انتظام نہیں تھا۔ کیونکہ یہ اصلاً لاہور میں مقیم خواتین کے لئے ترتیب دیا گیا تھا۔ تینوں دن اس پروگرام کا انعقاد روزانہ صبح ۱۰ تا دوپہر ایک بجے تک رہا۔

پہلی نشست کے آغاز میں محترمہ ناظمہ صاحبہ نے ان خواتین کو جو اس پروگرام میں تشریف لائی تھیں، خوش آمدید کہا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے اس سہ روزہ پروگرام کا مقصد خواتین کو دین کے ان احکامات اور اہم مسائل سے آگاہ کرنا ہے جو ہمارے لئے فرائض کا درجہ رکھتے ہیں اور جن کی طرف ہماری توجہ بالعموم بہت کم ہے۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں قرآن پاک کی اس آیت کا بالخصوص حوالہ دیا کہ "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ" کہ " میں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر اپنی بندگی کے لئے "۔ اور اللہ کی اصل بندگی یہ ہے کہ پوری زندگی میں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلا جائے اور اسی کے احکامات کی اطاعت کی جائے۔ محترمہ ناظمہ صاحبہ نے اس حدیث کے حوالے سے خواتین کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی کہ:۔

" ما اجتمع قوم فی بیتٍ من بیوتِ اللّٰہ یتلون کِتٰبَ اللّٰہ و یتدارسونہٗ بینھم الّا نزلت علیھم السکینۃ و حفتھم الملئکۃُ و غشیتھم الرحمۃُ و ذکر ھم اللہ فی من عندہ "

"جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں قرآن حکیم کے درس و تدریس کے لئے جمع ہوتے ہیں تو (اللہ کی جانب سے) ان پر سکینت کا نزول ہوتا ہے ، فرشتے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں ، اللہ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ ان کا ذکر اپنے مقربین (کی محفل) میں کرتا ہے۔"

انہوں نے کہا کہ اگرچہ خواتین کے لئے اپنے گھروں سے وقت نکال کر اجتماعات میں آنا

مشکل ہوتا ہے مگر اس حدیث کی رو سے ہمارے لئے یہ بات نہایت خوش کن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس مجلس پر بہت زیادہ ہوتی ہیں جس میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ناظمہ صاحبہ کے تمہیدی خطاب کے بعد تربیتی پروگرام کا آغاز ہوا۔ اور تین دن مندرجہ ذیل موضوعات پر نہایت مفید اور مؤثر خطابات ہوئے۔(۱) درس قرآن (۲)درس حدیث(۳)فقہ اسلامی (۴) آداب زندگی (۵) پردہ (۶) آخرت(۷) تجوید (۸) نماز (۹) بچوں کی صحیح تربیت

ان اجتماعات کے دوران ایک انتہائی مؤثر کام یہ ہوا کہ ہر درس اور تقریر سے قبل اس تقریر کے اہم پوائنٹس کی فوٹو کاپی تمام خواتین میں تقسیم کردی جاتی' جس کا فائدہ یہ ہوا کہ نہ صرف خواتین پوری طرح متوجہ رہتیں بلکہ وہ اس فوٹو کاپی کی مدد سے ان تمام باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیتیں جو مقررہ ان کے سامنے بیان کرتی۔ یہ تمام فوٹو کاپیاں خواتین کو بطور ہدیہ دے دی گئیں تاکہ وہ بعد میں بھی ان سے استفادہ کر سکیں۔

آخری دن امیر محترم نے خطاب فرمایا۔ اور تمام خواتین کو نہ صرف اپنی بہترین دعاؤں سے نوازا بلکہ حدیث کی شکل میں ایک نہایت خوبصورت ہدیہ بھی عنایت فرمایا:۔

"لن تزولا قدما ابن ادم حتی یسئل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ و عن شبابہ فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ و فیما انفقہ و عن ما عمل فیما علم۔"

"قیامت کے دن ابن آدم کے قدم اپنی جگہ سے ہل نہ سکیں گے جب تک کہ اس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے (۱) عمر کن کاموں میں کھپائی ؟ (۲) جوانی کی توانائیاں کہاں صرف کیں؟(۳) مال کہاں سے کمایا ؟(۴) اور کہاں خرچ کیا ؟(۵) جو علم حاصل کیا اس پر خود کہاں تک عمل کیا ؟"

امیر تنظیم نے فرمایا کہ حدیث کے آخری حصے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان تین دنوں کے دوران آپ سب کی مسئولیت میں اضافہ ہوگیا ہے کہ یہاں سے جو کچھ سیکھا ہے اس پر عمل کرنا اب ضروری ہوگیا۔ قیامت کے دن اس بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مزید عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

انہوں نے خواتین کے لئے فرائض دینی کے تین لیولز بتائے۔ (۱) سب سے پہلے تو خود اللہ کی بندی بنیں' یعنی اسلام کو اپنا کر صرف اللہ کی عبادت کریں۔ اور اس کا تقویٰ اختیار کریں۔ (۲) اس کے بعد تبلیغ' نصیحت' دینی تعلیم اور تدریس وغیرہ کی طرف توجہ دیں۔ (۳) اور پھر انقلابی جدوجہد کے لئے اپنے محرم مردوں کو احساس دلائیں۔ اپنے شوہروں

بھائیوں اور بیٹوں کو غلبہ و اقامت دین کے لئے عملی جدوجہد پر آمادہ کریں ۔ اگر وہ پہلے سے خدمت دین کے کاموں میں مصروف ہیں تو ان کے ساتھ تعاون کریں ۔ ان پر سے اپنی ذمہ داریاں کم کر کے انہیں دینی کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ فارغ کریں۔ امیر محترم نے اپنے خطاب میں یہ بھی واضح کیا کہ اصل فساد دنیا میں ایمان کے فقدان کا ہے۔ اگر انسان کے اندر حقیقی ایمان ہو تو وہ بہت سی برائیوں سے بچ سکتا ہے ۔ ایمان کے حصول کا ایک بڑا ذریعہ قرآن حکیم ہے ۔ قرآن حکیم کو سمجھنا اور سمجھنے کے لئے عربی زبان کا سیکھنا نہایت ضروری ہے ۔ اس کے علاوہ اہل ایمان کی صحبت بھی حصول ایمان کا بہت موثر ذریعہ ہے۔ امیر محترم کی تقریر کے دوران تمام خواتین میں بیعت فارم تقسیم کر دیئے گئے ۔ بیعت فارم کے الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا :-

" خواتین کی بیعت کے یہ الفاظ دراصل قرآن حکیم میں سورۃ الممتحنہ میں آئے ہیں۔ آنحضرتؐ کو حکم ہوا تھا کہ ان احکام پر خواتین سے بیعت لیں ۔ وہ الفاظ یہ ہیں ۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۱۲)

"اے نبی ، جب آپ کے پاس مومن خواتین آئیں آپ سے بیعت کرنے کے لئے اس بات پر کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی ، اور چوری نہیں کریں گی ، اور زنا نہیں کریں گی ، اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور وہ کوئی ایسا بہتان نہیں باندھیں گی جسے گھڑا ہو انہوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے بیچ سے ، اور یہ کہ وہ آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی معروف میں، تو آپ ان سے بیعت لے لیا کریں اور ان کے حق میں اللہ سے استغفار کیا کریں ، بے شک اللہ غفور ہے، رحیم ہے ۔"

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے امیر محترم نے درج ذیل نکات پر خصوصی زور دیا۔

۱) شرک سے اجتناب: شرک کی دو اقسام ہیں (۱) شرک جلی (۲) شرک خفی ——

شرک جلی سے مراد ہے کسی غیر اللہ کو سجدہ کرنا ، اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگنا ، قبروں پر جا کر منتیں ماننا اور شرک خفی میں ریا کاری ، مادہ پرستی وغیرہ شامل ہیں۔ مزید برآں انسانی حاکمیت کا تصور بھی شرک ہی کی ایک شکل ہے۔ ریا کاری میں وہ تمام نیکی کے کام بھی آجاتے ہیں جو ہم لوگوں کو دکھانے کے لئے کرتے ہیں ۔ مثلاً نماز پڑھتے ہوئے ہم اس

خیال سے اپنا سجدہ یا پوری نماز تھوڑی سی طویل کردیں گے کہ کوئی شخص ہمیں دیکھ رہا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق یہ بھی شرک جلی میں شامل ہے۔ فرمایا:

> **"من صلّیٰ یُرائی فقد اشرک و من صام یُرائی فقد اشرک و من تصدّق یرائی فقد اشرک"** "جس کسی نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا' جس کسی نے دکھانے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس کسی نے دکھاوے کے لئے صدقہ دیا اس نے شرک کا ارتکاب کیا"۔

ایمان شرک کی ضد ہے ۔ لہٰذا ایمان جتنا گہرا ہوگا شرک اتنا ہی اندر سے نکلتا جائیگا۔

۲) **چوری سے گریز:** شوہر کے علم کے بغیر اس کا مال نکالنا صرف ضرورت کی حد تک تو جائز ہے' اس سے زائد نہیں ۔ اس کے علاوہ کسی اور قسم کی چوری بھی جائز نہیں ۔

۳) **زنا سے اجتناب:** اس میں ہاتھ' زبان' آنکھ' کان سب کا زنا شامل ہے ۔ ہر قسم کے زنا سے بچنا لازم ہے۔ زنا کے سدباب کے لئے پردہ نہایت ضروری ہے اگر ایک عورت بغیر پردے کے باہر نکلتی ہے تو چاہے وہ خود کسی غیر محرم مرد کو نہیں دیکھتی مگر اپنا آپ تو دوسروں کو دکھا رہی ہے' لہٰذا وہ گنہگار ہوگی ۔ ایک مسلمان عورت کے لئے تو یہاں تک حکم ہے کہ اگر اسے کسی نا محرم مرد سے بات کرنا ہو تو چاہیے کہ کرخت آواز میں بات کرے' اپنی آواز میں نرمی یا لوچ نہ رکھے تاکہ کسی کے دل میں کوئی برا خیال جنم نہ لے سکے ۔

۴) **قتل اولاد کی ممانعت:** اسقاط حمل تو قطعی ناجائز ہے' آنحضرتؐ نے کراہت کے ساتھ صرف منع حمل تک کی اجازت فرمائی ہے۔

۵) **بہتان طرازی سے پرہیز:** اس آیت میں جس بہتان طرازی سے روکا گیا ہے اس میں بالخصوص زیادہ تر سیکس سکینڈل شامل ہیں۔ یعنی اگر کسی عورت نے بدکاری کی ہو اور اس کے نتیجے میں ہونے والے بچے کو وہ اپنے شوہر سے منسوب کرے یا کسی اور کے بارے میں اس قسم کا الزام لگائے تو یہ قطعاً" ناجائز ہے ۔ اس کے علاوہ بھی ہر قسم کی بہتان طرازی سے انسان کو بچتے رہنا چاہیے۔

۶) **کسی بھلے کام میں نافرمانی سے بچنا:** یعنی شریعت کی حدود کے اندر اندر امیر جو بھی حکم دے اسے ماننا لازم ہوگا۔ بالفرض اگر وہ کوئی ایسا حکم دے جو شریعت کے کسی حکم کے مخالف ہو تو اس معاملے میں امیر کی اطاعت نہیں ہوگی۔

یہ ہیں وہ تمام امور جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت لی تھی۔
اس کے بعد امیر محترم نے تنظیم اسلامی کی کارکن خواتین کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ اب ان کے لئے لازم ہے کہ وہ خواتین کے لئے ایک لائحہ عمل مرتب کریں، جس میں ان کے لئے دینی کام کرنے کا طریقہ تفصیل سے بتایا جائے۔ .... امیر محترم کے خطاب کے بعد بحمد اللہ تربیتی پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔
پروگرام اللہ کے فضل و کرم سے نہایت کامیاب رہا۔ پہلے دو روز خواتین کی حاضری تقریباً ۱۰۰ رہی، مگر آخری دن حاضری ۱۰۰ سے بھی تجاوز کر گئی .... قرآن اکیڈمی کے منتظمین نے خواتین کے اجتماعات کے انتظام میں بہت تعاون کیا۔ اور نہ صرف لاؤڈ سپیکر کا بہترین بندوبست کیا، بلکہ خواتین ہال میں انٹر کام اور ٹیلی فون جیسی سہولیات بھی مہیا کیں۔
اس سہ روزہ پروگرام میں ڈسپلن قابل دید تھا۔ اجتماعات کے دوران نہایت خاموشی رہی بچوں کا شور بھی زیادہ سننے میں نہیں آیا جس کی وجہ یہ تھی کہ پہلے ہی اس سلسلے میں مناسب تدابیر اختیار کر لی گئی تھیں، تاکہ جو خواتین شوق سے سننے کے لئے آئی ہیں وہ یکسوئی کے ساتھ سن سکیں۔ پروگرام کا ٹائم صبح دس بجے سے دوپہر ایک بجے تک رکھنے میں بھی اس حکمت کو ملحوظ نظر رکھا گیا کہ یہ بچوں کے سکول کا ٹائم ہوتا ہے۔ مزید برآں یہ بات بھی پیش نظر تھی کہ خواتین اجتماع میں شرکت کرنے کے بعد گھروں کے کام بھی روز مرہ کے معمولات کے مطابق کر سکیں۔
اجتماع کے دوران مسلسل تین دن خواتین ہال کے ایک طرف امیر محترم کے دروس و خطابات کے کیسٹس اور انجمن و تنظیم کی کتب کا سٹال بھی لگایا گیا۔ اجتماع سے قبل تقریباً ۲۰ خواتین کی ڈیوٹیاں مختلف کاموں پر لگائی گئیں۔ مثلاً خواتین کو بٹھانا، انہیں پانی پلانا، ان میں فوٹو کاپیاں تقسیم کرنا، چھوٹے بچوں کو سنبھالنا، سٹال پر ڈیوٹی دینا وغیرہ۔ الحمدللہ تمام خواتین نے بہت احسن طریقے سے اپنی ان ذمہ داریوں کو نبھایا --- پروگرام کے دوران خواتین کو نہایت ڈسپلن کے ساتھ چائے بھی پیش کی جاتی رہی۔
پروگرام کے دوران خواتین کا ذوق و شوق دیدنی تھا۔ انہوں نے بحیثیت مجموعی پروگرام کو بہت پسند کیا۔ اکثر خواتین نے اصرار کیا کہ اس قسم کے پروگرام وقتاً" فوقتاً" ہوتے رہنے چاہیں۔ فقہ اسلامی اور آداب زندگی ایسے موضوعات پہلی بار ہمارے پروگرام میں شامل ہوئے جن سے خواتین نے بہت استفادہ کیا۔ ارادہ ہے کہ آئندہ بھی ان شاء اللہ ہر چھ ماہ

بعد اس طرح کے پروگرام منعقد کئے جاتے رہیں گے - اسی قسم کا چودہ روزہ تربیتی پروگرام کراچی میں بھی ہوچکا ہے جو تنظیم اسلامی کی چند فعال خواتین نے کراچی کی قرآن اکیڈمی میں منعقد کیا - اللہ کے فضل سے وہ بھی نہایت کامیاب رہا۔ وہاں کی خواتین کا بھی اصرار ہے کہ ایسا پروگرام دوبارہ ترتیب دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام خواتین کو اور بالخصوص ان کارکن خواتین کو جو دین کے کاموں میں مصروف ہیں مزید ہمت دے اور دین و دنیا کی بھلائیاں اور کامیابیاں نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

KHALID TRADERS

IMPORTERS—INDENTORS—STOCKISTS & SUPPLIERS OF WIDE VARIETY OF BEARINGS, FROM SUPER—SMALL TO SUPER—LARGE

AUTHORIZED AGENTS NTN BEARINGS

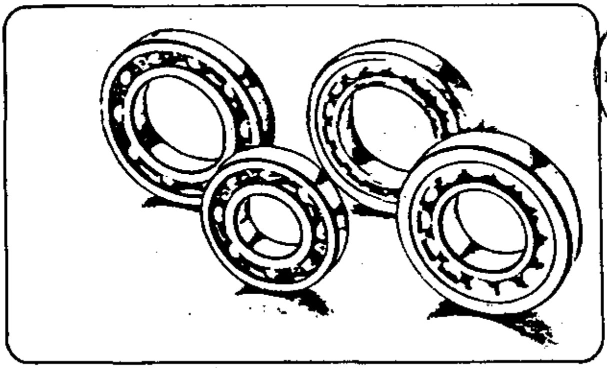

PLEASE CONTACT

TEL : 7732952-7735883-7730593
G.P.O. BOX NO. 1178, OPP KMC WORKSHOP
NISHTER ROAD, KARACHI-74200 (PAKISTAN)
TELEX : 24824 TARIQ PK CABLE : DIMAND BALL FAX : 7734776

FOR AUTOMOTIVE BEARINGS : Sind Bearing Agency 64 A-65, Manzoor Square Noman St. Plaza Quarters Karachi-74400 (Pakistan) Tel : 7723358-7721172

LAHORE : (Opening Shortly) — Amin Arcade 42, Brandreth Road, Lahore-54000 Ph : 54169

GUJRANWALA : — 1-Haider Shopping Centre, Circular Road, Gujranwala Tel : 41790-210607

WE MOVE FAST TO KEEP YOU MOVING

دسمبر ۹۱ء کے دوران پاکستان کے مختلف شہروں میں

امیر تنظیم اسلامی اور **ڈاکٹر اسرار احمد** داعی تحریک خلافت پاکستان

کے خطابات عام اور تحریک خلافت کے جلسوں کے پروگرام

(ان شاء اللہ)

☆ ۱۰ تا ۱۳ دسمبر — کراچی

برائے رابطہ: دفتر تنظیم اسلامی، ۱۱ داؤد منزل، شاہراہ لیاقت، فون ۲۱۶۸۵۶

☆ ۱۴ دسمبر — ڈیرہ اسماعیل خان

رابطہ: جناب محمد صادق، فون ۳۳۸۴ (پی پی)

☆ ۱۷ دسمبر — بنوں

رابطہ: جناب حمید الدین، فون ۲۶۸۲

☆ ۱۸ دسمبر — کوہاٹ

رابطہ: جناب الطاف احمد پراچہ، ہمدم اسٹیشنری، کوہاٹ کینٹ

☆ ۲۰ دسمبر — پشاور

رابطہ: دفتر تنظیم اسلامی پشاور، فون ۲۱۴۷۳۴

☆ ۲۵ دسمبر — گجرات

رابطہ: دفتر تنظیم اسلامی گجرات فون ۳۰۵۸

——— مزید برآں ———

معاونین تحریک خلافت کے خصوصی اجتماعات

حسب ذیل پروگرام کے مطابق ہوں گے، جن میں

ناظم تحریک خلافت، محترم عبدالرزاق صاحب شرکت کریں گے

☆ لاہور — ۹ دسمبر بروز سوموار — بمقام دفتر تنظیم اسلامی فون ۳۱۱۶۶۸

☆ ملتان — ۱۱ دسمبر بروز بدھ — بمقام دفتر تنظیم اسلامی ملتان، فون ۳۰۴۵۱

☆ راولپنڈی — ۲۱ دسمبر بروز ہفتہ — بمقام دفتر تنظیم اسلامی، ۴۴-ار بی حسنین مارکیٹ بالمقابل جنرل ہسپتال - مری روڈ فون ۸۴۳۷۳۶

☆ گوجرانوالہ — ۲۲ دسمبر بروز اتوار — بمقام جامع مسجد جواہر القرآن جی ٹی روڈ فون ۴۳۸۰۱

MONTHLY

Meesaq

36-K, Model Town, Lahore - Pakistan.

Regd NO. L 7360

Vol. 40 No. 12

DEC. 1991

انسٹنٹ

جوہر جوشاندہ

فلو، نزلہ، زکام اور گلے کی سوزش کے لیے مفید

صدیوں سے آزمودہ **جوشاندہ** اب فوری حل ہونے والے انسٹنٹ **جوہر جوشاندہ** کی شکل میں۔

خاندان کے ہر فرد کے لیے مفید **جوہر جوشاندہ** فلو، نزلہ، زکام کی علامات میں آرام پہنچاتا ہے۔

موسمی اثرات سے محفوظ رہنے کے لیے **جوہر جوشاندہ** احتیاطی تدبیر کے طور پر استعمال کریں۔

ترکیب استعمال: ایک کپ گرم پانی یا چائے میں ایک پیکٹ **جوہر جوشاندہ** ملائیں اور جوشاندہ تیار

دن میں دو یا تین پیکٹ **جوہر جوشاندہ** استعمال کریں۔

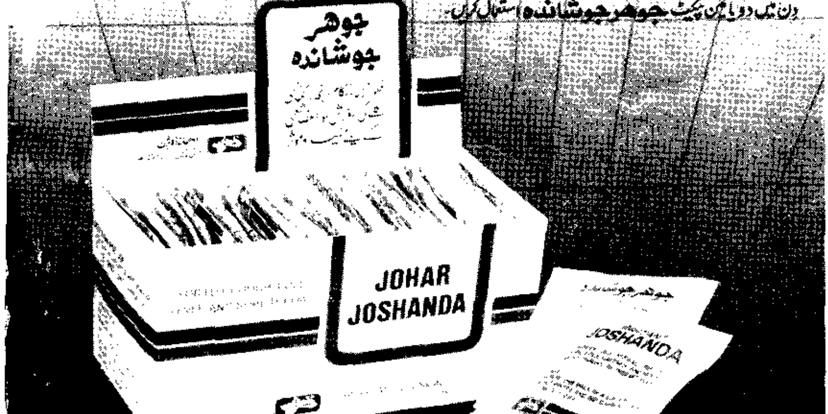

تحقیق کی روایت
معیار کی ضمانت